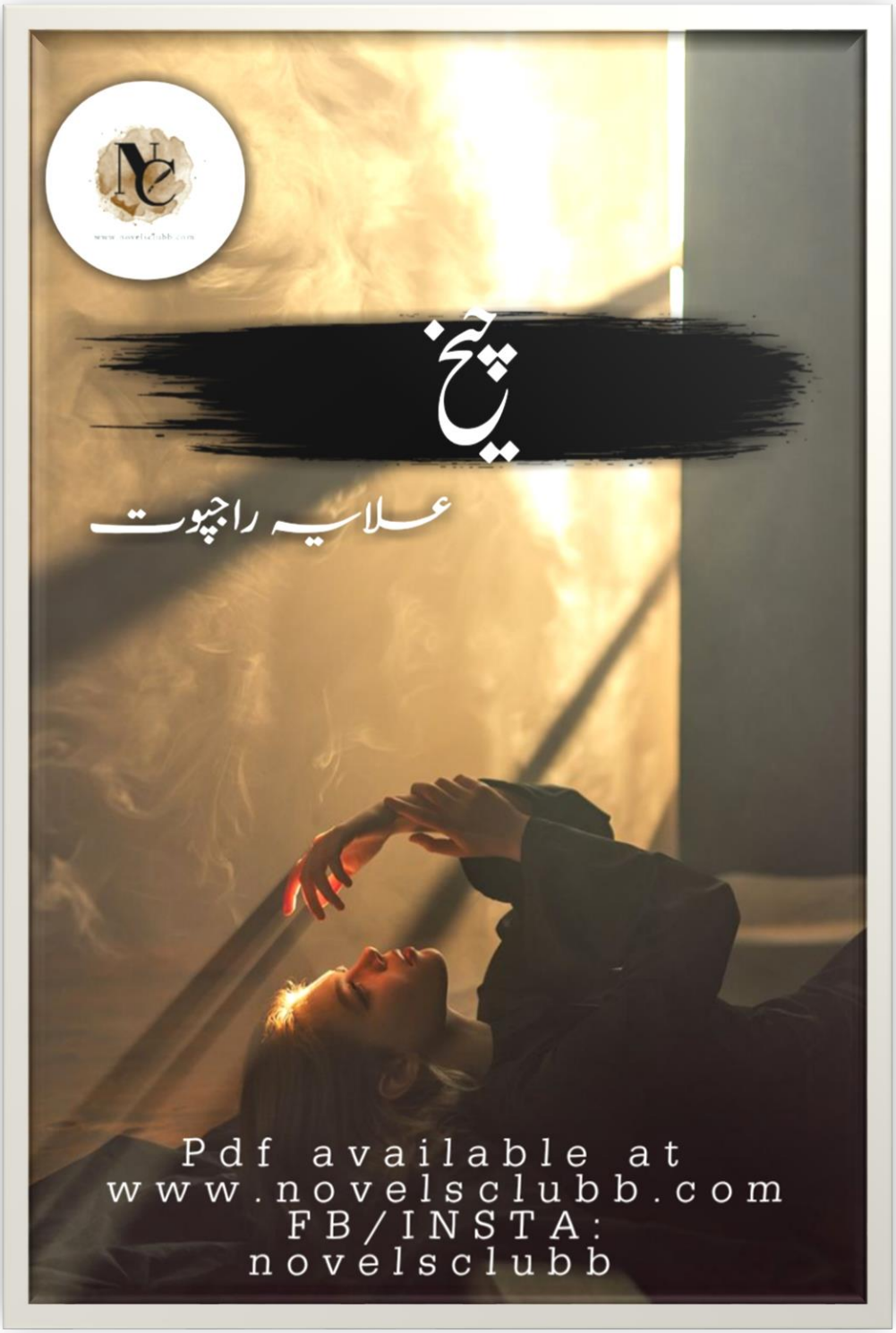
چیخ
علایہ راجپوت
Pdf available at
www.novelsclubb.com
FB/INSTA:
novelsclubb

# السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

# چیخ

از

علایہ راجپوت

www.novelsclubb.com

دسمبر کی ٹھٹھرتی رات میں ہر طرف دھند کا راج ہونے کی وجہ سے چوہدویں کا چاند بھی افق پر کہیں دھند کی آغوش میں دبک کر بیٹھا تھا۔

جیسے جیسے رات کی سیاہی بڑھتی جا رہی تھی ویسے ویسے دھند میں ہوتا اضافہ اس گھنے سنسان جنگل کی وحشت میں اضافہ کر رہا تھا جبھی وہ شراب کے نشے میں جھومتا کلب سے واپسی پر ڈرائیور کے لاکھ منع کرنے کے باوجود خود ڈرائیو کرتا جنگل کے راستے شارٹ کٹ لے کر گھر جا رہا تھا۔

وہ نشے کی حالت میں جنگل کے بیچ و بیچ 120 کی رفتار سے گاڑی کو تقریباً ہوا میں اڑاتا ہوا لے جا رہا تھا۔نشے میں وہ اتنا بہک چکا تھا کہ اسے یہ بھی خیال نہیں رہا کہ ایکسیلیٹر سے اپنا پاؤں ہی ہٹا لے۔۔گاڑی کی رفتار خطرناک حد تک بڑھتی جا رہی تھی,جب اچانک اک وجود گھپ اندھیرے میں خود کو کالی چادر میں چھپائے سڑک کے درمیان میں اس کی گاڑی کے عین سامنے آن کھڑا ہوا۔

وہ نشے جھومتا ہوا ڈرائیو کر رہا تھا جب وہ وجود اس کے سامنے آیا تبھی اسے نہ چاہتے ہوئے بھی بریک لگانی پڑی۔

گاڑی سے نیچے اترتا وہ مغلظات بکتا اس وجود کے قریب جانے لگا اور جیسے ہی وہ قریب پہنچا اسی پل وہ وجود اپنی جگہ سے غائب ہو گیا۔اور وہ اس جگہ ہاتھ مارتا لڑکھڑاتا ہوا مزید بدمزہ ہوا اور اپنی غلط فہمی پر خود کو کوستا واپس گاڑی میں جا بیٹھا۔

اور جیسے ہی اس نے گاڑی سٹارٹ کی تو اک تیز ہوا کا جھونکا سائیڈ مرر سے اندر آیا جسے مکمل طور پر نظر انداز کرتا وہ گاڑی کو لے کر وہاں سے آگے بڑھ گیا۔ گھنٹہ بھر کی ڈرائیو کے بعد جیسے ہی وہ اپنے گاؤں کی حویلی کے گیٹ پر پہنچ کر گاڑی سے نیچے اترا تو سامنے کا منظر دیکھ کر نشے کی حالت میں بھی بری طرح خوفزدہ ہو گیا, کیونکہ وہ وہیں کھڑا تھا جہاں اس نے اس کالے کپڑوں والے وجود کو چھوڑا تھا یعنی جنگل کے عین بیچ و بیچ۔ 😨

********

www.novelsclubb.com

اسلم کی اپنی چھوٹی سی زمین تھی جس پر وہ سبزیاں اگا کر شہر لے جایا کرتا تھا اور انہیں بیچ کر اپنی روزی روٹی کماتا تھا۔

اسلم کا روز کا معمول یہی تھا کہ صبح سویرے اٹھ کر نماز فجر کی ادائیگی کے بعد منہ اندھیرے شہر جانے والی بس پر سوار ہونا, پھر شام کو مغرب سے پہلے سبزی منڈی میں اپنا مال بیچ کر اندھیرا ہونے سے پہلے پہلے شام کو گاؤں کی جانب نکلنے والی آخری بس میں سوار ہو کر اپنے گھر کی راہ لینا۔

جہاں اس کے بیوی بچے اس کے انتظار میں بیٹھے ہوتے کہ کب وہ لوٹے اور کب سب مل کر کھانا کھائیں۔

بے شک اس انسان کے گھر غربت پاؤں پسارے بیٹھی تھی, پھر بھی اس کی بیوی اور بچے کبھی زبان پر شکوہ نہیں لاتے تھے۔اور ہمیشہ اسلم کو اس کی بیوی اور بچے شام کو روکھی سوکھی دال روٹی کے ساتھ مسکراتے ہوئے خوش آمدید کہتے تھے۔

روز کے معمول کے مطابق آج بھی وہ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد اپنی سبزیوں کا تھیلا اٹھائے سڑک پر پہنچا جہاں اگلے پانچ منٹ میں شہر جانے والی بس آگئی, جس میں سوار ہو کر اس نے شہر کی سب سے بڑی سبزی منڈی کی راہ لی۔

اسلم سبزی منڈی پہنچ کر سب سے پہلے اپنی پرانی جان پہچان والے پا اعجاز کے پاس جایا کرتا تھا۔اور پھر اعجاز ہی اس کی سبزی مناسب داموں میں آگے کسی ٹھیلے والے کو بکوادیا کرتا تھا۔

آج بھی جب اسلم منڈی پہنچ کر پا اعجاز کے ٹھکانے پر پہنچا تو پا اعجاز اپنا سامان سمیٹ کر کہیں جانے کی تیاری میں تھا۔

"ارے پا اعجاز اتنی صبح کدھر جارہے ہو؟ابھی تو صرف صبح کے چھے ہی بجے ہیں۔"اسلم نے پا اعجاز کو علی الصباح اپنا سامان باندھتے دیکھ کر پوچھا۔

اسلم بھائی ابھی ابھی مجھے گھر سے فون آیا کہ میرے چھوٹے بیٹے کا سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سر پھٹ گیا ہے۔خون بہت بہہ رہا ہے اور میری بیوی اور بیٹی گھر پر

اکیلی پریشان ہو رہیں ہیں۔ ویسے بھی گھر میں میرے علاوہ کوئی مرد نہیں جو میرے بچے کو ہوسپیٹل لے جائے اس لئے مجھے ہی واپس جانا پڑ رہا ہے۔ اعجاز نے جلدی میں بتایا اور گھر کے لئے چل پڑا۔

اور ہاں یاد آیا تمہارا مال بکوانے کا انتظام کر کے جا رہا ہوں, وہ دیکھو سامنے جو آدمی بیٹھا ہے, اس کا نام مشتاق ہے وہ میرا چچازاد بھائی ہے آج تمہارا سارا مال وہی خریدے گا۔ اعتبار کا بندہ ہے پریشان نہ ہونا اور بلا جھجک سودا کر لینا۔ اب میں چلتا ہوں اللہ حافظ۔

اسلم جو اس بات کو سوچ کر پریشان تھا کہ سوائے پا اعجاز کے وہ منڈی میں کسی اعتبار کے بندے کو نہیں جانتا, اور اس کے جانے کے بعد اس کی آج کی دیہاڑی کا کیا ہو گا۔ مشتاق کی بات سن کر کھل اٹھا اور دل میں اس کے بچے کی صحت یابی کے لئے ڈھیر ساری دعائیں کرتا مشتاق کی جانب بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی آپ ہی مشتاق ہیں؟"اسلم نے سامنے کھڑے شخص کے قریب جا کر سوال کیا۔

"جی بھائی میں ہی مشتاق ہوں۔آپ اسلم ہیں نہ؟ جنہیں اعجاز بھائی جان نے بھیجا ہے؟"

"اچھا بھائی تم میری سبزی دیکھ لو ساری کی ساری تازہ ہے۔"اسلم نے مسکرا کر اپنی سبزی کا تھیلا اس کے آگے کیا۔

"ہمم سبزی تو بہت اچھی ہے۔کیا لو گے ان سب کا؟"مشتاق نے پوچھا۔

"ان سب کا کل ملا کے ساڑھے سات سو بنتا ہے بھائی۔"اسلم نے بتایا۔

بھائی پر میرے پاس تو اس وقت صرف چار سو روپے ہیں۔"مشتاق پریشان ہوا کیونکہ اس کے پاس پیسے کافی کم تھے۔

"ویسے اک کام ہو سکتا ہے اگر آپ چاہیں تو..." مشتاق نے کچھ سوچ کر چٹکی بجائی۔

"وہ کیا؟" اسلم نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا۔

اگر آپ انتظار کرنے کی زحمت کریں تو باقی کی رقم میں اپنے گھر سے لا سکتا ہوں۔ گو کہ یہاں سے میرا گھر آدھے گھنٹے کی دوری پر ہے۔ لیکن میں کوشش کروں گا کہ گھر سے پیسے لے کر فوراً واپسی کے لئے نکلوں تاکہ کوئی ایک گھنٹہ اور لگ بھگ دس منٹ میں آپ تک پہنچ جاؤں۔

"ابھی تو صبح کا وقت ہے اور منڈی کا وقت تو شام تک رہتا ہے ایسا کرتا ہوں حامی بھر لیتا ہوں۔ 🤔

www.novelsclubb.com

ہاں یہی ٹھیک رہے گا ویسے بھی یہ پا اعجاز کا چچازاد بھائی ہے تو میں بے فکر ہو کر اس پر بھروسہ کر سکتا ہوں۔" اسلم نے دل ہی دل میں سوچا اور اس کے جانے پر رضامندی ظاہر کر دی۔

مشتاق کو گئے کئی گھنٹے بیت چکے تھے۔

دوپہر ڈھل چکی تھی اور اب شام کے سائے سر پر منڈلانے لگے تھے۔

منڈی کے زیادہ تر لوگ اپنا اپنا مال بیچ گھروں کو جا چکے تھے۔اب تو منڈی میں جو چند لوگ دیکھائی دے رہے تھے وہ بھی اپنا سامان سمیٹ کر واپس جانے کی تیاری میں تھے۔

شام کے سائے گہرے ہونے لگے تھے۔اب تو منڈی میں موجود اکا دکا لوگ بھی رخصت ہونے لگے تھے۔

مشتاق کی واپسی کی ساری امیدیں دم توڑنے لگی تھیں۔

اسلم نے مایوس ہو کر اپنی سبزیوں کا تھیلا اٹھایا جس میں کچھ سبزیاں تو شاید اب گلنے لگی تھیں۔

اور اب اس کا رخ سبزی منڈی سے بس سٹاپ کی جانب تھا۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بس سٹاپ کی جانب جا رہا تھا اور دل میں اک ساتھ ہزار خیال گردش کر رہے تھے۔

"آخر مشتاق نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟

اب میرے گھر کل کا پورا دن فاقہ کشی میں کٹے گا۔ میرے معصوم بچے میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔"

ہلکی بارش کا اک قطرہ اسے گہری سوچوں کے بھنور سے باہر کھینچ لایا۔

"افف میرے خدا مجھے بس سٹاپ پر پہنچنے میں دیری ہو گئی۔

اب تو عشاء کی اذان ہونے والی ہے جبکہ گاؤں جانے والی آخری بس تو مغرب کی اذان کے ساتھ ہی نکل جاتی ہے۔" 😳

"مطلب میرے آج گھر پہنچنے کی امید بھی باقی نہ رہی۔" 😱

"میرے خدا رحم کر...

www.novelsclubb.com

میرے بیوی بچے تو میرے بغیر کھانا بھی نہیں کھاتے۔

میں گھر وقت پر نہیں پہنچ سکا اس بات نے الگ سے انہیں پریشان کر رکھا ہو گا۔

میرے مولا اب تو ہی کوئی راستہ دکھا۔ تیرا گناہ گار بندہ اس ویران بس سٹاپ پے اکیلا پریشان کھڑا ہے۔"

"ارے یہ کچی سڑک تو جنگل کی طرف جاتی ہے اور گاؤں جانے کا شارٹ کٹ بھی تو ہے۔" اسلم ادھر ادھر نظر دوڑاتا دل ہی دل میں اپنے رب سے مدد طلب کر رہا تھا۔ تبھی اس کی نظر دائیں جانب بنی ٹوٹی پھوٹی خستہ حال سڑک پر پڑی جس کا راستہ جنگل سے ہوتا ہوا

اس کے گاؤں تک جاتا تھا۔

"کیوں نہ میں اسی لئے راستے پر پیدل سفر کروں؟" 🤔

www.novelsclubb.com

ویسے بھی بس تو اب صبح ہی آئے گی اور میں صبح تک یہاں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا تو نہیں رہ سکتا۔اک تو سنسان جگہ پر ساری رات رکنا بھی ٹھیک نہیں,اوپر سے میرے گھر والے بھی میرے لئے پریشان ہو رہے ہوں گے۔

کافی دیر کی سوچ بچار کے بعد اسے پیدل جنگل کے راستے سے جانے کا فیصلہ درست لگا اور وہ ہمت کرتا جنگل کی کچی سڑک پر چلنے لگا۔

اسے کچی سڑک پر چلتے لگ بھگ بیس منٹ ہو چکے تھے۔بارش تھم چکی تھی۔وہ اپنی سبزیوں کے تھیلے کو کبھی دائیں اور کبھی بائیں کندھے پر رکھتا تیزی سے اپنی منزل کی جانب گامزن تھا۔

اب اس کا گاؤں صرف دس منٹ کی دوری پر تھا,وہ بہت تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ رہا تھا۔

جلد سے جلد اپنی بیوی اور بچوں کے پاس پہنچنے کی چاہ نے تھکاوٹ کے باوجود اس کے قدموں کی رفتار میں مزید تیزی بھر دی تھی۔

اس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ اڑ کے اپنے گھر پہنچ جائے پر اپنوں تک پہنچنے سے پہلے اک اور امتحان اس کا منتظر تھا یہ تو اسے تب پتہ چلا جب اس کی نظروں کے سامنے اپنے گاؤں جانے کا واحد راستہ کچی سڑک سے پگڈنڈی اور پگڈنڈی سے عیسائیوں کے لگ بھگ دو سو سال پرانے کھنڈر نما قبرستان میں بدلہ۔

"جنگل میں دو سو سال پہلے عیسائیوں کی بستی آباد تھی۔اور وہ یہیں اپنے مردوں کو دفن کیا کرتے تھے۔پھر وقت کے ساتھ ساتھ وہ لوگ نقل مکانی کر کے شہر چلے گئے اور پیچھے اپنا قبرستان چھوڑ گئے۔

سنا ہے اگر کوئی انسان غلطی سے اس قبرستان میں چلا جائے تو اس کا زندہ لوٹنا ناممکن ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اس قبرستان میں بھٹکتی روحوں کا بسیرا ہے۔"

قبرستان کے باہر کھڑے اسلم کو اپنے بچپن کے دوست بخشو کی بات یاد آئی تو اس کا دل لرز اٹھا۔

پر مرتا کیا کرتا والی حالت میں اسلم بیچارا نہ آگے کا رہا تھا نہ پیچھے کا۔

واپس جاتا تو لمبے گھنے جنگل سے گزر کر پھر وہی سنسان بس سٹاپ تھا۔ جہاں صبح تک بس نہیں آنے والی تھی۔ اور ادھر یہ بھوتیا قبرستان تھا۔ جس میں جانا آ بیل مجھے مار کے مترادف تھا۔

بہت سوچنے کے بعد اسلم اس نتیجے پر پہنچا کہ وہ اللہ کا نام لے کر قبرستان میں داخل ہو جائے گا اور اللہ کے نام کی برکت سے ہی اپنے گھر بھی صحیح سلامت پہنچ ہی جائے گا۔

اسی سوچ کے ساتھ اس نے آیت الکرسی پڑھ کے اپنا پہلا قدم قبرستان میں رکھا تو سرد ہوا کے جھونکے نے اس کا استقبال کیا۔

www.novelsclubb.com

اس نے ڈرتے ڈرتے دوسرا قدم بھی اندر رکھ دیا۔ اب وہ قبرستان میں مکمل طور پر داخل ہو چکا تھا۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا قبرستان سے باہر نکلنا چاہتا تھا اور یہی اس نے قبرستان میں داخل ہونے سے پہلے سوچا تھا۔پر قبرستان کے اندر داخل ہوتے ہی اسے اپنے قدم بھاری بھاری سے محسوس ہونے لگے۔

"شاید یہ میرا وہم ہے۔سردی بھی تو اپنے عروج پر ہے اور ویسے بھی میں کافی دیر سے پیدل سفر کر رہا ہوں شاید اسی لئے مجھے اپنے پاؤں بھاری بھاری محسوس ہو رہے ہیں۔"اسلم خود کو تسلی دیتا دے آگے بڑھنے لگا۔

قبرستان میں جا بجا لگے کراس کے نشان اس بات کا ثبوت تھے کہ کبھی اس نشان کے نیچے قبریں ہوا کرتیں تھیں۔ہوا میں خنکی بڑھنے کے ساتھ ساتھ دور کہیں اک ساتھ کئی بھیڑیوں کے چلانے کی آواز ماحول کو مزید وحشت ناک بنا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

وہ مزید دو قدم ہی چلا ہو گا جب یخ بستہ تیز ہوا کا جھونکا عقب سے اس کی گردن کو چھو کر گزرا تو گھبرا کر وہ فوراً پیچھے مڑا جہاں اس کے علاوہ وہاں اور کوئی نہ تھا۔

"اسلم تو کچھ زیادہ ہی سوچ رہا ہے۔ہمت کر اور آگے بڑھ۔"اک بار پھر خود کو تسلی دیتا اسلم دھیرے دھیرے آگے بڑھنے لگا۔

ابھی وہ چند قدم ہی آگے بڑھا تھا جب اچانک اک کالی بلی نے اس کے پیروں میں چھلانگ لگا کر اسے مزید خوفزدہ کر دیا۔

میاؤں میاؤں کرتی وہ بلی کچھ پل اس کے پیروں میں بیٹھی رہی پھر اٹھی اور دائیں طرف بنے کر اس کے پیچھے چلی گئی۔

اسلم تو خوف کے مارے جیسے اپنی جگہ جم

ہی گیا تھا۔کافی دیر بعد اس کی اکھڑی سانس بحال ہوئی تو اس نے اپنے من من بھاری ہوتے پیروں کو حرکت دی اور دھیرے دھیرے چلنے لگا۔

"آ گیا تو اسلم؟"

ابھی وہ چند قدم ہی آگے بڑھا تھا کہ دائیں جانب اسی کراس والی قبر کے پیچھے سے نسوانی آواز ابھری جہاں کچھ پل پہلے کالی بلی گئی تھی۔

اجڑے درختوں کے خشک پتوں کی سرسراہٹ اور دور کہیں سے آتی بھیڑیوں کی آوازوں سے کہیں زیادہ خوفزدہ اسے اس نسوانی آواز نے کر ڈالا تھا۔

"اسلم مڑ کر نہیں دیکھے گا؟"

"مڑ۔۔۔۔مڑ۔۔۔۔مڑ نہ۔" وہ میٹھی آواز یک دم بھاری اور خوفناک آواز میں بدلی۔

اسلم نے تھوک نگل کر اپنا خشک ہوتا حلق تر کیا اور دل میں اپنے رب کا نام لیتا بمشکل مڑا تو دائیں قبر پر بیٹھے وجود کو دیکھ کر اس پر لرزہ طاری ہو گا

www.novelsclubb.com

"ک ک کون ہو تم؟" اسلم کے منہ سے بمشکل تین لفظ ادا ہوئے۔

"تیری موت۔۔۔۔" دائیں جانب بنی ٹوٹی پھوٹی قبر پر سیاہ سوٹ میں ملبوس لمبے گھنے کھلے بالوں سے چہرے چھپائے بیٹھی لڑکی نے کہا۔

"ک ک کیا؟ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے اور مجھے کیوں مارنا چاہتی ہو؟" اسلم نے اپنے ماتھے پر آئی پسینے کی ننھی بوندیں اپنے بازو سے صاف کر کے پوچھا۔

دسمبر کی سرد ترین رات ہونے کے باوجود اسلم پسینے سے تر چہرہ لئے خوف سے کانپ رہا تھا۔

"ہاہاآہاہاہا.....ڈر کیوں رہا ہے اسلم؟"

"تم ہی نے تو کہا کہ تم میری موت ہو۔ مت مارو مجھے, خدا کے لئے مت مارو میرے چھوٹے چھوٹے بچوں کو کما کر کھلانے والا میرے علاوہ اس دنیا میں کوئی نہیں مت مارو...." اس نے خوف سے لرزتے ہاتھ اس لڑکی کے سامنے جوڑ دیے۔

www.novelsclubb.com

"اچھا تُو مرنا نہیں چاہتا؟" اس لڑکی نے جیسے اسلم کا تمسخر اڑایا۔

"چل پھر خوش ہو جا, تجھے مارنا کینسل۔ جا اپنے بچوں کے پاس لوٹ جا, وہ تیرے بغیر اداس ہوں گے۔ جا چلا جا۔" کہتے ہی وہ پراسرار لڑکی سسک سسک کر رونے لگی۔

اس سے پہلے کہ اسلم اپنی جان بچنے پر خوش ہوتا اس لڑکی کی سسکیاں سن کے تعجب کا شکار ہوا۔

"کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو؟" انتہائی خوفزدہ ہونے کے باوجود اسلم اس کی حالت دیکھ کر پوچھے بنا نہ رہ سکا۔

"تمہاری جان بخشی ہو گئی نہ؟ اب جاؤ زیادہ سوال مت کرو ورنہ مجھے اپنا ارادہ بدلنے میں دیر نہیں لگے گی۔" اس لڑکی نے سخت لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں چلا گیا تو تم کبھی کسی سے دل کا حال نہیں کہہ پاؤ گی۔" خوف کی شدت کم ہوئی تو اسلم جو بچپن ہی سے اتنا دانا تھا کہ ہر کسی کو پرکھنے کی صلاحیت رکھتا تھا

اس کی سسکیوں کی گہرائی کو سمجھتے ہوئے بولا۔

"میری داستان غم سننے کے لئے بہت بڑا دل چاہیے اور تم تو خود بیٹی کے باپ ہو, نہیں سن پاؤ گے اسی لئے کہہ رہی ہوں جاؤ۔"

"اب تو میں ضرور سنوں گا تم سناؤ۔" کچھ پل پہلے جو انسان خوف سے کانپ رہا تھا۔ بڑے آرام سے اس کے قریب زمین پر جا کر بیٹھ گیا۔

"تمہیں کیسے پتا چلا کہ میری بیٹی بھی ہے میں نے تو تمہیں بس یہ کہا کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں, یہ تو نہیں بتایا کہ بیٹی بھی ہے۔"

"ہاہاہا جب میں تیرا نام جان سکتی ہوں تو تیرے بارے میں سب کچھ جان سکتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"کون ہو تم؟" اسلم کو اچنبھا ہوا۔

میرا بھی اک پیارا سا چھوٹا سا خاندان تھا.....

"لائبہ بس بھی کرو یار تمہارے تو ڈرامے ہی ختم نہیں ہوتے۔" زخرف جو کب سے لائبہ کو آئینے کے سامنے اپنے بال بناتا دیکھ کر چڑ چکی تھی منہ بنا کر بولی۔

"اوہ بہن مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ ہاں؟ خود تو چار, چار دن اپنے چڑیا کے گھونسلے میں کنگھی کرنا مناسب نہیں سمجھتیں آپ محترمہ, اور اگر میں دو منٹ کے لئے اپنے بال بنانے کے لئے آئینے کے سامنے کھڑی ہو ہی گئی تو تمہارے پیٹ میں کیوں مڑوڑ اٹھ رہے ہیں بی بی۔" 😕 صدا کی لڑاکو لائبہ کمر پر دونوں ہاتھ رکھے لڑائی کے لئے تیار تھی۔

اوہو ہو ہو بہن میں تو بس اس لئے کہہ رہی تھی کہ نیچے دادی جان کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہیں, اور انہوں نے ہی مجھے تمہارے پاس تمہیں بلانے کے لئے بھیجا تھا ورنہ مجھے بھی کوئی شوق نہیں تم جیسی بلا کے منہ لگنے کا۔ 😏 زخرف بھی اپنا حساب بے باک کرتی تیزی سے کمرے سے بھاگ نکلی مبادا لائبہ اپنی توپوں کا رخ پھر اس کی طرف کر لے۔

www.novelsclubb.com

تم خود ہو گی بلا, چڑیل, بھوتنی ہہنہ۔ 😡 لائبہ آگ بھگولا ہوتی پیچھے سے چلائی اور دوپٹہ ٹھیک کر کے پیروں میں چپل اڑستی نیچے دادی کی بات سننے چل دی۔

*******

اسامہ, ریحان اور اسد تین کزن, دوست اور بگڑے رئیس زادے تھے, تینوں کے باپ سگے بھائی تھے اور اسامہ کا باپ شمشیر علی گاؤں کا سرپنچ ہونے کے ساتھ ساتھ کافی شاطر انسان بھی تھا۔

کسی غریب کی زمینوں پر قبضہ کیسا کرنا ہے وہ یہ بات بخوبی جانتا تھا۔

ان تینوں بھائیوں شمشیر علی, زبیر علی اور امیر علی کا ماضی بہت داغدار رہ چکا تھا۔ وہ جب چاہتے جہاں چاہتے کسی بھی غریب کی بیٹی پر نظر رکھ لیتے تھے اور اسے اپنی حوس کا نشانہ بنا کر موت کے گھاٹ اتار دیا کرتے تھے۔ اور گاؤں کے لوگ سب جانتے بوجھتے ان کے خلاف اک لفظ بھی منہ سے نکالتے ہوئے ڈرتے تھے کہ کہیں وہ بھی ان کے عتاب کا شکار نہ بن جائیں۔

بہت سے لوگوں نے تو اسی خوف سے گاؤں چھوڑ کر راہ فرار اختیار کر لی تھی۔پر بہت سے غریب لوگ آمدنی کا کوئی اور ذریعہ نہ ہونے کے باعث وہیں گاؤں میں رہنے پر مجبور تھے, کیونکہ ان کی تھوڑی بہت زمینوں سے آنے والی آمدنی سے ان کا گزر بسر بمشکل ہوتا تھا, ایسے میں اگر وہ گاؤں چھوڑتے تو زمین بھی جاتی اور فاقے بھی ان کی جان کے درپے ہوتے۔اسی مجبوری کے پیش نظر بہت سے لوگوں نے گاؤں میں ہی رہنے پر اکتفا کیا پر اپنی بیٹیوں کو چار دیواری میں چھپا کر,

پنجابی کا اک مشہور محاورہ ہے.... جیسی کو کو ویسے کو کودے بچے (جیسے پیدا کرنے والے والدین ویسی اولاد) پھر جہاں باپ کا ماضی اتنا سیاہ رہ چکا ہو اور وہ اپنے غلیظ ماضی پر کبھی رتی برابر شرمندہ نہ ہوا ہو وہ اپنے بیٹے کی تربیت کیسی کرے گا بھلا؟ 😇

www.novelsclubb.com

ایسی ہی ان تینوں بھائیوں نے اپنے بیٹوں کی تربیت کی تھی۔

اب بیٹے جوانی کی دہلیز پر پاؤں رکھ چکے تھے۔اگرچہ وہ تینوں شہر کی اچھی یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھے پر کہتے ہیں نہ انسان جتنا بھی پڑھ لکھ جائے اگر اس کی تربیت جاہلانہ انداز میں ہوئی ہو تو تعلیم بھی اسے سیدھا راستہ نہیں دکھا سکتی۔

یہی حال اسامہ, ریحان اور اسد کا تھا وہ شہر میں رہ کر پڑھ تو رہے تھے پر دماغ میں وہی خناس بھرا پڑا تھا جو انہیں ورثے میں اپنے اپنے باپ سے ملا تھا۔

اس بار بھی جون کے دنوں میں تینوں بگڑے جاگیر دار گاؤں آئے ہوئے تھے اور انہیں کے ڈر سے گاؤں کے لوگوں نے اپنی بہن بیٹیوں کو گھروں میں مقفل کر رکھا تھا کہ کہیں غلطی سے ان آوارہ بھیڑیوں کی نظر ان کے نازک آشیانے پر نہ پڑ جائے۔

www.novelsclubb.com

گاؤں کے لوگوں نے جہاں اپنی بیٹیوں کو گھر میں رہنے کی خاص ہدایت کی تھی وہیں اپنے بیٹوں کو بھی سمجھا رکھا تھا کہ کھیتوں کا اور دیگر چھوٹے موٹے کام جو گاؤں کے لوگ کرتے تھے انہیں نپٹا کر شام سے پہلے گھر لوٹ آئیں۔اور اگر کبھی

غلطی سے بھی ان تین بگڑے جاگیرداروں کا سامنا ہو جائے تو سلام صاحب کہہ کر وہاں سے نکلتے بننا۔ کیونکہ اگر گاؤں کا کوئی فرد ان کے سامنے آنے پر ادب سے جھک کر سلام نہیں کرتا تھا تو وہ اسے اپنی توہین تصور کرتے اس کی وہ درگت بناتے تھے کہ سننے والے کے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے۔ وہ تینوں جتنے بھی دن گاؤں رہتے سارے گاؤں پر اک عجیب سی دہشت طاری رہتی, سیدھے لفظوں میں شاید یہ کہنا سہی ہو گا کہ وہ تینوں گاؤں میں دہشت کی علامت سمجھے جاتے تھے۔ اور ان تینوں کو بھی اس بات پر بڑا ناز تھا کہ ان تینوں سے گاؤں کے لوگ بہت ڈرتے ہیں, پر کبھی کبھی ڈرانے والا خود ایسے ڈر کا شکار بنتا ہے کہ دور دور تک اسے بچانے والا دکھائی نہیں دیتا۔ دہشت پھیلانے والے خود کس دہشت کا شکار ہونے والے تھے یہ تو ان کے اچھوں کو بھی معلوم نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

******

دادی جان آپ نے بلایا؟"لائبہ نے اپنی دادی زہرہ بیگم کے کمرے کے دروازے پر ہلکی سی دستک دے کر اندر داخل ہوتے بڑے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"ارے واہ آج تو ہماری شیطان کی پُڑیا بڑی مہذب بنی ہے۔"دادی جان نے شرارت بھری مسکراہٹ لائبہ کی جانب اچھالی۔

"بس آج دل کیا تھوڑا مہذب بننے کو۔"لائبہ نے مسکراتے ہوئے دادی جان کے ساتھ لپٹ کر کہا تو زہرہ بیگم جواباً مسکرا دیں۔

"تم لوگوں کی یہ ننھی منی شرارتیں ہی تو ہیں جنہوں نے مجھے زندہ رکھا ہوا ہے ورنہ میں تو کب کی مر گئی ہوتی۔"زہرہ بیگم کے چہرے پر یک دم غم کے سائے لہرائے۔

www.novelsclubb.com

"دادی پلیز اب رویئے گا مت, ورنہ میں بھی رو دوں گی۔میں جانتی ہوں دادی آپ نے ہمارے لئے بہت غم سہے ہیں جنہوں نے آپ کو اندر سے کھوکھلا کر دیا ہے۔پر یہ بھی حقیقت ہے دادی کہ ہمارا سب کچھ آپ ہی ہیں, آپ ہی ہماری ماں

,آپ ہی ہمارے باپ اور آپ ہی سب کچھ ہیں۔اس لئے خدارا ایسی باتیں کر کے اپنے ساتھ ساتھ ہمارا بھی دل مت دکھایا کریں۔ہمارا آپ کے سوا ہے ہی کون اس دنیا میں ؟"اس بار لائبہ کا بھی دل بھر آیا تھا کیونکہ روز روز وہ اپنی جان سے پیاری دادی کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتی تھی۔

آخر اس کی دادی کے سوا اس بھری دنیا میں ہے ہی کون تھا ان یتیم و مسکین بچیوں کا۔

زہرہ بیگم کے تین بچے تھے۔احسن, محسن اور کشمالہ۔

کشمالہ سب سے بڑی پھر اس سے چھوٹا احسن پھر محسن تھے۔تینوں بچوں کی عمریں ابھی صرف دس, نو اور آٹھ برس کی تھیں جب ان کے والد خورشید حیدر دل کا دورہ پڑنے سے دنیا فانی چھوڑ کر اگلے جہان چلے گئے۔اور اس طرح قسمت نے زہرہ بیگم کو بہت جلدی بیوگی کی چادر اوڑھا دی۔خیر پھر بھی اس حوصلہ مند عورت نے ٹیچنگ کر کے اکیلے ہی اپنے بچوں کی نہ صرف بہت اچھی تعلیم و تربیت کی بلکہ

ان کی اچھی جگہ شادیاں کر کے وقت پر اپنی اس اہم ذمہ داری سے سبکدوش بھی ہو گئیں۔

اللہ نے سب سے پہلے کشمالہ کے گھر ننھی کلی روحین دی جسے سب نے پیار سے روحی بلایا۔اس کے کچھ عرصے بعد اللہ پاک نے احسن کے گھر بھی اک ننھی کلی دی جس کا نام انہوں نے لائبہ رکھا اور لائبہ کی پیدائش کے ٹھیک چار دن بعد اللہ نے محسن کو بھی اپنی رحمت سے نوازا اور اک پیاری سی بچی دی جس کا نام اس نے اپنی والدہ کی پسند سے زخرف رکھا, جس کا مطلب خالص سونا ہے۔

وقت پر لگا کر اڑ رہا تھا روحین 4 سال کی جبکہ لائبہ اور زخرف دو, دو سال کی ہو گئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

راوی چین ہی چین لکھ رہا تھا جب اچانک وہ منحوس دن آیا جو زہرہ بیگم کی زندگی ویران کر گیا۔

بہت لمبے عرصے بعد کشمالہ اپنے میاں گلزار ملک کے ساتھ کینیڈا سے پاکستان ماں اور بھائیوں سے ملنے آئیں تو ساتھ میں اپنی ننھی سی گڑیا روحین کو بھی لے آئیں۔

اتفاق سے کچھ دن بعد تینوں بہن بھائیوں کا پہاڑی علاقوں میں گھومنے کا پلین بنا تو عین سفر کے دن زہرہ بیگم کی طبیعت ناساز ہو گئی اور بچے بھی ضد کر کے اپنی دادی کے پاس رک گئے۔روحین جو کہ اپنی ہوش میں پہلی بار اپنی نانی کے پاس آئی تھی اور پیار کرنے والی عادت سے حد درجہ متاثر ہوئی تھی وہ بھی ضد کرنے نانی کے پاس ہی رک گئی۔یوں کشمالہ اور اس کے میاں گلزار ملک احسن اور اس کی بیوی رخسانہ محسن اور اس کی بیوی صباء بچوں کو گھر زہرہ بیگم کے پاس چھوڑ کر خود ناران کاغان کی سیر پر چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

دو دن بعد زہرہ بیگم جب اپنی پوتیوں اور نواسی سے میٹھی میٹھی باتیں کرنے میں مصروف تھیں تبھی اک فون آیا جسے سن کر زہرہ بیگم جانے کتنے دن صدمے سے بے ہوش رہیں۔

اور جب انہیں ہوش آیا تو خود کو ہوسپیٹل میں پایا جہاں ان کے ساتھ آئی ہمسائی نے انہیں بتایا کہ وہ پچھلے چار دن سے نیم بے ہوشی کی حالت میں ہیں۔

اور چار دن پہلے ان کے گھر سے چھوٹی سی بچی روحین نے آکر بتایا تھا کہ اس کی نانی کو بیٹھے بیٹھے پتا نہیں کیا ہو گیا ہے۔بچی بہت رو رہی تھی تبھی میں اور میرا شوہر فورًا آپ کے گھر آئے تو آپ کو بے ہوش پا کر فورًا ہوسپیٹل لے آئے۔

ڈاکٹر نے اپنی پوری کوشش کی پر آپ کو ہوش نہیں آئی۔پھر دو دن کے بعد مایوس ہو کر ہم نے خود ہی آپ کے بچوں کی تدفین کروادی۔

دراصل آنے والے فون میں زہرہ بیگم کے بچوں کی گاڑی پہاڑی علاقے میں کسی ٹرک سے اس بری طرح ٹکرائی تھی کہ وہ جانبر نہ ہو سکے اور سب کے سب وہیں خالق حقیقی سے جا ملے۔اسی خبر نے زہرہ بیگم کی ایسی حالت کی تھی کہ انہیں آخری بار اپنے بچوں سے الوداعی ملاقات کا موقع بھی نہ ملا۔

زہرہ بیگم جوانی میں بیوگی اور بڑھاپے میں اپنی جوان اولاد کی موت سے ٹوٹ سی گئیں تھیں۔

وہ ہر وقت خاموش بیٹھیں دیواروں کو تکا کرتی تھیں۔

جب اک دن مزاج پرسی کے لئے آنے والی ان کی کسی رشتے دار نے انہیں بڑی فرصت سے سمجھایا کہ بے شک ان کا غم بہت بڑا ہے پر اس حقیقت سے بھی منہ موڑا نہیں جا سکتا کہ اب ان تین ننھی پریوں کی پرورش, دیکھ بھال اور اچھی تربیت کی بھاری ذمہ داری ان کے نازک کندھوں پر ہے۔اس لئے اب انہیں نا چاہتے ہوئے بھی اپنا غم بھلا کر ان ننھی بچیوں کے لئے جینا ہو گا۔جن کو ابھی ٹھیک سے یہ بھی نہیں معلوم کہ ان کے ماں باپ اب کبھی لوٹ کر نہیں آئیں گے۔

www.novelsclubb.com

وہ اک بات تھی جو زہرہ بیگم نے اپنا غم بھلا کر پلو سے اچھی طرح باندھ لی اور اپنی زندگی ان یتیم بچیوں کے لئے دان کر دی۔

وقت اک نان سٹاپ ریل گاڑی کی طرح ہے جو نہ صرف راستے میں ہر سٹیشن پر مسافروں کو وہیں کھڑا چھوڑ کر آگے بڑھ جاتا ہے بلکہ پٹڑی پر لیٹے لوگوں کو بھی کچل جاتا ہے۔

وقت کی اس رفتار کو قابو کرنے کے لئے زہرہ بیگم نے نہ تو سٹیشن پر کھڑے رہنا مناسب سمجھا نہ ہی پٹڑی پر اپنا آپ کچلنے کے لئے چھوڑا بلکہ انہوں نے اک درمیانہ راستہ نکالا اور پہلے سٹیشن سے ہی ریل گاڑی میں سوار ہو گئیں۔

اور ان کی اس عقلمندی کا نتیجہ یہ نکلا کہ تینوں بچیاں ان کے زیر سایہ اب جوان ہو گئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

---

کلب میں ہر طرف لاؤڈ میوزک گونج رہا تھا۔ لڑکے اور لڑکیاں شراب کے نشے میں دھت بے ہنگم میوزک کی دھن پر جھوم رہے تھے۔ بگڑے نواب زادوں کے

ہجوم میں سے اسد نمودار ہوا، لڑکھڑاتے قدم، بے باک انداز لئے وہ ہاتھ میں پکڑے کانچ کے گلاس سے گھونٹ گھونٹ شراب پی رہا تھا۔

مسلسل شراب پیتے اسد کو اچانک اپنی طبیعت میں بوجھل پن محسوس ہوا تو وہ کلب سے باہر نکل آیا۔ڈرائیور کے لاکھ منع کرنے کے باوجود وہ خود اپنی گاڑی ڈرائیو کرنے لگا۔اس بات سے انجان کہ "موت" اپنی باہیں پھیلائے اسکی منتظر کھڑی ہے۔

*******

"ہائے روحین آپی کتنا مزہ آئے گا نہ پہلی بار گاؤں جانے کا۔" 🤗 لائبہ نے اپنا آخری جوڑا بیگ میں رکھ کر بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے کہا۔

"وہ تو سب ٹھیک ہے پر یہ دادی کو اچانک کیسے سوجھی گاؤں جانے کی۔" 🤔 اس بار زخرف بولی

"ارے دادی کی بچپن کی سہیلی اس گاؤں میں رہتی ہیں اور پچھلے دنوں انہوں نے اپنے پوتے کے لئے دادی سے روحین آپی کا ہاتھ بھی تو مانگا ہے۔" 😉 شرارتی لائبہ نے اک آنکھ دبا کر کہا تو زخرف اور لائبہ کا اک ساتھ قہقہہ بلند ہوا تو روحین جھینپ گئی۔

"اچھا اب چھوڑو یہ باتیں, رات بہت ہو گئی ہے جلدی سے پیکنگ مکمل کرو اور سو جاؤ, ویسے بھی دادی کہہ رہیں تھیں کہ صبح فجر کی نماز کے فوراً بعد نکلنا ہے, کیونکہ گاؤں جانے والی بس صبح چھے بجے ہی نکلتی ہے۔"

"اوئے ہوئے میری پیاری آپی کو بہت جلدی ہو رہی ہے اپنے سسرال جانے کی؟" 😜 لائبہ کو پھر شرارت سوجھی تو بول پڑی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے بھی یہی لگ رہا۔" زخرف نے بھی لقمہ دیا۔ 😂

"چپ کر کے سو جاؤ تم دونوں سمجھی۔ کتنا تنگ کرنے لگی ہیں یہ لڑکیاں۔" 😕 لائبہ اور زخرف کی شرارتوں سے بچنے کے لئے روحین نے مصنوعی خفگی کا اظہا کیا تو دونوں شیطان کی نانیاں فوراً سوتی بن گئیں۔ 😂

اگلے دن نماز فجر کی ادائیگی کے بعد سب نے ہلکا پھلکا ناشتہ کیا اور زہرہ بیگم کے ساتھ گاؤں کے لئے گھر سے نکلیں اور بس میں سوار ہو گئیں۔

لائبہ اور زخرف کی کھٹی میٹھی باتوں پر ہنستے مسکراتے کب سفر ختم ہوا روحین اور زہرہ بیگم کو خبر ہی نہ ہوئی۔

"ارے واہ کتنا خوبصورت نظارہ ہے۔" 😍 لائبہ نے بس سے اترتے ہی اپنی نظر کے سامنے لہلہاتے کھیتوں تو دیکھ کر پر جوش ہوئی۔

"ان کو چھوڑو ادھر دیکھو...." 😍 کھیتوں سے چند قدم آگے چل کر بائیں طرف ٹھنڈے پانی کی صاف شفاف نہر دیکھ کر زخرف نے خوشی سے جھوم کر کہا۔

"کیا ہو گیا ہے زخرف تمہیں؟ کیوں بچوں کی طرح گول گول گھوم رہی ہو۔ دیکھنے والے ہنسی اڑا رہے ہیں تمہاری۔" روحین نے زخرف کے ہلکی سی دھپ رسید کی تو وہ بروقت سنبھلی اور چپ چاپ سیدھا اپنی دادی کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ اور لائبہ جو زخرف کی عزت افزائی پر دبی دبی ہنسی ہنس رہی تھی روحین کی گھورتی نگاہوں سے گھبرا کر تیزی سے وہ بھی دادی کے پیچھے ہولی۔

زخرف اور لائبہ جہاں خود سے دو سال بڑی روحین کے ساتھ خوب مستی مذاق کر لیا کرتیں تھیں, وہیں روحین کے بڑے ہونے کا لحاظ بھی بہت تھا۔ اسی لئے جہاں وہ اس کو بلا جھجھک تنگ کر لیا کرتیں تھیں وہیں دونوں کو اس کا ڈر بھی بہت تھا۔

www.novelsclubb.com

تقریباً دس منٹ لگاتار پیدل چلنے کے بعد وہ لوگ زہرہ بیگم کی بچپن کی سہیلی شاہدہ حسن کے گھر پہنچیں تو ان کا والہانہ استقبال کیا گیا۔

شاہدہ حسن کی پوتی عشاء اور چھوٹے پوتے ابراہیم نے ان سب کو اپنے چھوٹے سے مکان میں بنی کھلی اور ہوادار بیٹھک میں بٹھایا اور ان کے سامنے ٹھنڈی ٹھار چاٹی کی لذیذ لسی پیش کی, جسے لائبہ اور زخرف ندیدوں کی طرح چٹم کر گئیں۔ جبکہ روحین گھونٹ گھونٹ لسی پیتی شاہدہ حسن جنہیں وہ اپنی نانی کے کہنے پر نانی ہی بلا رہی تھی ان سے محو گفتگو ہو گئی۔ اور لائبہ اور زخرف عشاء اور ابراہیم کے ساتھ گپ شپ کرنے لگیں۔ ان سب کے بیچ منٹوں میں ماحول اتنا خوشگوار ہوا جیسے سالوں سے وہ سب ساتھ رہتے ہوں۔

********

"عمران اوہ ہ عمران, کدھر مر گیا یہ گدا۔" اسامہ غصے میں چلایا۔

www.novelsclubb.com

"جی صاحب آیا آیا۔" ہانپتا کانپتا عمران فوراً اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔

"میں پرسوں ہونے والی پارٹی کے انتظامات کر رہا تھا۔" عمران نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا۔

"اچھا۔ 🤔 اک بات یاد رکھنا اگر کوئی کمی رہ گئی تو میں تیری گردن مروڑ دوں گا سمجھے۔" اسامہ کا تحکمانہ لب ولہجہ بتا رہا تھا کہ اسے باپ کے پیسے نے کس قدر مغرور بنا دیا ہے۔

"جی صاحب جی آپ فکر ہی نہ کریں عمران کی تو جان بھی آپ پر قربان کہیں کوئی کمی کا سوال ہی نہیں رہتا میرے ہوتے ہوئے۔" خوشامدی طبیعت کا مالک عمران فوراً ہی چکنی چپڑی لگانے لگا۔ اور کچھ یہ بگڑے رئیس زادے بھی خوشامد پسند تھے تو جلد ہی عمران کی چکنی چپڑی باتوں پر ٹھنڈے پڑ جاتے۔

"صاحب جی...."

"ہاں بولو۔" اسامہ نے سگریٹ کا کش لگا کر دھواں فضاء کی سپرد کیا۔

"ہمارے گھر شہر سے کچھ مہمان آئے ہیں۔ آپ کی اجازت ہو تو میں کام نپٹا کے گھر چلا جاؤں؟" عمران نے گویا التجاء کی۔

"ہاں چلے جانا پہلے میرے پیر دباؤ۔" اسامہ حکم دیتا زمین پر بیٹھے عمران کی گود میں اپنے پاؤں رکھ کہ بیٹھ گیا اور عمران بھی فوراً اس کے پاؤں دبانے لگا۔

*******

رات کے بارہ بجے سارا گاؤں جب آدھی نیند پوری کر چکا تھا تب لائبہ کروٹ بدلتی عجیب بے چینی کا شکار تھی۔

جانے کیوں اس کا دھیان رہ رہ کر گاؤں کی نہر پر لگے پیپل کے درخت طرف جا رہا تھا۔

وہ اس خیال کو ذہن سے جھٹک کر سونے کی کئی بار کوشش کر چکی تھی پر اس کا ذہن بار بار اسی درخت کو سوچنے پر بضد تھا۔

جانے کونسی کشش تھی اس درخت میں جس نے لاپرواہ طبیعت کی مالک لائبہ کو بے چین کر کے رکھ دیا تھا۔

"کیا مصیبت ہے نیند کیوں نہیں آرہی؟🤔

جب بھی آنکھ بند کرتی ہوں وہ درخت آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔"

"ایسا تو کچھ خاص نہیں تھا اس درخت میں جو بار بار مجھے اس کا خیال آرہا ہے۔ بھاڑ میں جائے وہ درخت میں بس سونے لگی ہوں۔" اپنے خیالوں سے تنگ آکر لائبہ بڑبڑاتی ہوئی آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی۔

ابھی اس نے لیٹ کر آنکھیں بند کی ہی تھیں

کہ دوبارہ وہی منظر آنکھوں کے سامنے آگیا۔

لائبہ کو محسوس ہوا کہ کوئی غائبانہ طاقت اسے اس درخت کی جانب اسے پکار رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

اسی پل گھبرا کر لائبہ نے آنکھیں کھول دیں۔

اور آیت الکرسی کا ورد کرنے لگی۔ پھر آیت الکرسی کی برکت سے کب اسے نیند آئی اسے خبر ہی نہ ہوئی۔

******

"مٹھو اوئے مٹھو کدھر ہے تو؟" اسد نے اپنے پرانے, وفادار اور چغل خور ملازم کو آواز دے بلایا۔

"جی صاحب جی حکم کریں۔" مٹھو سب کام چھوڑ چھاڑ کے فوراً اسد کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔

"جا اس عمران کو بلا کر لا اس کے گھر سے, مجھے اس کے ساتھ کچھ کام ہے۔"

"صاحب پر اب تو آدھی رات بیت چکی رات کے بارہ بجے ہیں۔ اس وقت کیسے آئے گا وہ؟" اسد کی بات پر مٹھو نے جواب دیا۔

"تو اپنی بکواس بند کر اور جا کر بلا کر لا اسے ابھی, بلکہ رک میں بھی چلتا ہوں ساتھ تیرے....

میں گاڑی میں بیٹھوں گا اور تُو دروازہ کھٹکھٹانا۔"

"جی صاحب جی جو آپ کا حکم۔" مٹھو اسد کا حکم بجالاتا اسے لے کر عمران کے گھر پہنچ گیا۔

********

سب گھر والے سکون کی نیند سو رہے تھے جب دروازے پر ہلکے ہاتھ کی دستک ہوئی۔

اس دستک سے گھر میں اور تو کوئی ٹس سے مس نہیں ہوا پر انتہائی حساس طبیعت کی مالک روحین فوراً اٹھ بیٹھی۔اور بیرونی دروازے کی جانب چل دی۔

دوسری سے تیسری دستک پر روحین نے دروازہ کھولا تو سامنے اک پینتیس چھتیس سال کے آدمی کو سامنے کھڑا پایا۔

"جی آپ کون۔" سامنے والے کا عجیب حلیہ دیکھ کر روحین نے گھبرا کر پوچھا۔

"جی میں مٹھو عمران کو لینے آیا ہوں صاحب بلا رہے ہیں۔" چھوٹا سا قد, لمبی گھنی مونچھیں, بالوں سے بھی کالے رنگ کے مٹھو نے اس پر نظریں گاڑھ کے بتایا۔

"جی ک ک کون عمران؟" روحین الجھ سی گئی کیونکہ وہ کسی عمران کو نہیں جانتی تھی۔

پھر اسے یاد آیا کہ ضرور عمران اس کے ہونے والے منگیتر کا نام ہو گا اور اسے حویلی کے سرپنچ نے بلایا ہو گا۔ ابھی آج صبح ان کے گاؤں آنے پر ہی تو اس کی نانی زہرہ بیگم کی سہیلی شاہدہ حسن نے بتایا تھا کہ ان کا پوتا گاؤں کے سرپنچ کی خدمت کرتا ہے۔

"جی پتا نہیں وہ سو رہے ہوں گے مجھے نہیں پتا ان کا۔" معصومیت سے کہتی روحین واپس مڑنے لگی تو مٹھو کی آواز پر رک گئی۔

"سنیں... ویسے آپ ان کی کیا لگتی ہیں؟ آپ کو پہلے کبھی نہیں دیکھا اس گاؤں میں۔" شیطانی دماغ کے مٹھو نے فوراً سوال داغا۔

"جی میں ان کی مہمان ہوں شہر سے آئی ہوں۔"

"چلیں ٹھیک ہے آپ آرام کریں میں صبح خود ہی مل لوں گا اس سے۔" کہتا مٹھو چار قدم کے فاصلے پر کھڑی جیپ کی جانب چل پڑا جس میں اسد بیٹھا اس کا انتظار کرنے کے ساتھ ساتھ سارا منظر بڑی حیرانی سے دیکھ رہا تھا۔

********

www.novelsclubb.com

اسد اور مٹھو جیسے ہی عمران کے گھر پہنچے تو اسد کے اشارے پر مٹھو جیپ سے اتر کر چار قدم چل کر دروازے پر دستک دینے لگا۔ اور اسد بے زاری سے دروازے کو

تکے جارہا تھا کیونکہ غریب ملازم کے دروازے پر خود چل کر آنا اسے اپنی توہین لگتی تھی پر اس بار اسے کوئی خاص کام تھا جو عمران ہی کر سکتا تھا۔

اسی مجبوری کے تحت نہ چاہتے ہوئے بھی اسد عمران کے دروازے تک خود چل کر آیا تھا۔

پر عمران کے دروازے پر جو اسے دیکھنے کو ملا اسے دیکھ کر اسد کو عمران کے گھر خود آنے کے فیصلے پر اک کمینی سی خوشی ہوئی۔

مٹھو جیپ سے اترا اور دستک دینے لگا۔اسد کی نظریں مٹھو کی طرف ہی تھیں کیونکہ اسے عمران سے ملنے کی جلدی تھی۔دوسری سے تیسری دستک پر دروازہ کھلا۔اسد کی نظریں ہنوز عمران کے گھر کے دروازے پر تھیں۔

دروازہ اک حسین دوشیزہ نے کھولا جس کے کھلے لمبے گھنے بالوں کی لٹیں زمانے کے سارے رسم ورواج کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بے حجاب ہو کر ہوا کے جھونکوں سے سرگوشیاں کر رہی تھیں۔لمبا قد, گوری رنگت, چھوٹی سی کھڑی

ناک, گلابی ہونٹ اوپر سے لمبے سیاہ گھنے کھلے بال اس کے حسن میں اضافہ کر رہے تھے۔

اسد نے آج تک بڑی حسین لڑکیاں دیکھی تھیں پر ایسا حسن تو اس نے کبھی خوابوں میں نہ دیکھا تھا۔

جسے دیکھتے ہی نفس کے غلام اسد کی رال ٹپکنے لگی اور کچھ پل کے لئے وہ مبہوت رہ گیا۔

*******

"رامق بیٹا کیا کر رہے ہو؟" عشرت اشرف اکیلی ڈرائنگ روم میں بیٹھی بور ہو رہی تھیں تو اٹھ کر اپنے اکلوتے سپوت کے کمرے میں چلی آئیں۔ ویسے بھی شوہر کی وفات کے بعد ان کا اکلوتا بیٹا ہی ان کی کل کائنات تھا۔

"کچھ نہیں ماما آفس کا تھوڑا کام بچا تھا بس وہی نپٹا رہا تھا۔" رامق نے مسکرا کر اپنی ماں کو جواب دیا تو وہ کتنی ہی دیر کھڑیں اپنے شہزادوں جیسے بیٹے کی دل ہی دل میں نظر اتارتی رہیں۔

"ارے ماما کیا ہو گیا آپ کو؟ دروازے میں کیوں رک گئیں آپ؟" رامق ماں کو یوں گم صم کھڑا دیکھ کر بولا۔

"کچھ نہیں میرے بچے, میں تو بس یہ دیکھ رہی تھی کہ میرا بچہ کتنا بڑا ہو گیا ہے۔ ابھی کل ہی کی تو باتیں ہیں جب میرا رامق میری انگلی پکڑ کے چلتا تھا۔ اب مجھ سے بھی لمبا ہو گیا سارے کا سارا پرستان کا شہزادہ لگتا ہے میرا بیٹا۔ آج اگر تمہارے بابا زندہ ہوتے تو کتنا خوش ہوتے اپنے لاڈلے کو دیکھ کر۔" عشرت اشرف بات کرتے ہوئے جذباتی ہو گئیں تو دو آنسو آنکھ سے نکل رخسار سے آ چپکے۔

"اوہ میری پیاری ماما آپ اتنی جلدی جذباتی کیوں ہو جاتیں ہیں بتائیں؟

آپ کے پاس میں ہوں نہ... کہیں گیا تو نہیں... نہ ہی کبھی جاؤں گا پکا وعدہ۔

www.novelsclubb.com

اور جہاں تک رہی بابا کی بات تو میرا ماننا ہے کہ اللہ پاک جو کرتا بے شک اس میں کوئی بہتری ہی ہوتی ہے۔ایسا نہیں کہ مجھے بابا کی کمی محسوس نہیں ہوتی یا مجھے ان سے پیار نہیں,پر میں اللہ کے فیصلوں پر راضی ہوں۔آپ بھی اپنے درد,اپنے آنسو سب اللہ کی بارگاہ میں پیش کریں اور دعاء کریں کہ وہ آپ کو سکون دے۔کیونکہ میرے ربّ سے بہتر سکون اور صبر کوئی دے ہی نہیں سکتا۔

اور ہاں تیسری بات کہ میں آپ کا شہزادہ ہوں۔😍 تو میری پیاری ماں ہر ماں کے لئے اس کا بیٹا شہزادہ ہی ہوتا ہے۔😊 وہ الگ بات کہ آپ کا بیٹا واقعی شہزادوں جیسا دکھتا ہے۔😜 بات کے اختتام پر ماحول کو ہلکا پھلکا کرنے کے لئے اس نے بات کو مذاق کی جانب موڑ دیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ہاں میرا بیٹا شہزادہ ہے,اور اب تو اک ہی دعاء لبوں پر رہتی ہے کہ جلد ہی میرے لال کو اس کی شہزادی مل جائے تو میری زندگی میں بھی پوتے پوتیوں کی

بہار آجائے۔" عشرت اشرف نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنے ہنسی دباتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ اس ٹاپک سے رامق ہمیشہ چڑ جاتا ہے۔

"ہاں ہاں آپ تو چاہتیں ہی یہ ہیں کہ مجھ پر رعب جمانے والی آجائے اور دن رات میری کھینچائی کرتی رہے۔ جائیں ماما میں نہیں بولتا آپ سے۔" 😕 رامق نے منہ بنالیا۔

"اچھا اچھا اب زیادہ لڑکیوں کی طرح منہ بنانے کی ضرورت نہیں میں تو بس مذاق کر رہی تھی۔"

"ویسے رامق بیٹا میں اب پاکستان جانا چاہتی ہوں۔ اب میرا اس پرائے دیس میں دل نہیں لگتا۔ تم بھی سارا سارا دن آفس رہتے ہو اور ادھر میں بوڑھی عورت سارا دن دیواروں کو دیکھ دیکھ کر اداس ہوتی رہتی ہوں۔ بیٹا تمہارے ماموں کی بھی کال آئی تھی کچھ دن پہلے وہ بھی اسرار کر رہے تھے کہ اب ہم دونوں ان کے پاس لوٹ جائیں۔ اور اک طرح سے سوچوں تو وہ بھی اپنی جگہ ٹھیک ہی کہتے ہمارا یہاں ہے

ہی کون جس سے ہم اپنے دکھ درد بانٹیں۔اس لئے بہتر ہے کہ تم جلد از جلد اپنا بزنس پاکستان شفٹ کرواور مجھے بھی لے چلو میرے اپنوں میں۔ مجھ سے نہیں رہا جاتا اب اپنوں سے دور۔" عشرت اشرف بات پوری کرتیں اک بار پھر آبدیدہ ہو گئیں۔

"خدا کے لئے ماما اب رویئے گا مت۔ میں وعدہ کرتا ہوں جلد از جلد اپنا بزنس سمیٹ کر آپ کو پاکستان لے چلوں گا۔پر پلیز اب رونا نہیں۔"

اس بار رامق ماں کے آنسوؤں پر تڑپ ہی تو گیا۔

رامق عشرت اشرف اور اشرف غنی کی اکلوتی اولاد تھا۔شادی کے بعد اشرف غنی کینیڈا شفٹ ہو گئے تھے وہیں رامق پیدا ہوا تھا۔

زندگی بڑی حسین اور پر آسائش تھی جب اک دن اشرف غنی کی اچانک ایکسیڈنٹ میں ہونے والی موت نے عشرت اشرف کو تنہا کر دیا۔

پھر بھی اس باہمت عورت نے ہمت نہیں ہاری اور چھوٹی موٹی جاب کر کے اپنے بچے کی نہ صرف بہترین پرورش کر لی بلکہ اسے پڑھایا لکھایا اور مکمل بزنس مین بھی بنا دیا۔

پر اب کچھ عرصے سے لگاتار ان کے بھائیوں کی کالز نے ان کا دل اپنوں کے لئے بے چین کر دیا تھا اور وہ جلد از جلد اپنے بھائیوں کے محبت اور شفقت بھرے سائے میں لوٹنا چاہتی تھیں۔

*****

اسد شہر کے کلب سے شارٹ کٹ لے کر جنگل سے حویلی کے گیٹ پر پہنچ کر گاڑی سے نکلا تو سامنے دکھائی دینے والے منظر نے اس کا سارا نشہ پل بھر میں اتار پھینکا۔

جلدی حویلی پہنچنے کی غرض سے اسد نے شارٹ کٹ لیا یہ کچا راستہ تھا جو جنگل میں سے گزرتا تھا۔ گھنے درختوں کو چیرتی ہوئی گاڑی حویلی کے دیو ہیکل دروازے کے

باہر رک گئی۔اسد لڑکھراتے قدموں سے آگے بڑھااس نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولنا چاہا مگر اسکا ہاتھ ہوا میں ہی معلق ہو گیا۔

"مم...میں"

اسد کا سارا نشہ کافور ہو گیا۔

"میں واپس جنگل میں کیسے پہنچ گیا۔"

اسد جنگل کے بیچوں بیچ کھڑا تھااس نے گھبرا کر اپنے ارد گرد نظر ڈورائی تاحد نگاہ گھنے جنگل اور اندھیرے کے سوا کچھ نا تھا۔

"عجیب بات ہے یار شاید میں نے کچھ زیادہ ہی پی لی۔مجھے منہ پر پانی کے چھینٹے مارنے چاہئیں۔"

www.novelsclubb.com

اسد سوچتا ہوا پانی کی بوتل نکالنے کے لئے واپس گاڑی میں بیٹھ گیا۔پانی کی بوتل اٹھاتے ہوئے جیسے ہی اس کی نظر سامنے پڑی تو اس کی آنکھوں کی پتلیاں ساکت

ہو گئیں کیونکہ گاڑی کے شیشے سے اسے سامنے اپنی حویلی کا گیٹ نظر آرہا تھا۔کچھ دیریوں ہی اپنی جگہ متحیر بیٹھے رہنے کے بعد وہ اپنے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتا گاڑی سے باہر نکلا،اب وہ مکمل ہوش میں آچکا تھا۔

"دیکھا میں اپنی حویلی پہنچ چکا ہوں بس نشے کی وجہ سے سب الٹا سیدھا نظر آرہا تھا۔"

گاڑی سے باہر نکل کر بند آنکھوں سے اک بھرپور انگڑائی لیتا وہ خود سے ہمکلام ہوا۔ پانی کی بوتل کو ہوا میں اچھالتے ہوئے اسکی نظر سامنے اٹھی تو جھکنا بھول گئی وہ پھٹی کی پھٹی آنکھوں سے سامنے دیکھ رہا تھا جہاں حویلی کا نام ونشان نہ تھا وہ دوبارہ جنگل میں کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ؟"

اسد نے گھبرا کر کہا اور واپس گاڑی میں بیٹھ کر سامنے دیکھا شیشے کے اس پار جہاں حویلی کا منظر تھا۔اور پھر گاڑی سے باہر نکل کر دیکھا تو وہ جنگل میں کھڑا تھا۔اس نے

یہ عمل چار سے پانچ بار دہرایا اور ہر بار گاڑی سے اسے سامنے حویلی نظر آتی اور باہر نکل کر وہ خود کو جنگل کے عین وسط میں کھڑا پاتا۔

وہ اب مکمل ہوش میں آچکا تھا، اور اپنے ساتھ ہونے والے اس عجیب عمل سے بری طرح خوف محسوس کر رہا تھا۔

*******

عمران صبح اٹھا تو اس کا ذہن حویلی میں ہونے والی پارٹی کے کاموں میں الجھا ہوا تھا۔

وہ تیزی سے برش کر کے نہایا اور اب اپنے کمرے میں پڑے چھوٹے سے آئینے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا۔

تیار ہو کر تیزی سے وہ گھر کے بیرونی دروازے کی جانب لپکا مبادا وہ حویلی سے لیٹ ہو جائے اور صاحب لوگوں کی ڈانٹ کھانی پڑے۔

عمران اک غریب گھرانے سے تعلق رکھتا تھا اس لئے اس کے ابا چاہ کر بھی اسے پڑھا لکھا نہ سکے اور اس کی چھوٹی بہن کی پیدائش کے بعد جب ذمہ داری بڑھی تو اس کے ابا جو دل کے مریض تھے اور زیادہ دیر تپتی دھوپ میں کھڑے ہو کر مزدوری نہیں کر سکتے تھے اسے حویلی میں ملازم کے طور پر گاؤں کے سرپنچ شمشیر علی کی خدمت میں چھوڑ آئے۔

حویلی بھیجتے ہوئے اسے اس کے ابا نے اک بات سمجھائی تھی جس پر وہ آج تک عمل کر رہا تھا۔

اور یہ تھی کہ.....

"بیٹا ہم غریب لوگ ہیں۔ میں بیمار رہتا ہوں اور میری زندگی کا کچھ پتا نہیں کب سانس رک جائے۔ میرے بعد تم ہی اس گھر کے سربراہ ہو۔ تمہیں ہی اپنے چھوٹے بہن بھائی, ماں اور دادی کا سہارا بننا ہے۔

اس لئے ہمیشہ محنت سے کام کرنااور کوشش کرنا کہ کبھی یہ صاحب لوگ تم سے خفا نہ ہوں, کیونکہ جہاں یہ بڑے لوگ ناراض ہوئے وہیں ہمارے گھر کا راشن پانی بند ہو جائے گا۔اس لئے ہمیشہ ان کی ہاں میں ہاں ملاتے رہنا, تاکہ ہمارے گھر کا چولہا کبھی ٹھنڈا نہ پڑے۔"

اور اپنے ابا کی اسی بات کو عمران نے اچھی طرح ذہن نشین کر لیا تھا۔اور بچپن سے جوانی تک اسی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے ان کے ہر جائز و ناجائز کام بنا چوں چراں کئے کر دیا کرتا تھا۔اور ہمیشہ صاحب لوگوں کو خوش کرنے کے لئے "عمران کی تو جان بھی آپ پر قربان" کہا کرتا تھا۔

"عمران اوہ عمران بیٹا کدھر جا رہا ہے اتنی صبح؟"اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھول کر گھر سے باہر نکلتا پیچھے سے اس کی دادی کی آواز اس کے کان میں پڑی۔

"جی دادی میں حویلی جا رہا ہوں۔"دادی کی آواز پر عمران نے مڑ کر سرسری سا جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"ادھر آمیری بات سن ذرا۔" دادی نے کہا۔

"جی دادی۔" وہ تیزی سے چلتا ہوا ان کے پاس آیا تاکہ ان کی بات سن کے جلد سے جلد حویلی کا رخ کرے۔

"بیٹا تجھے پتا ہے نہ شہر سے کچھ مہمان آئے ہیں۔" دادی نے مسکرا پوچھا۔

"تو؟ میں نے کل جلدی آکر کچن میں سارا راشن ڈال تو دیا تھا۔" عمران نے جلدی میں کہا۔

"بدھو میں راشن کی بات نہیں کر رہی۔"

"تو؟" عمران نے ناسمجھی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا وہ میرے بچپن کی سہیلی ہے۔ ہم نے بچپن اور جوانی کا اک لمبا سفر اک ساتھ طے کیا تھا۔ پھر اس کی اچھی قسمت کے اس کے لئے اک بڑے گھر کا رشتہ آیا اور وہ

بیاہ کر اپنے گھر چلی گئی اور میرے لئے ساتھ والے گاؤں سے تیرے دادا کا رشتہ آیا اور میں بیاہ کر اس کچے مکان میں آ گئی۔

وقت نے ہمیں بہت سال اک دوسرے سے الگ رکھا پر کچھ دن پہلے جب میں اپنے گاؤں گئی تو وہاں اک جاننے والے سے مجھے زہرہ کے گھر کا نمبر ملا اور میں نے گھر آ کر پہلی فرصت میں اسے فون کیا تو پتا چلا قسمت نے بھری جوانی میں اس بیچاری کو پہلے بیوگی پھر بڑھاپے میں جوان بچوں کی موت کا تحفہ دیا۔ جس نے اسے توڑ کر رکھ دیا۔ پر اپنی ننھی نواسی اور پوتیوں کے لئے اس نے ہمت متجمع کی اور ان کی پرورش کی کٹھن ذمہ داری نبھائی۔

اب اس کی نواسی جوان ہے اور پڑھی لکھی بھی, اس لئے میں نے پہلی فرصت میں اس سے تمہارے لئے اس کی نواسی کا ہاتھ مانگ لیا اور وہ سادہ دل عورت یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم ان پڑھ ہو اپنی نواسی کا رشتہ تم سے کرنے پر راضی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

اب وہ اسی سلسلے میں کل سے ہمارے گھر آئے ہوئے اور تم ہو کہ انہیں وقت ہی نہیں دے رہے۔میں چاہتی ہوں کہ تم پہلے زہرہ سے ملو پھر اس کی پوتیوں اور اپنی ہونے والی چاند سی دلہن کو گاؤں گھمانے کے لئے لے کر جاؤ۔"

"پر دادی میں حویلی....."

"پر ور کچھ نہیں اور حویلی تو تم روز ہی جاتے ہو اک دن نہ بھی گئے تو کونسا قیامت آجائے گی۔اب جلدی جاؤ میرے کمرے میں اپنی ہونے والی دادی ساس سے ملو اور بچیوں کو گاؤں گھمانے لے کے جاؤ جلدی..."

عمران کی بات منہ میں رہ گئی اور دادی کے حکم پر ناچار اسے ان کے کمرے میں جانا پڑا۔

www.novelsclubb.com

*********

عمران زہرہ بیگم سے مل کر ڈھیر ساری دعائیں لیتا تینوں لڑکیوں زخرف,لائبہ,اور روحین کو لے گاؤں گھمانے نکلا عشاء اور ابراہیم بھی اس کے ساتھ تھے۔

"جی تو کہاں جانا ہے؟"عمران نے اکتائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"بھابھی کیا دیکھیں گی سب سے پہلے بتایئے؟آپ کے ہونے والے وہ پوچھ رہے ہیں"عشاء نے شرارت بھرا لہجہ اپنایا تو روحین نے شرما کر نظریں جھکا لیں اور باقی سب اپنی اپنی ہنسی دبانے کی سعی کرنے لگے۔

جبکہ عمران کا دماغ صرف اور صرف اسد کی پارٹی میں اٹکا تھا۔روزی کمانے کے چکر میں وہ انسان ہر جذبات سے عاری ہو چکا تھا۔

اس وقت بھی اس کے دل میں صرف اور صرف صاحب لوگوں کی ناراضگی کا ڈر چل رہا تھا۔اسے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ اتنی پیاری نازک سی مورت اور جذبات لئے اک لڑکی بنا اس کے بارے میں کچھ جانے اپنے ہونے والے اس جیون ساتھی کو اپنی زندگی میں جگہ دینے کو تیار ہے۔اسے تو صرف

صاحب لوگوں کا ڈر تھا کیونکہ وہ شاید بچپن ہی سے ذہنی طور پر خود کو ان کا غلام مان چکا تھا, اور شاید کبھی چاہ کر بھی اسے اس ذہنی غلامی سے نجات نہیں مل سکتی تھی۔ کیونکہ کچی عمر میں جو باتیں ذہن نشین کروادی جاتیں ہیں وہ کبھی دماغ سے نہیں نکلتیں۔اور اس کے باپ نے تو بہت چھوٹی عمر میں ہی اسے سمجھا دیا تھا کہ غریب کی زندگی میں دو وقت کی ملنے والی روٹی سے بڑھ کر کوئی خوشی ہو ہی نہیں سکتی, شاید اسی لئے اس نے ان دو روٹیوں کے حصول کو ہی اپنی ہر خوشی مان لیا تھا۔اسی لئے اب اس کا دماغ صرف روزی روٹی کے پیچھے ہی بھاگتا تھا۔اسی لئے اب اسے محبت, پیار, اور شادی جیسی باتوں سے کوئی سروکار نہ تھا۔اس کی زندگی کا مقصد بس دو وقت کی روٹی ہی تھا جس کے لئے صاحب لوگوں کی جی حضوری بہت ضروری تھی۔اور اب بھی اس کے دماغ میں یہی سوچ چل رہی تھی کہ کیسے اس مصیبت سے جان چھڑائے اور حویلی چلا جائے۔

www.novelsclubb.com

"چلیں میں ہی بتا دیتی ہوں, ہمممم 🤔 ہم سب آم کے باغ میں چلتے ہیں۔"عشاء نے روحین کی جھکی نظریں اور اپنے بھائی کا لاپرواانداز دیکھ کر خود ہی بات آگے بڑھائی۔"ہاں ہاں میں نے دیکھنا ہے آم کا باغ۔" 😍 زخرف پرجوش انداز میں بولی۔اور سب آم کے باغ کی جانب چل دیے۔

آم کے باغ میں داخل ہو کر سب لڑکیاں اٹکھیلیاں کرنے لگیں جبکہ روحین اور عشاء سے چھوٹا ابراہیم اک درخت کے نیچے بیٹھ کر اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے لگے۔

روحین وقفے وقفے سے اک چور نگاہ اپنے ہونے والے جیون ساتھی پر ڈالتی جو دنیا و مافیہا سے بے خبر جانے کن سوچوں میں غرق باغ کے بیرونی دروازے کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"عجیب انسان ہیں یہ, جب سے ملاقات ہوئی ہے بات کرنا تو دور, میری طرف اک بار بھی نہیں دیکھا اور دکھنے میں بھی بے زار سے لگتے ہیں۔ 🤔 شاید میں ان کو پسند نہیں آئی۔" 😕

روحین یونہی افسردہ سی بیٹھی عمران کو دیکھ رہی تھی جب ابراہیم نے بول کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔

"ارے آپی کیا ہوا؟ کیا سوچ رہیں ہیں؟ کہیں بھائی کی خاموشی سے پریشان تو نہیں؟ اگر ایسا ہے تو میرا مشورہ ہے کہ اداس مت ہوں۔

کیونکہ وہ آپ کی وجہ سے نہیں بلکہ ویسے ہی بچپن سے خاموش طبع ہیں۔

بھائی پر بہت چھوٹی عمر میں ذمہ داریوں کا بوجھ پڑ گیا تھا۔

ابا کی بیماری, پھر ان کی موت۔ پھر ابا کی وفات کے چھے ماہ بعد اماں کی اچانک موت نے انہیں ان کی عمر سے کہیں زیادہ بڑا بنا دیا۔ تب سے لے کر آج تک میرے بھائی کی زندگی بس ہمارے لئے دو وقت کی روٹی کمانے کی فکر میں کٹ رہی ہے۔

آپ اداس مت ہوں کیونکہ دادی کا ماننا ہے کہ شادی کے بعد بھائی اس خول سے باہر نکل آئیں گے جس میں انہوں نے خود اماں ابا کی موت کے بعد بند کر رکھا ہے۔"

"پتا ہے نانی کیا کہتی ہیں, نانی کہتی ہیں میں بہت حساس ہوں اور ہمیشہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر پریشان ہو جاتی ہوں۔"

شاید آپ ٹھیک ہی کہہ رہے ہیں میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہوں۔"

"مطلب اب تو آپ پریشان نہیں ہوں گی نا؟"

"نہیں ہوں گی پریشان۔"

www.novelsclubb.com

"پکا؟"

"ہاں پکا۔" روحین نے مسکرا کر کہا۔

چلیں پھر اسی خوشی میں ہم بھی آم توڑ کر کھاتے ہیں۔ابراہیم نے مسکرا کر کہا تو دونوں ادھر ادھر کی باتیں کرتے زخرف,لائبہ اور عشاء کی جانب چل دیے

---

عشاءاور زخرف اک درخت پر بیٹھیں مزے سے آم توڑ کر کھانے میں مصروف تھیں,لائبہ جسے درخت پر چڑھنا ہی نہیں آتا تھا,اچھل اچھل کر درخت پر چڑھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی, جبھی اسے محسوس ہوا کہ کوئی انجانی طاقت اسے اپنی جانب کھینچ رہی ہے اور وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس کی جانب کھینچی چلی جا رہی ہے۔

لائبہ چلتے چلتے آم کے باغ سے باہر نکلی اور کسی ایسی کٹھ پتلی کی طرح چلنے لگی جس کے دھاگے کسی فنکار کے ہاتھ میں ہوں اور وہ اسے اپنی مرضی سے حرکت دے رہا ہو۔

وہ بنا پلکیں جھپکائے سیدھی چلتی رہی اور نہر کے پاس واقع پیپل کے درخت کے پاس آکر رک گئی۔

*******

"ابراہیم میں حویلی جارہاہوں تم سب کو گھر لے جانا۔"ابراہیم اور روحین زخرف اور عشاء کی شرارتوں پر مسکرارہے تھے جب عمران نے ابراہیم کو مخاطب کیا۔

"بھائی ابھی تو ہمیں یہاں آئے آدھا گھنٹہ بھی نہیں ہوااور آپ جارہے ہیں؟"ابراہیم نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ابراہیم مجھے پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے اب مزید وقت ضائع کیا تو صاحب لوگ ناراض ہوں گے ویسے بھی مجھے بہت کام ہے آج حویلی میں,اسی لئے جارہاہوں تم لے جاناسب کو گھر اللہ حافظ۔"

اپنی بات مکمل کرتے عمران کو اس بات کا ذرا سا بھی احساس نہیں ہوا کہ پاس کھڑی روحین کو"وقت ضائع"کا لفظ کس قدر ہرٹ کر گیا تھا,پھر بھی اس باصبر لڑکی نے کسی پر اپنے دل کا حال ظاہر نہ ہونے دیا۔اور چپ چاپ اپنے ہونے والے جیون ساتھی کی لاپرواہی اور تیر کی طرح لگنے والے الفاظ برداشت کر گئی۔

آپی آپ دل پر مت لینا پلیز, ابھی میں نے آپ کو بتایا نہ بس وہی بات ہے انشاءاللہ شادی کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا۔بس آپ ہی آکر ان کو سدھارنا, ویسے بھی میں نے سنا ہے کہ شادی کے بعد ہر کوئی تیر کی طرح سیدھا ہو جاتا ہے پھر بھائی کیا چیز ہیں۔ 😂

ماحول کو ہلکا پھلکا کرنے کے لئے ابراہیم نے بات کو مزاح کی جانب موڑ دیا اور نہ چاہتے ہوئے بھی روحین اس کی بات پر کھلکھلا کر ہنس دی۔

*******

"افف یہ پری چہرہ, یہ آنکھیں, یہ آسمان پر چھائی کالی گھٹاؤں سے کھلے بال ابھی تک میرے کیوں نہیں مٹھو؟"اسد نے اپنے ملازم مٹھو کے موبائل پر آم کے باغ میں بنی روحین کی ویڈیو دیکھ کر کہا۔

جب سے اسد نے عمران کے گھر روحین کو دیکھا تھا اس کے دل و دماغ پر جیسے وہ چھا سی گئی تھی۔

اس لئے اس نے مٹھو کو ساری معلومات اکٹھی کرنے پر لگا دیا تھا۔اور اسد کے کہنے پر ہی مٹھو عمران کے گھر پر نظر رکھنے لگا اور جب سب گھر والے آم کے باغ میں گئے تو ان کا پیچھا کر کے روحین کی ویڈیو بنا لایا, جسے دیکھ اسد جیسے اوباش امیر زادے کی مزید رال ٹپکنے لگی۔

عیاشی تو پہلے بھی ان امیر زادوں کا شیوہ رہی تھی پر اس بار تو اسد کے لئے صبر کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

"مٹھوا گر تُو میرا یہ کام کر دے نہ تو تجھے منہ مانگا انعام دوں گا۔"اسد اچھی طرح جانتا تھا کہ مٹھوا ک لالچی انسان ہے اور تھوڑی سی لالچ دینے پر ہی اس کا کام کر دے گا۔

www.novelsclubb.com

اور ایسا ہی ہوا تھا انعام کا سن کر لالچی مٹھو فوراً ہی اس کا کام کرنے پر آمادہ ہو گیا۔

صاحب بہت آسان ہے یہ سب کرنا اگر آپ حکم کریں تو میں مشورہ دوں۔

ہاں بولو مٹھو جلدی بولو, میں سننے کے لئے بے قرار ہوں۔

تو سنیں صاحب کرنا یہ ہے کہ.....

********

"ابراہیم ویسے ہمیں یہاں آئے بہت وقت ہو گیا اب ہمیں گھر چلنا چاہیے۔" روحین کو کافی دیر باغ میں بیٹھنے کے بعد احساس ہوا کہ اس کی نانی تو اپنی لاڈلی نواسی اور پوتیوں کے بغیر ناشتہ بھی نہیں کرتیں اور اب تو شاید گیارہ بجنے والے تھے۔

"جی آپی چلتے ہیں پہلے ان آم چوروں کو تو لے لیں۔" ابراہیم کا اشارہ زخرف, لائبہ اور عشاء کی جانب تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاہاہاہاں چلو ان کو بلاتے ہیں۔ شاید وہ اگلی سائیڈ پر درخت پر بیٹھیں تھیں, آؤ وہیں دیکھتے ہیں, وہیں ہوں گی تینوں۔" مسکراتی ہوئی روحین ابراہیم کو لے کر آگے بڑھ

گئی جہاں سے ان تینوں لڑکیوں کو لے کر جلد از جلد گھر کی طرف نکلنا ضروری تھا۔ تاکہ اس کی نانی ناشتہ کر کے وقت پر اپنی بلڈ پریشر کی دوا لے سکیں۔

*******

عجیب مصیبت ہے یار, جانے کہاں سے اچانک ٹپک پڑیں یہ دادی کی بچپن کی سہیلی اوران کی پٹر پٹر بولنے والی سر درد قسم کی پوتیاں, یہاں تک بھی برداشت کر سکتا تھامیں, پر اب اچانک سے دادی کو میری شادی کی کیوں جلدی پڑ گئی۔

میں نے ہزار بار دادی سے بولا ہے کہ شادی وادی میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں, پر دادی بھی اپنے نام کی ایک ہی ہیں جو میری رضامندی لئے بنا ہی میری شادی کروانے پر تلی ہوئی ہیں۔

www.novelsclubb.com

دادی کو کوئی بیسیوں بار بتا چکا ہوں کہ عشاء کی شادی اور ابراہیم کی پڑھائی پوری کروا کے اسے بڑا آدمی بنانا ہی میری زندگی کا مقصد ہے۔ پر جانے کیوں دادی میری بات کو سمجھنے کی بجائے میری شادی کروانے پر بضد ہیں۔

پر میں بھی عمران ہوں, ضد کا پکا اور اڑیل, میں بھی دیکھتا ہوں کیسے یہ لڑکی یہاں ٹک پاتی ہے۔آج کے آج ہی اس کا حل ڈھونڈ نکالوں گا اور اس روحین نام کی بلا سے جان چھڑالوں گا۔

*****

"نانی جان کیا ہوا؟آپ رو کیوں رہی ہیں؟"گھر میں داخل ہوتے ہی اپنی نانی کو روتا دیکھ کر روحین کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

روحین اور ابراہیم جب اس درخت کے قریب پہنچے جس پر چڑھ کے لڑکیاں آم کھانے میں مصروف تھیں, تو وہاں لائبہ کو نہ پا کر روحین کو حیرانی ہوئی, کیونکہ اسے تو یہی لگ رہا تھا کہ تینوں لڑکیاں اک ساتھ ہیں۔

www.novelsclubb.com

پھر زخرف اور عشاء سے پوچھنے پر پتا چلا کہ لائبہ درخت پر چڑھنے کی کوشش تو کر رہی تھی پر کامیاب نہیں ہو پائی۔

اس کے بعد وہ دونوں تو آم کھانے میں مگن ہو گئیں اور جانے کب لائبہ وہاں سے کہیں چلی گئی۔

دونوں لڑکیوں کی پوری بات سن کر روحین کو یہی لگا کہ شاید لائبہ یہیں کہیں باغ میں ہی ہو گی, مگر جب پورا باغ چھان مارنے کے بعد بھی لائبہ کہیں نہیں ملی تو سب کو اس کی فکر ہونے لگی۔

سبھی نے باغ سے لے کر گھر تک کا راستہ چھان مارا پر لائبہ کا کہیں کوئی سراغ نہ ملا۔

اسی پریشانی کے عالم میں جب سب گھر پہنچے تو سامنے زہرہ بیگم کو روتے دیکھ کر روحین کی پریشانی میں اضافہ ہوا, کیونکہ اس نے بچپن سے لے کر جوانی تک اپنی باہمت نانی کی آنکھوں میں کبھی آنسو نہیں دیکھے تھے۔ پھر آج اچانک ان کو یوں روتے دیکھ کر روحین کو گھبراہٹ کا احساس ہونے لگا۔

پہلے ہی وہ لائبہ کے یوں اچانک غائب ہونے سے پریشان تھی, اور اب یہ زہرہ بیگم کا رونا.....

"کیا ہوا نانی؟ آپ رو کیوں رہی ہیں؟" روحین نے زہرہ بیگم کے کندھوں کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر ان کا رخ اپنی جانب موڑتے ہوئے پوچھا۔

روحی دیکھو نہ میری لائبہ کو جانے کیا ہو گیا ہے, کچھ لوگ اٹھا کر لائے ہیں اسے نہر کے کنارے بے ہوش پڑی تھی, تب سے آنکھیں ہی نہیں کھول رہی۔

یہ تو تم سب کے ساتھ آم کے باغ میں گئی گئی تھی نہ؟ پھر یہ اکیلی نہر کنارے کیسے پہنچی؟ زہرہ بیگم نے اچانک یاد آنے پر سوال کیا۔

"نانی یہ ہمارے ساتھ ہی تھی پر پتا نہیں کب کیسے اور کیوں یہ وہاں سے نہر کی جانب چلی گئی ہم خود اس گتھی کو سلجھانے میں لگے ہیں۔" روحین کا لہجہ پریشانی لئے ہوئے تھا۔

www.novelsclubb.com

"خیر جو بھی ہے فی الحال ہمیں اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنی چاہیے۔اور نانی پلیز آپ کو میری قسم رونا بند کیجئے۔انشاءاللہ یہ تھوڑی ہی دیر میں ہوش میں آ

جائے گی۔"روحین زہرہ بیگم کو تسلی دیتی بڑے سے صحن کے تخت پر چت لیٹی لائبہ کی جانب بڑھی جو دنیا جہان سے بے خبر آنکھیں موندے پڑی تھی۔

"لائبہ میری جان آنکھیں کھولو لائبہ لائبہ...."روحین لائبہ کی پسینے سے تر ہتھیلی پر اپنی ہتھیلی مسلتے ہوئے لگاتار اسے آوازیں دے رہی تھی۔

"لائبہ اٹھو نہ یار رر, تم جانتی ہو نہ تم سے جھگڑا نہ ہو تو میرا وقت نہیں گزرتا... پلیز اٹھو نہ۔"کافی دیر بعد بھی جب لائبہ کو ہوش نہ آیا تو زخرف نے روتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

*******

بڑی دیر کر دی تم نے... مہرباں آتے آتے..

"ارے بھئی مٹھو پھول برساؤ ہمارا پیارا عمران آیا ہے۔"اسد کا انداز عمران پر جیسے طنز کے تیر برسا رہا تھا یا شاید عمران کو ہی ایسا محسوس ہو رہا تھا۔

"صاحب جی معاف کر دیں, میں جان بوجھ کر لیٹ نہیں ہوا بس اک مجبوری آ گئی تھی بس اسی لئے لیٹ ہوا۔"

"ارے میرے یار کس نے کہہ دیا تم سے کہ میں تم سے خفا ہوں؟ارے تم تو بچپن سے ہمارے ساتھ ہو اب تو بھائیوں کی طرح کا رشتہ بن گیا ہے۔آؤ بیٹھو نہ تھوڑی گپ شپ ہو جائے۔"

"صاحب جی معاف کر دیں۔میں اپنی غلطی مانتا ہوں کہ مجھے آنے میں دیری ہو گئی, پر میرا یقین کریں میں اتنے وقت میں ہی آپ کی آج شام کی پارٹی کے اتنے اعلی انتظامات کروا دوں گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔

بس مجھ سے خفا مت ہوں صاحب معاف کر دیں۔"اسد کا لہجہ عمران کو مزید خوفزدہ کر رہا تھا تبھی اس نے منت آمیز لہجے میں اسد سے درخواست کی۔

"ارے یار....اچھا ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو۔"

جی صاحب جی آیا۔"عمران چلتا ہوا اسد کے پاس آیا اور جس صوفے پر اسد براجمان تھا وہیں کارپٹ پر اس کے قدموں میں سر جھکا کر بیٹھ گیا۔

"ارے ارے نیچے نہیں میرے ساتھ ادھر بیٹھو۔"اسد اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"ج ج جی صاحب آپ کے برابر؟ گستاخی معاف صاحب پر میری کمیں کمین کی اتنی اوقات نہیں کہ آپ کی برابری کروں۔"عمران نے ہاتھ جوڑ کے کہا۔

"عمران... تمہیں میں کہہ رہا ہوں کہ میرے ساتھ بیٹھو یہ میرا حکم ہے۔"اب کی بار اسد کا لہجہ تحمکانہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"ج جی صاحب جی۔"اس بار عمران ڈرتے ڈرتے اسد کے برابر صوفے پر بیٹھ گیا۔

ہمم تو عمران گھر میں سب ٹھیک ٹھاک ہیں نہ؟ راشن پانی برابر پہنچ رہا ہے نہ تمہارے گھر پے؟ چھوٹے بھائی کی پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟ اور دادی کی طبیعت اب کیسی رہتی ہے؟ اور ہاں چھوٹی بہن کا جہیز بن گیا یا کوئی کمی ہے؟ اگر ہے تو بتاؤ۔"

"نہیں صاحب جی جب تک آپ کا ہاتھ ہے ہم غریبوں کے سروں پر کسی چیز کی کمی کیسے ہو سکتی ہے۔ گھر میں راشن پانی کی کوئی کمی نہیں۔ دادی کو دوائیں بھی وقت پر ملتی ہیں۔ چھوٹے بھائی کی پڑھائی بھی اچھے سے چل رہی ہے بس اب اسے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے شہر بھیجنا باقی ہے۔ چھوٹی کے جہیز کی تیاری ابھی شروع نہیں کی صاحب جی تنخواہ تو ساری گھر کے راشن پانی اور دادی کی دواؤں پر لگ جاتی ہے, پر کوئی بات نہیں صاحب جی اس کا حل بھی سوچ رکھا ہے میں نے, اب ہر مہینے کی تنخواہ سے کچھ پیسے بچایا کروں گا پھر امید ہے جلد ہی چھوٹی کے جہیز اور بھائی کی اعلیٰ تعلیم کے لئے پیسوں کا انتظام ہو ہی جائے گا۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا...اگر میں کہوں کہ تمہیں اب بھائی کی تعلیم اور چھوٹی کے جہیز کے لئے ماہانہ تنخواہ میں سے بچت کرنے کی ضرورت نہیں,

بلکہ یہیں بیٹھے بیٹھے اگر تمہیں چھوٹی کے جہیز کی رقم مل جائے اور بھائی کی اعلیٰ تعلیم کے لئے شہر کی بجائے بیرونِ ملک کا موقع مل جائے تو کیا کہو گے؟"

"جی...😱😍😍 صاحب جی کیا ایسا ممکن ہے؟" عمران کا لہجہ حیرانگی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لئے ہوئے تھا۔

ہاں ممکن تو ہے, اور میں ابھی اسی وقت "تمہارے لئے یہ سب کرتو دوں پر....."

"پر کیا صاحب جی؟" عمران گھبرا گیا۔

پر بدلے میں مجھے کیا ملے گا؟ شیطانی مسکان اسد کے لبوں کو چھو کر گزری...

"ارے صاحب جی یہ کیسی بات کر دی آپ نے؟ 😟 میں تو ویسے بھی ہمیشہ اک ہی بات کہتا ہوں کہ عمران کی تو جان بھی آپ پر قربان...

آپ مانگ کر تو دیکھیں ابھی جان بھی آپ کے قدموں میں نچھاور نہ کر دوں تو کہیے گا۔

مجھے تمہاری جان نہیں چاہیے عمران... مجھے تو بس یہ چاہیے۔"اسد نے مٹھو کے موبائل پر بنی ویڈیو میں سے روحین کی پک پر پاز کیا اور عمران کی آنکھوں کے سامنے موبائل کی سکرین کا رخ موڑ دیا۔

*******

وہ صحرا میں ننگے پاؤں تپتی ریت پر دوڑتی چلی جا رہی تھی۔

اس کے پیچھے اک چمگادڑ نما پرندہ تیزی سے اڑتا ہوا آ رہا تھا۔

وہ لگاتار بھاگ بھاگ کر بری طرح تھک چکی تھی۔

اس کی ٹانگیں اب مزید بھاگنے سے انکاری تھیں۔

www.novelsclubb.com

وہ تھک کر وہیں ریت پر ڈھیر ہو گئی تھی جبھی اس خون رنگ آنکھوں والے چمگاڈر نما پرندے نے اس کی آنکھوں پر پے در پے وار کر کے اسے بری طرح زخمی کر ڈالا۔

وہ اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے بری طرح چلا رہی جب اچانک تیز ہوا کے جھونکے کے بعد تیز بارش شروع ہو گئی اور اس کی آنکھوں کی تکلیف پل بھر میں ٹھیک ہو گئی۔ اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

آنکھیں کھولتے ہی اس کے ارد گرد سارا ماحول تبدیل ہو گیا صحرا کی جگہ وہ اک چھوٹے سے تخت پر بیٹھی تھی جہاں اب چمگادڑ کا دور دور تک نام و نشان تک نہ تھا۔

"لائبہ کو ہوش آ گیا دادی جلدی آئیں۔" لائبہ کو تخت پر اٹھ کر بیٹھتے دیکھ کر زخرف نے اپنی دادی کو پکارا۔

پل بھر میں سب گھر والے لائبہ کے ارد گرد جمع ہو گئے۔اور اب سب اس کے یوں اچانک آم کے باغ سے غائب ہونے کی وجہ پوچھ رہے تھے اور وہ غائب دماغی سے سب کو تکے جا رہی تھی۔

"وہ چمگاڈر کہاں گئی؟میری آنکھیں تو زخمی تھیں نہ!! یہ ٹھیک کیسے ہو گئیں؟اور میں تو صحرا میں تھی گھر میں کیسے آئی؟"لائبہ نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ پھیر کر ارد گرد دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"لگتا ہے اس نے کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا ہے۔"پلیز اس سے کوئی سوال مت کریں مجھے لگتا ہے اسے آرام کی ضرورت ہے۔لائبہ چلو میرے ساتھ کمرے میں۔"روحین نے محبت سے لائبہ کے بال سنوار کر کہا اور اسکے کندھے کو تھام کے اسے کمرے میں لے گئی۔

"یہ لو جوس پیو۔"روحین نے زخرف سے کہہ کر فریش جوس منگوا کر لائبہ کو پلایا اور آرام کی تلقین کرتی اسے لیٹا کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

"تو کیا یہ خواب تھا؟ 🤔 اتنا بھیانک خواب تو میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ میں صحن میں تخت پر کیسے پہنچی؟ میں سوئی کب تھی؟" لائبہ نے ذہن پر زور ڈالا تو اسے یاد آیا کہ آخری بار وہ سب گھر والوں کے ساتھ آم کے باغ میں گئی تھی۔ اس کے بعد کیا ہوا اسے کچھ یاد نہیں تھا۔

اپنے ساتھ پیش آنے والے اس سارے واقعے کے بارے میں سوچتے سوچتے جب اس کے ذہن میں وہ بھیانک خواب آیا تو وہ لرز کر رہ گئی۔

"وہ چمگادڑ نما پرندہ کس قدر خوفناک تھا۔ 😨 اگر وہ سچ مچ میرے سامنے آجائے تو میں تو خوف سے مر ہی جاؤں۔ نہیں میں نے اس کے بارے میں اب کچھ نہیں سوچنا بس۔" لائبہ نے خود کو سمجھا کر جیسے ہی آرام کی نیت سے آنکھیں بند کیں اک بار پھر وہیں صحرا کا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آگیا اور لائبہ نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں۔

*******

www.novelsclubb.com

"سنیے..."روحین گھر کے باہر لگے بیری کے درخت پر لگا جھولا جھول رہی تھی جب عمران کی آواز پر وہ تھوڑا سا مڑی۔

"ج جی آپ یہاں خیریت؟"آج روحین کو گاؤں آئے تیسرا دن تھا اور اس دوران اک بار بھی عمران نے اسے مخاطب کرنا تو دور دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا, پھر یہ اچانک تنہائی میں مخاطب کرنا روحین کو گھبرانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"جی خیریت ہی ہے۔وہ دراصل آج ہمارے صاحب کی حویلی میں اک تقریب ہے تو وہاں مجھے یہ کچھ جوس کے ٹن پہنچانے تھے,پر کیا ہے نہ کہ میں اکیلا تو لے کر جا نہیں سکتا اور ابراہیم بھی اچانک کسی دوست کے ہاں چلا گیا تو مجھے مدد کے لئے کوئی اور نظر نہیں آیا تو میں آپ کے پاس چلا آیا۔اگر آپ کو برا نہ لگے تو میرے ساتھ یہ تھوڑا سا سامان اٹھوا کر حویلی تک پہنچانے میں مدد کر دیں۔"بات کرتے ہوئے عمران کے چہرے پر ایسی معصومت چھلک رہی تھی کہ روحین جیسی سیدھی سادھی معصوم سی لڑکی کو اس کے اندر چھپا شیطان دکھائی ہی نہ دیا۔

www.novelsclubb.com

"جی ضرور یہ کونسا بڑا کام ہے میں چلتی ہوں آپ کے ساتھ یہ سامان لے کر پر....."

"پر کیا؟" عمران کے چہرے کا رنگ بدلا۔

"میں نانی جان کو بتائے بغیر کبھی بھی کہیں نہیں جاتی اس لئے ایسا کرتی ہوں پہلے ان کو بتا کر آتی ہوں پھر چلتے ہیں۔"

"ارے نہیں نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں دراصل میں ابھی اندر سے ان کی اور دادی کی اجازت لے کر ہی آیا ہوں, اسی لئے آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں۔" عمران نے کمال چلاکی سے بات کو سنبھالا شاید اسی لئے روحین کو رتی برابر بھی شک نہیں ہوا۔ اور ویسے بھی وہ معصوم سی لڑکی اسے اپنے مستقبل کے جیون ساتھی اور اک سیدھے سادھے انسان کے روپ میں دیکھتی تھی اس لئے شک کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

پر وہ بیچاری کہاں جانتی تھی کہ وہ اس انسان نما لومڑی کی بات مان کر اپنی عزت اور زندگی کا سودا کرنے جا رہی ہے۔

"ٹھیک ہے چلیے پھر..." روحین نے دھیمی سی مسکان کے ساتھ اس کے ہاتھ سے جوس کے کچھ ٹن پکڑے اور اسی کے ساتھ حویلی کی جانب چل پڑی اس بات سے انجان کہ یہ اس کی زندگی کی آخری شام ہے۔

*******

بگڑے رئیس زادوں کی نائٹ پارٹی میں بجتے بے ہنگم میوزک پر سب نشے میں دھت ہو کر واہیات انداز میں جھوم رہے تھے۔

تبھی اسد کو اس کے ملازم مٹھو نے عمران اور اسی لڑکی کے حویلی میں داخل ہونے کی اطلاع دی۔

"سنو عمران سے بولو اسے کسی بہانے سے حویلی کے پچھلے راستے سے گھما کر گاؤں کے پرانے کھنڈر میں لے جائے۔"اسد نے کہا۔

"پر صاحب پچھلے راستے سے کیوں؟"مٹھو نے سوال کیا۔

"بے وقوف پچھلے راستے سے اس لئے تاکہ اس لڑکی کو شک نہ ہو۔"

"جی جی بہتر صاحب جی میں ابھی کہتا ہوں عمران سے۔"اسد کے غصے سے گھبرا مٹھو کو وہاں سے نکلنا ہی ٹھیک لگا۔

"ہائے رے کب آئے گی وہ قاتل حسینہ؟اور کب دل کی پیاس بجھے گی؟"اسد کے چہرے پر اک کمینی سی مسکان ابھری اور گہری ہوتی چلی گئی...

www.novelsclubb.com

*******

"سنو عمران تم جوس لے آئے؟ چلو اچھی بات ہے آؤ انہیں حویلی کے پچھلی طرف رکھ دو وہیں کھانا بھی تیار ہو رہا ہے اور جوس بھی وہیں سے مہمانوں کو پیش کئے جائیں گے۔" مٹھو نے کمال ہوشیاری سے عمران کو اپنی بات سمجھائی۔

"ٹھیک ہے ہم وہیں رکھ دیتے ہیں۔ آیئے روحین میرے ساتھ..." کہتا عمران روحین کو لے کر حویلی کی پچھلی طرف سے گاؤں کی کھنڈر نما جگہ پر لے آیا جہاں گاؤں کے لوگ نہ ہونے کے برابر جاتے تھے۔

"یہ کیسی جگہ ہے؟ کتنا اندھیرا ہے یہاں؟ آپ کا دوست تو کہہ رہا تھا یہاں کھانا بن رہا ہے پر یہاں تو کچھ بھی نہیں۔"

"ارے کھانا یہیں بن کر آنا ہے۔ دراصل صاحب جی نے شہر سے بنا بنایا کھانا منگوایا ہے نہ!!

تو کھانا یہیں لا کر رکھا جائے گا۔اور یہیں سے مہمانوں کے لئے نکالا جائے گا۔"

روحین کی گھبراہٹ دیکھ کر عمران نے اک بار پھر بڑی چالاکی سے بات کو سنبھال لیااور اک بار پھر اس معصوم لڑکی کو شک تک نہ ہوا۔

"چلیں آپ یہاں بیٹھیے میں تھوڑا آگے جا کر دیکھ لوں کہ شہر سے آنے والا کھانا یہاں پہنچا کہ نہیں..."

"سنیے مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔"عمران جلد از جلد وہاں سے نکلنا چاہتا تھا تبھی روحین کے پکارنے پر رکا۔

"جی کہیے؟"عمران چلتے چلتے رکا۔

"آپ اتنے بھی برے نہیں جتنا آپ خود کو ظاہر کرتے ہیں۔سب گھر والے کہتے ہیں کہ آپ نے خود کو اپنے بابا کی وفات کے بعد اک خول میں بند کر لیا ہے۔پر آج میں آپ سے اک وعدہ کرتی ہوں کہ آپ کے سارے دکھ اور پریشانیاں سمیٹ کر آپ کو صرف خوشیاں ہی خوشیاں دوں گی۔"

"وعدہ ہے آپ سے کہ آپ کے چہرے کی تھکن کو میں کبھی نہ مٹنے والی مسکان میں بدل دوں گی۔"

"وعدہ ہے آپ سے کہ میں دنیا کی سب سے اچھی بیوی بن کے آپ کا ہر مشکل میں ساتھ نبھاؤں گی۔"

"وعدہ ہے آپ جب بھی کام سے گھر لوٹا کریں گے مجھے ہمیشہ زندگی سے بھرپور مسکان لئے اپنا منتظر پائیں گے۔اور یہی میری تربیت کا حصہ ہے۔" 😊

عمران جو روحین کی جانب پیٹھ کئے کھڑا تھا یہ سب باتیں سن کر تو جیسے پتھر کا ہو گیا۔دور کہیں اس کے اندر سے آواز آئی... عمران تو نے گھاٹے کا سودا کر لیا۔

تو خسارا کر بیٹھا عمران.... تبھی اس کی آنکھ سے اک آنسو نکل کر اس کے چہرے سے ہوتا ہوا اس کی شرٹ کے کالر میں جذب ہوا تھا۔

"م م میں کھانا دیکھ کر آتا ہوں۔" اپنے ضمیر کی آواز سے بچنے کو وہ اس معصوم اور مخلص لڑکی سے دور بھاگ جانا چاہتا تھا اور اس پل اس نے وہی کیا۔

*******

یہ ہے جو ذات لڑکی کی

یہ ہے جو ذات لڑکی کی

بڑی انمول دولت ہے

کہیں بھائی کی رانی ہے

کہیں بابا کی گڑیا ہے

www.novelsclubb.com

مگر میں کس طرح مانوں

کے میں بھی ذات لڑکی کی

مگر نہ کوئی رانی ہوں

نہ میں بابا کی گڑیا ہوں

کہیں سے میں نے جانا تھا

کے میرا ہمسفر مجھ کو

بہاروں کی ہنسی دے گا

میرے جیون کی تلخی کو

محبّت میں چھپا لے گا

یہی سب حوصلہ لے کر

میری یہ سانسیں چلتی تھیں

www.novelsclubb.com

پھر اک دن ہمسفر میرا

ہوا شامل اس دنیا میں

اسی کے ساتھ جینا تھا

خوشی سے سانس لینی تھی

مگر یہ قسمتیں جو ہیں

کہاں سب کے نصیبوں میں

بہاریں آنے دیتی ہیں

میرے سنگ بھی ہوا ایسے

بہاریں جس نے دینی تھیں

وہی نکلا میرا قاتل

جس نے ایک لمحے میں

www.novelsclubb.com

مجھے بے مول کر ڈالا

اس نے میری خاطر بس

کہی تھی پیار کی چند باتیں

اوران باتوں کے بدلے میں

میری ہی ذات اڑا ڈالی

میں نے جو سنا تھا وہ

مجھے بس لفظ لگتے ہیں

یہ بس ہے کھیل لفظوں کا

نہیں ہے ذات لڑکی کی

کوئی بھی بات لڑکی کی

ہاں شاید یہ بھی ممکن ہے

کبھی ایسا بھی دن آئے

بنے گی ذات لڑکی کی

ہو گی کوئی بات لڑکی کی.... 😢😢😢

www.novelsclubb.com

شام ڈھلی اور اب تورات کے سائے گہرے ہونے لگے تھے پر عمران ایسا گیا کہ واپسی کا راستہ ہی بھول گیا۔

روحین کو اب اس سالوں پرانی کھنڈر نما جگہ سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔

تبھی اس نے اپنی جگہ سے اٹھ کر اس جانب جا کر دیکھنے کا فیصلہ کیا, جس طرف عمران گیا تھا۔

روحین اپنی جگہ سے اٹھ کر چند قدم ہی چلی تھی کہ اسے سامنے سے چاند کی مدھم روشنی میں اک سایہ اپنی طرف آتا دیکھائی دیا۔

"لگتا ہے عمران واپس آ گئے....ارے کہاں رہ گئے تھے آپ؟ میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی۔" روحین خوشی سے دو قدم آگے بڑھی۔

آپ نے پکارا ہم دوڑے چلے آئے....اب حکم کیجئے جانِ من دل چاہیے, جان چاہیے یا پیسہ... 😈

ک ک کیا؟کک کون ہیں آپ؟کسی اجنبی کی آواز سن کر روحین گھبراہٹ کا شکار ہو گئی۔

"ہم ہیں محترمہ آپ کے چاہنے والے گھبراتی کیوں ہیں۔"اب وہ سایہ دھیرے دھیرے قریب

آنے لگا۔

"میں نے پوچھا عمران کہاں ہیں؟"اس بار روحین کی آواز میں کپکپاہٹ واضح تھی۔

"ادھر اتنے سارے عمران آپ کی خدمت میں حاضر ہیں,اور آپ ہیں کہ اک عمران کے پیچھے پڑی ہیں۔"اب وہ سایہ روحین کے سامنے کچھ فاصلے پر آکر رکا تو اس کے پیچھے اسی کے جیسے کئی سایے نمودار ہوئے۔

"ک ک کیا مطلب؟کون ہیں آپ؟اور چاہتے کیا ہیں؟"

"ارے ارے.....ابھی ابھی بتایا تو ہے کہ ہم آپ کے چاہنے والے, اور چاہتے ہم آپ کو ہیں۔" اندھیرے میں کھڑے شخص کی ذو معنی باتیں روحین کے رونگٹے کھڑے کرنے کے لئے کافی تھیں۔

روحین سے کچھ فاصلے پر اندھیرے میں کھڑے وہ چند سایے بھی اب روحین کے پاس آنے لگے تھے۔

روحین گھبرا کر الٹے پاؤں چلنے لگی تھی, پر آخر کہاں تک....

الٹے قدم چلتی چلتی وہ اب اک بڑی دیوار سے جا ٹکرائی۔

"کہاں تک جاؤ گی اب تو دیوار آ گئی ہے۔" اب وہ سایہ روحین کے روبرو آ چکا تھا۔

"افف یہ پری چہرہ, جھیل سی آنکھیں, کالی گھٹا سے لمبے ریشمی بال, صراحی سی گردن, اور وائن کی بوتل سا بدن.....اوپر سے ظالم نے کالا جوڑا پہن کر جان ہی لے لی۔ ایسے میں میرا خود پر قابو رکھنا مشکل ہو رہا ہے تم ہی بتاؤ میں کیا کروں؟"

میرے مرض کی دوا کرو

میرے پاس پاس ہی رہا کرو

روحین کی گال کو آہستگی سے چھو کر اس نے انتہائی گھٹیا انداز میں شعر کہا۔

"دور ہٹو مجھ سے.... خبردار جو مجھے ہاتھ لگایا ورنہ....."

"ورنہ کیا؟" اس بار اس نے روحین کے کان میں سرگوشی کی۔

"ورنہ میں عمران جی کو آواز دوں گی اور وہ واپس آ کر تمہارا منہ توڑ دیں گے سمجھے۔ اس لئے بہتر یہی ہو گا کہ مجھے جانے دو۔" عمران کا ذکر کرتے روحین کو کچھ حوصلہ ہوا تھا کہ اس کا ہونے والا شوہر کہیں آس پاس ہی ہے اور یقیناً اسے بچا لے گا۔

www.novelsclubb.com

کیاااا؟ ہاہاہا آہاہاہا سنو یار و سنو یہ محترمہ کہہ رہیں ہیں عمران جی ابھی آئیں گے اور انہیں بچا لیں گے ، ہاہاہا اس بار کچھ فاصلے پر کھڑے وہ سائے بھی بھدے سے قہقہے

لگانے لگے۔جن کے قہقہوں سے روحین کو اندازہ ہوا کہ باقی تمام افراد بھی مرد ہیں۔شاید اسی وجہ سے اس کی رہی سہی ہمت بھی جواب دے گئی۔

اسد اپنی شراب کی بوتل ہوا میں لہراوا پس روحین کی جانب مڑا۔

"اوہ وہ چڑیا اک بات کان کھول کر سن لے۔

اسد کے ہاتھ آیا شکار کبھی بچ نہیں سکتا سمجھی....اور رہی تیرے اس عمران کی بات تو...ہاہاہا اس نے بار پھر زوردار قہقہہ لگایا۔

تو سن لے تیرا عمران چند لاکھ کے عوض تجھے بیچ کر مزے سے گھر جا کر لمبی ی ی تان کر سو چکا ہے۔اور تجھے لگتا ہے تجھے وہ دو ٹکے کا عمران بچائے گا جو خود میرے ٹکروں پر پلتا ہے۔وہ تجھ سے دستبردار ہو چکا ہے چڑیا..اب تو صرف میرا شکار ہے سمجھی۔"اس بار وہ ظالم بھیڑیا اس نازک سی لڑکی پر اس بری طرح جھپٹا کہ اسے پھڑ پھڑانے تک موقع نہیں دیا۔

اور وہ کھنڈر نما جگہ ساری رات فلک شگاف چیخوں سے گونجتی رہیں۔ ساری رات وہ بھیڑیے اس معصوم کو نوچتے رہے بھنبھوڑتے رہے۔ یہاں تک کہ زہرہ بیگم کے آنگن کی وہ مہکتی کلی مرجھا گئی۔ 😢

جیسے ہی روشنی کی ننھی سی کرن اس کالے بھیڑیوں پر پڑی تو ان سب نے روحین کی لاش کو اٹھا کر گاڑی کی ڈگی میں ڈالا اور ساتھ والے گاؤں کے پیچھے گھنے جنگل میں بنے صدیوں پرانے قبرستان میں پھینک آئے۔

جہاں انہیں یقین تھا کہ نہ کبھی کوئی انسان جائے گا, نہ ہی کسی کو اس کی لاش کبھی ملے گی, نہ ہی کبھی کسی کو ان پر شک ہو گا, اور نہ ہی وہ کبھی پکڑے جائیں گے۔

ویسے امیر باپ کے بگڑے رئیس زادوں کو پکڑے جانے کا کبھی کہاں خوف ہوا ہے, باپ کی دولت اپنے بگڑے بیٹوں کے کالے کرتوت چھپانے کے لئے ہی تو ہوتی ہے۔ 😔

www.novelsclubb.com

اور یہاں بھی یہی ہوا تھا میری نانی جان مجھے ڈھونڈتی رہیں, روتی رہیں۔اور انہیں اس شاطر انسان نے یہ کہہ کر خاموش کروادیا کہ ان کے گاؤں میں اک خونی نہر ہے جو ہر سال اپنے پاس سے گزرنے والے انسان کو نگل لیتی ہے۔

بدقسمتی سے اس گاؤں کے توہم پرست لوگ سالوں سے اسی بات پر یقین رکھتے تھے, اسی لئے بنا جانچ پڑتال کئے نا صرف اس کے گھر اور گاؤں والوں نے اس کی بات پر یقین کر لیا بلکہ میری نانی جان بھی اس دوغلے انسان کی باتوں میں آکر صبر کا گھونٹ پی کر رہ گئیں۔

یہاں تک تو ٹھیک تھا پر جو نانی جان نے اس گھٹیا آدمی کے ساتھ میری چھوٹی بہن زخرف کا رشتہ جوڑ دیا وہ پل پل مجھے تڑپا رہا ہے۔میں نہیں چاہتی کہ وہ کمینہ انسان میری بہن کو بھی چند نوٹوں کی خاطر ان درندوں کو بیچ آئے۔

"میری گمشدگی سے میری بہنیں اس قدر خوف زدہ ہوئیں کہ پڑھائی تک چھوڑ دی۔"

"ہمارے گھر میں کوئی مرد نہیں تھا پر نانی جان نے ایسی پرورش کی تھی کہ کبھی کوئی ہمارے کردار پر انگلی نہیں اٹھا سکا۔

پر اس لالچی اور گھٹیا انسان نے اپنے ہی گھر کی عزت بیچ ڈالی۔"

"اسلم میں اس کی ہونے والی بیوی تھی۔ کیسے کر سکتا ہے وہ انسان میرے ساتھ یہ سب....

کیسے اس گھٹیا انسان نے میرے ساتھ یہ گھناؤنا کھیل کھیلا اور میری بوڑھی دادی کو بے آسرا اور مجھے بے آبرو کر دیا۔

ساری زندگی ہمت سے گزارنے والی میری نانی جان نے اک انجانے خوف کو دل میں جگہ دے کر میری معصوم بہنوں کو بھی گھر بیٹھا لیا۔

یہاں تک تو ٹھیک تھا پر میری معصوم نانی جان کو اپنے پوتے کے ورغلانے پر اس کی دادی نے اسی جانور عمران کے لئے میری بہن زخرف کا رشتہ مانگ لیا اور میری سیدھی سادھی دادی نے ہاں بھی کر دی۔"

؟تو اب تم کیا چاہتی ہو؟" اسلم نے اپنی آنسوؤں سے بھری آنکھیں صاف کر کے پوچھا۔

"بدلہ...."

"بدلہ لینا چاہتی ہوں میں اپنے قاتلوں اور اپنے مجرم عمران سے.....

جس نے چند کاغذ کے ٹکڑوں کی خاطر مجھے برباد کر دیا اور اب میری بہن پر نظر رکھ کہ بیٹھا ہے۔بدلے کے ساتھ ساتھ میں نے اپنی بہنوں کو بھی ان لوگوں کے چنگل سے نکالنا ہے۔"

"پر اس کے لئے مجھے تمہاری مدد درکار ہے۔بولو کرو گے میری مدد؟"روحین نے اپنی آنسو بھری پلکیں اٹھائیں۔

"میں کیسے کر سکتا ہوں تمہاری مدد؟"اسلم کو روحین کی اس بات پر حیرت ہوئی۔

وہ میں وقت آنے پر بتاؤں گی۔پر حقیقت یہی ہے کہ میری مدد صرف اور صرف تم ہی کر سکتے ہو۔مجھے بس اتنا بتادو کیا تم میری مدد کرو گے ؟اور اگر تم انکار بھی کرو میں تب بھی تمہیں کچھ نہیں کروں گی۔وہ ڈرانا تو صرف تمہیں روکنے کا اک بہانہ تھا کیونکہ میں جانتی ہوں تمہارے علاوہ کوئی انسان میری مدد نہیں کر سکتا۔میں قدرت کی اس مہربانی پر بہت خوش ہوئی کیونکہ اسی نے تمہیں میری مدد کرنے یہاں بھیجا،پر میں تمہیں مجبور نہیں کروں گی تم چاہو تو جا سکتے ہو۔"روحین کہہ کر اپنی جگہ سے غائب ہو گئی اور اسلم اسے آوازیں دیتا رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

نہر کنارے شور برپا تھا۔زہرہ بیگم سینہ کوبی کرتیں بار بار بے ہوش ہو رہی تھیں, شاہدہ حسن اور ان کی پوتی عشاء بار بار ہوش میں لانے کے لئے ان کے منہ کو پانی کو لگا رہیں تھیں۔

"یا اللہ میں نے سب اپنے کھوئے ہیں پر صبر کیا اب میری جوان نواسی کی موت پر میرے اعصاب جواب دے گئے ہیں۔اب مجھے بھی اٹھا لے مولا... مجھ میں اور دکھ سہنے کہ سکت نہیں رہی۔"زہرہ بیگم آسمان کی جانب چہرہ کئے اللہ پاک سے رو رو کر دعاء مانگ رہیں تھیں۔

"خدا کے لئے دادی ایسا مت کہیں ہمارا آپ کے سوا ہے ہی کون اس دنیا میں.... اگر آپ کو ایسی دعاء مانگنی ہی ہے تو ہمارے لئے بھی موت مانگ لیں نہ اللہ سے..."زخرف نے روتے ہوئے زہرہ بیگم سے کہا۔

زہرہ بیگم اور ان کی پوتیاں کافی دیر یونہی روتی رہیں۔

www.novelsclubb.com

دھیرے دھیرے لوگ یہ کہہ کر گھروں کو لوٹنے لگے کہ یہ نہر تو ہر سال ایک بندہ لیتی ہے۔ مطلب یہ نہر خونی نہر ہے ہر سال اپنے پاس سے گزرنے والے اک انسان کو نگل لیتی ہے اور بعد میں اس کی لاش تک نہیں ملتی۔ اس لئے یہاں بیٹھ کر رونے سے بہتر آپ لوگ گھر جا کر اس کے ایصال ثواب کی تیاری کریں

دادی کل سے کھانے کا اک نوالہ بھی نہیں کھایا آپ نے, پلیز گھر چلیں آپی اب نہیں آئیں گی۔"

"کس نے کہا تم سے کہ وہ نہیں آئے گی؟ میری بچی ضرور آئے گی اور آتے ہی مجھ سے کہے گی... دادی چلیں کھانا کھا کر دوا لیں اور آرام کریں۔ ہاں میں بس اپنی بچی کے ہاتھ کا کھانا ہی کھاؤں گی۔" زخرف کی بات پر زہرہ بیگم نے تڑپ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"دادی جان بس کریں اور گھر چلیں۔ کیونکہ اس خونی نہر میں جو بھی آج تک گیا لوٹ کر نہیں آیا۔ اور کیا آپ اپنی نواسی کی آخری رسومات کی ادائیگی کے لئے بھی گھر نہیں چلیں گی؟" زہرہ بیگم نے عقب سے آئی ابراہیم کی آواز پر پلٹ کر دیکھا۔

ابراہیم بیٹا میری روحین لوٹ کر آئے گی دیکھنا مجھے یقین ہے وہ آئے گی۔" زہرہ بیگم نے اک بار پھر زار و قطار روتے ہوئے کہا۔

"دادی جان ہم بہت چھوٹے تھے جب سے سنتے آرہے کہ ساون کے مہینے میں اس نہر کے پاس جانا ممنوع ہے۔

بڑوں سے سنا ہے کہ ساون کے مہینے میں نہر کا پانی بپھرے بیل کی طرح اپنے قریب سے گزرنے والے پر چڑھ دوڑتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ پانی اسے نگل لیتا ہے۔اسی لئے یہ نہر خونی نہر کے نام سے مشہور ہے۔

شاید اسی لئے گاؤں کا کوئی بھی فرد ان دنوں نہر کے پاس جانے کی غلطی نہیں کرتا۔

چونکہ روحین آپی یہاں مہمان ہونے کے ساتھ ساتھ مکمل طور پر اس بات سے انجان تھیں۔

اسی لئے وہ ان دنوں نہر کنارے چلی آئیں اور اس حادثے کا شکار ہو گئیں۔ ویسے بھی ہونی کو کون ٹال سکتا ہے۔ اب جو حادثہ قسمت میں لکھا تھا وہ تو ہو گیا اور اسی حادثے کے باعث جو قیامت ہم پر ٹوٹنی تھی ٹوٹ چکی۔

اب میری آپ سے درخواست ہے کہ پلیز گھر چلیں اور آپی کی آخری رسومات ادا کر دیں۔" ابراہیم نے اپنی بات مکمل کی اور لائبہ اور زخرف کو اشارے سے زہرہ بیگم کو سہارا دے کر اٹھانے کا کہا۔ اور ان دونوں نے بھی فوراً دادی کو سہارا دے کر گھر جانے کے لئے اٹھا دیا۔ مقصد اپنی دادی کو گھر لے جا کر ان کی تیمارداری کرنا تھا۔ کیونکہ اک پوری رات اور اک پورا دن زمین پر بیٹھ کر لگاتار رونے سے ان کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

زہرہ بیگم کو لے کر مڑتے ہوئے دونوں لڑکیوں نے مڑ کے اک الوداعی نظر نہر کو دیکھا جیسے بڑی بہن کو آخری سلام دے رہی ہوں۔

*******

زندگی رک سی گئی تھی۔زہرہ بیگم کی طبیعت مشکل سے سنبھلی توانہوں نے واپس شہر جانے کا فیصلہ کیا۔

یہی بات جب ان کی دوست شاہدہ حسن کو معلوم ہوئی توانہوں نے پہلی فرصت میں انہیں روکنے کے ساتھ ساتھ اپنے دل کی بات کہنے کی سوچی۔

"پل میں پرایا کر کے جارہی ہو؟"زہرہ بیگم اپنے بیگ میں اپنے آخری جوڑا رکھ رہی تھیں جب دروازے کی اوٹ میں کھڑیں شاہدہ نے نم لہجے میں شکوہ کیا۔

"ارے شاہدہ اندر آؤنہ... باہر کیوں کھڑی ہو؟"

"میرے اندر چلے آنے سے کیا تم رک جاؤ گی؟ یا میری خالی جھولی کو بھر دو گی؟" زہرہ بیگم کی بات پر شاہدہ حسن نے بمشکل اپنے آنسو روک کر کہا۔

"اندر تو آؤ کیا ساری باتیں باہر سے ہی کرو گی؟" زہرہ بیگم دھیرے دھیرے چلتیں کمرے کے دروازے تک آئیں جس کی اوٹ میں کھڑی شاہدہ حسن آنسو بہا رہی تھیں۔

شاہدہ حسن بھلے ہی غریب عورت تھیں پر ان کی نیت صاف تھی۔ تبھی انہوں نے اپنی بیوہ سہیلی کے لئے اپنے پوتے کی صورت اک مضبوط سہارا چنا تھا جو ان کی نواسی کو اپنانے کے ساتھ ساتھ ان کا بیٹا بن کے ان کی زندگی میں وہ خوشیاں لوٹا دے جو اپنے پیاروں کی اچانک موت کے بعد ان سے منہ موڑے بیٹھیں تھیں۔

پر وہ سادہ دل عورت کہاں جانتیں تھیں کہ ان کی نیکی بھی ان کے کام نہ آئے گی۔ الٹا ان کی بیوہ اور بے سہارا دوست ان کے گاؤں آ کے اپنی پیاری لاڈلی نواسی کو بھی کھو دے گی۔

*******

من من بھاری ہوتے پیروں کو گھسیٹتا وہ گھر تک پہنچا تھا۔ ہمت تو جواب دے چکی تھی پر خود کو بچانا بھی تو ضروری تھا۔ اور اس پل ضمیر کی آواز پر اس کی لالچ حاوی تھی۔ اسی لئے گھر پہنچ کر اس نے سب سے پہلے یہ شور مچایا کہ گاؤں کے کسی بچے نے بتایا ہے کہ روحین ٹہلتے ٹہلتے نہر کنارے چلی گئی۔ تبھی وہ بھاگ کر اس کے پیچھے نہر پر پہنچا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ان دنوں نہر کا پانی بھی پیاسا ہوتا ہے.... کسی کے خون کا

"اسی لئے روحین کے نہر کنارے جانے کی خبر سن کے میں پیچھے بھاگا...پر جب تک میں وہاں پہنچا شاید بہت دیر ہو چکی تھی اور اس خونی نہر کا سفاک پانی روحین کو نگل چکا تھا۔"

www.novelsclubb.com

عمران کی بات سن کر پورے گھر میں کہرام مچ گیا۔ پل بھر میں یہ بات پورے گاؤں میں جنگل میں لگی آگ کی طرح پھیل گئی۔ اور لوگوں نے بنا تصدیق کئے اس کی بات پر یقین کر لیا۔ کیونکہ یہ بات اس گاؤں میں تو سالوں سے مشہور تھی کہ

برسات کے دنوں میں گاؤں کی سب سے بڑی نہر لازمی اک انسان کو نگل لیتی ہے۔اور اس بار بقول عمران کے لقمہ اجل روحین بنی تھی۔

عمران کی سرار جھوٹ پر مبنی من گھڑت باتوں پر یقین کر کے گھر والوں سمیت سارا گاؤں نہر کنارے پہنچ گیا۔

زہرہ بیگم ,زخرف اور لائبہ تو یہ خبر سن کے جیسے دیوانی ہو گئی تھیں۔روتے دھوتے جب سب نہر کنارے جا چکے تو وہ سفاک اور لالچی انسان پیر پسارے پلنگ پر نیم دراز ہو گیا۔اس سے پہلے کہ اس کا ضمیر اسے ملامت کرتا وہ اتنا سارا پیسہ ملنے کی خوشی مناتا آرام سے سوتا بن گیا بنا یہ سوچے کہ اس کے اس لالچ نے نہ صرف اک لڑکی کو برباد کیا بلکہ اس کی بوڑھی نانی سے اس کا آخری سہارا بھی چھین لیا۔

www.novelsclubb.com

کہتے ہیں وقت اک دن لازمی اپنا آپ دہراتا ہے اس انسان نے چند کاغذ کے ٹکڑوں کے لئے جو بویا تھا وہی اک دن اسے کاٹنا بھی تھا اور وہ اس بات سے انجان مزے سے خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا۔

*****

ارے دادی آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟اور عشاء کہاں ہیں؟ پھر کہیں اس شیطانی ڈبے(ٹیلی وژن) کے آگے تو نہیں بیٹھی نہ؟ حد ہے ویسے جس عمر میں آپ کو آرام کرنا چاہیے اس عمر میں آپ باورچی خانے میں کھڑی کھانا بنا رہی ہیں۔"

😡 عمران صاحب لوگوں کو شہران کے کالج کے لئے چھوڑ کر واپسی پر مارٹ سے ڈھیر ساری کھانے پینے کی چیزیں لے کر لوٹا تو کچن میں اکیلی دادی کو کام کرتا دیکھ کر غصہ ہوا تھا۔

"ارے بیٹا یہی تو عمر ہے ہنسنے کھیلنے کی, پھر بعد میں تو وہی گھر گرہستی ہی کرنی ہوتی ہے ہر لڑکی نے۔"

www.novelsclubb.com

"بس کریں اب وہ بچی نہیں, شروع سے ہی آپ نے اسے ڈھیل دے رکھی ہے میرے خیال میں اب اسے گھر کے کام کاج پر دھیان دینے کی ضرورت ہے ویسے بھی جلد ہی میں اس کے ہاتھ پیلے کر دوں گا اس لئے بہتر ہو گا اب آپ بھی اسے گھر

کے کاموں میں لگادیں ورنہ ہمیں خوب بے عزت کرائے گی اپنے سسرالیوں کے ہاتھوں۔" 😠

"اچھا بابا ٹھیک ہے کل سے میں اسے ڈھیل نہیں دوں گی اور گھر کے کاموں میں لگادوں گی اب خوش؟" 😊

"اب غصہ چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ ان شاپروں میں کیا ہے؟"

"اوہاں ان میں بہت کچھ ہے میری پیاری دادی کے لئے۔" 😘 وہ بچوں کی طرح شاہدہ حسن سے لپٹ کر بولا۔

"اچھا جی تو بتائیں کیا کیا لایا ہے میرا بچہ میرے لئے۔" شاہدہ حسن نے بھی پوتے کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لے کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا جی دکھاتا ہوں پہلے آپ ادھر آکر بیٹھیں تو سہی۔" وہ پاس ہی پڑے موڑھے کو کھینچ کر اپنی دادی کے قریب رکھ کر بولا۔

"ہاں دکھاؤ۔"شاہدہ حسن موڑھے پر بیٹھتے ہوئے بولیں۔

"یہ رہے شہر کے خاص چپس، یہ بسکٹ، یہ شہر سے لائے ہوئے جوس کے ڈبے اور بھی بہت کچھ ہے پر پہلے آپ یہ دیکھیں۔"وہ اک بڑا سا ڈبہ کھولتے ہوئے بولا۔

"بیٹا یہ کیا ہے؟"شاہدہ حسن کا لہجہ حیرانگی لئے ہوئے تھا۔

"پیاری دادی یہ جوسر بلینڈر ہے۔"عمران نے مسکرا کر کہا۔

"ہیں ں ں؟ یہ جوسر بلینڈر کیا ہوتا ہے؟"شاہدہ حسن نے پوچھا۔

"ارے میری دادی یہ بجلی سے چلنے والی مشین ہے۔لگتا ہے آپ میری بات سمجھی نہیں....

دراصل جو جوس اپنے آپ آدھے گھنٹے میں ہاتھ والی مشین سے نکالتی ہیں وہ اس بجلی کی مشین سے دو منٹ میں نکل آتا ہے۔بس آپ کو کرنا یہ ہے کہ اس کا سوئچ

www.novelsclubb.com

بجلی کے سوئچ بورڈ میں لگانا ہے اور یہ لال والا بٹن دبا دینا ہے بس۔"عمران نے دادی کو سمجھایا۔

"پر بیٹا وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن اتنی مہنگی مشین لینے کی کیا ضرورت تھی ابھی تو مہینے کا راشن لانا بھی باقی ہے۔"شاہدہ حسن خوش ہونے کی بجائے الٹا پریشان ہو گئیں کیونکہ عمران کی تنخواہ میں گھر کا خرچ بمشکل چلتا تھا اور اب اتنی مہنگی مشین لانے سے مہینے بھر کے راشن کے خرچ پر اچھا خاصہ اثر پڑنے والا تھا۔

"ارے ارے ارے میری پیاری دادی ٹینشن کو بریک لگائیں۔اب ہمیں تھوڑے تھوڑے پیسوں کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"کیوں اب کیا تمہاری لاٹری نکل آئی ہے۔"شاہدہ حسن عمران کی بات پر حیران ہوئیں۔

"ہاہاہا بس یہی سمجھ لیں کہ آج سے ہمارے گھر میں پیسے کی ریل پیل ہو گی۔اور اب سے آپ کا پوتا آپ کو دنیا کی ہر آسائش دے گا۔ چھوٹی کی اچھی جگہ دھوم دھام

سے شادی کروں گا اور ابراہیم کو باہر پڑھنے بھیجوں گا۔ جلد ہی یہ کچا مکان چھوڑ کر ہم گاؤں کا سب سے خوبصورت مکان بنائیں گے۔ جہاں دنیا جہان کی ہر آسائش ہو گی۔" بات کرتے ہوئے اس کی سانس پھول رہی تھی۔

"بیٹا اتنا تو میں اچھے سے جانتی ہوں کہ تم حویلی میں چند ہزار کے عوض ملازمت کرتے ہو جس میں ہمارا راشن پانی, میری دوائیں اور ابرہیم کی پڑھائی کا خرچہ ہی بمشکل پورا ہوتا ہے۔ پھر یہ اچانک کونسا قارون کا خزانہ لگا ہے تمہارے ہاتھ جو ہمیں اتنی آسائشیں دینے کی بات کر رہے ہو؟" شاہدہ حسن کے لہجے میں پریشانی عیاں تھی۔

"دادی بس یہ سمجھ لیں کہ میرے کام سے خوش ہو کے صاحب لوگوں نے مجھے انعام دیا ہے اور اب ہر ماہ کھلے پیسے گھر آیا کریں گے۔"

"کیا واقعی؟" شاہدہ حسن کو پوتے کی بات سن کر خوشگوار حیرت ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"جی میری پیاری دادی۔" عمران نے ان کے ساتھ لپٹ کر کہا تو وہ پوتے کی محبت میں نہال ہو گئیں۔

سیدھی سادھی شاہدہ حسن کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ان کے لاڈلے پوتے کو کس گناہ کے بدلے یہ انعام ملا ہے اگر انہیں اس کی اس نیچ حرکت کی بھنک بھی لگ جاتی تو وہ اسے کبھی معاف نہ کرتیں۔ مگر فی الحال تو وہ پوتے کی ترقی پر خوشی منا رہی تھیں۔

"اچھا تم کو پتا ہے عمران کہ زہرہ آج اپنی پوتیوں کو لے کر واپس شہر جا رہی ہے اور میں ہر گز یہ نہیں چاہتی کہ میری سکھی یوں تکلیف میں واپس جائے۔ اگر وہ ایسے ہی چلی گئی تو میرے دل پر ہمیشہ کے لئے اک بوجھ رہ جائے گا جسے میں چاہ کر بھی کبھی کم نہیں کر پاؤں گی۔"

"اچھا تو آپ کیا چاہتی ہیں دادی؟"

www.novelsclubb.com

"پتا نہیں پر میں بس اتنا چاہتی ہوں کہ وہ یوں دکھی ہو کر یہاں سے نہ جائے۔"

شاہدہ حسن کا لہجہ نم تھا۔

"اگر ایسا ہے تو آپ اک بار پھر ان کے آگے جھولی پھیلا کر ان کی پوتی کا ہاتھ مانگ لیں اور مجھے امید ہے کہ وہ کبھی بھی آپ کو خالی ہاتھ نہیں لوٹائیں گی۔"اس پل تو اللہ ہی بہتر جانتا تھا کہ اسے اپنے کئے پر احساس ندامت تھا یا کوئی نیا ڈرامہ رچانا چاہ رہا تھا، پر جو بھی تھا شاہدہ حسن اس کی بات پر دل و جاں سے آمادہ ہو گئیں تھیں۔

*******

"اچھا اندر تو آؤ ادھر میرے پاس بیٹھو۔"زہرہ بیگم شاہدہ حسن کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اندر بچھے سنگل پلنگ کے قریب لے آئیں جہاں ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ اپنا بیگ رکھ کر پیکنگ کر رہیں تھیں۔

"مجھے یوں چھوڑ کے مت جاؤ زہرہ ورنہ میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گی۔"

"تم معافی کیوں مانگ رہی ہو؟میری بہن یہ دکھ بھی میرے نصیب میں لکھا تھا سو مل گیا, تمہارا تو اس میں کوئی قصور نہیں پھر تم کیوں معافی مانگ رہی ہو؟"

"جو بھی ہوا میرے گاؤں میں ہوا کاش میں نے تم لوگوں کو پہلے نہر کا قصہ سنا دیا ہوتا تو آج ہماری پھولوں سی بچی یوں جان سے نہ جاتی۔پر میرا یقین کرو میرا دھیان کبھی اس طرف گیا ہی نہیں یا یوں کہنا مناسب ہو گا کہ میں نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ میرے گھر کا کوئی فرد بھی کبھی اس خونی نہر کا شکار ہو سکتا ہے۔"

"مجھے تمہارے پاک اور خالص جذبے پر رتی برابر بھی شک نہیں ہے میری بہن شاید یہ گھاؤ میری قسمت کا حصہ تھا اور شاید قدرت کو میرا مزید امتحان درکار تھا۔ جہاں میں نے اتنے اپنوں کو کھویا وہاں شاید قدرت نے میرے اک اور اپنے کو اپنے پاس بلا کر مجھے آزمایا ہو...پر میں بھی امت محمدیہ سے ہوں اپنے پیارے نبی محمد(ص) کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پوری کوشش کروں گی اپنے ربّ کی طرف سے بھیجی گئی ہر آزمائش پر پورا اترنے کی۔جب میرے آقاء دو جہاں(ص) اللہ

www.novelsclubb.com

پاک کے محبوب ہو کر اتنی تکلیفیں سہہ سکتے ہیں تو کیا میں ان کی امتی ہو کر تھوڑی سی تکلیف بھی نہیں سہہ سکتی؟ کچھ بھی ہو, کتنا بھی غم زندگی میں آتا رہے اب سوچ لیا ہے کہ ہر حال میں اپنے ربّ کا شکر ادا کرتی رہوں گی۔اور بے شک میرا ربّ بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔مجھے یقین ہے اگر اس نے مجھ سے میرے اپنوں کو دور کیا ہے تو ضرور اس صلہ بھی رکھا ہو گا۔

اس لئے میں دکھی اور اداس ضرور ہوں پر اس کی رحمت سے مایوس نہیں۔زہرہ بیگم نے نم آنکھوں سے اپنی بات مکمل کی تو شاہدہ حسن اپنی دوست کی اعلی سوچ پر رشک کئے بنا رہ نہ سکیں۔

"سچ زہرہ میں نے آج تک تم جیسی صابر و شاکر عورت نہیں دیکھی۔تمہاری عظمت کو سلام پیش کرنے کو دل چاہ رہا ہے۔میری بہن میری وجہ سے تم اس درد سے گزر رہی ہو اور شاید یہ سہی موقع بھی نہیں یہ بات کرنے کا...پر اگر آج تم چلی گئی تو یہ بات ادھوری رہ جائے گی۔اس لئے میں چاہتی ہوں آج ہی کہہ ڈالوں

www.novelsclubb.com

آگے جو تمہاری مرضی ہو کر لینا میں چپ چاپ تمہارے فیصلے پر سر خم تسلیم کر لوں گی۔"

"ارے بہن پہیلیاں کیوں بجھوا رہی ہو کھل کے کہو جو کہنا ہے۔" زہرہ بیگم نے بے چین ہو کر پوچھا۔

"میں مانتی ہوں ہمارے ہی گاؤں میں آ کر تم نے اپنی نواسی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کھو دیا۔ پھر بھی میں آج تمہارے سامنے سوالی بن کر آئی ہوں اور مجھے امید ہے کہ تم مجھے خالی ہاتھ نہیں لوٹاؤ گی۔ دراصل میں اپنے عمران کے لئے تمہاری پوتی زخرف کا ہاتھ مانگنے آئی ہوں کیا تم مجھے اس قابل سمجھتی ہو کہ اک بار پھر مجھے اپنی لاڈلی کا ہاتھ دے دو۔؟

www.novelsclubb.com

---

اسلم کافی دیر تک روحین کو آوازیں دیتا رہا پر وہ لوٹ کر نہیں آئی۔

تھک ہار کر اس نے اس سوچ کے ساتھ گھر کی راہ لی کہ کل پھر سے آئے گا اور اس کو مدد کی یقین دہانی کرائے گا۔

وہ گھر پہنچا تو فجر کی اذان ہو رہی تھی۔ پہلی ہی دستک پر اس کی بیوی شمیم نے دروازہ کھول دیا۔

"ارے شان کے ابا آپ آ گئے.... شکر ہے خدا کا...

آپ کو اس بات کا اندازہ بھی ہے کہ میں اور بچے ساری رات آپ کے انتظار میں جاگتے رہے ہیں نہ نیند آئی اور نہ ہی بھوک کا احساس ہوا۔ بتایئے نہ آپ کہاں رہ گئے تھے؟ آج سے پہلے تو آپ کبھی بھی رات بھر گھر سے باہر نہیں رہے تو اب ایسی کیا پریشانی آ گئی تھی جو ساری رات آپ گھر نہیں آئے۔"

"بھلیے لوکے پانی تو پلا دے کیا دروازے پر ہی سب پوچھ لے گی؟"

"جی جی ابھی لائی آپ بیٹھیں۔" شمیم اسے اندر آنے کا راستہ دیتی خود پانی لینے چل دی۔

"ابا آپ کہاں رہ گئے تھے آپ کو پتا ہے ہم ساری رات آپ کا انتظار کرتے رہے کھانا بھی نہیں کھایا اور ساری رات اکیلے بہت ڈر لگا ہمیں۔" اسلم گہری سوچ میں ڈوبا تھا جب اس کے پانچ سالہ بیٹے حسین نے اس سے لپٹ کر کہا۔

"ہاں ابا آپ نہیں تھے تو ہمیں بہت ڈر لگا ساری رات۔" حسین سے دو سال بڑی حمیرا نے بھی بھائی کی ہاں میں ہاں ملائی۔

"وہ بیٹا دراصل میں....

یہ لیجئے پانی۔" بات ابھی اس کے منہ میں ہی تھی کہ اس کی بیوی شمیم پانی لے آئی۔

"بیٹا چلو باقی باتیں بعد میں کرنا ابھی آپ. کے ابا بہت تھکے ہوئے لگ رہے ہیں انہیں سونے دو۔ سنئیے جی آپ بہت تھکے تھکے سے لگ رہے رہے ابھی آپ آرام

کیجئے میں ذرا بچوں کو سکول بھیجنے کی تیاری کر لوں پھر آرام سے بیٹھ کر بات کریں گے ابھی آپ آرام کیجئے۔"اسلم جو واقعی بہت تھک گیا تھا بیوی کی بات سن کے آرام کی غرض سے وہیں چارپائی پر لیٹ کر گزشتہ رات ہونے والے واقعے کے بارے میں سوچنے لگا۔

*******

"شاہدہ یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟ تم بھی یہ بات اچھے سے جانتی ہو کہ زخرف کی عمر شادی کے لئے بہت چھوٹی ہے۔"زہرہ بیگم شاہدہ حسن کی بات سن کر پریشان ہو گئیں۔

ہاں تو میں کب کہہ رہی ہوں کہ ابھی شادی کر دو۔میں تو بس اتنا کہہ رہی ہوں کہ ہاں کر دو پھر بے شک زخرف کی تعلیم مکمل ہونے تک رخصتی نہ کرنا۔شاہدہ حسن نے زہرہ بیگم کو قائل کرنا چاہا۔

"تم جانتی ہو شاہدہ کہ اب میں اپنی بچیوں کو گھر سے باہر نہیں بھیجوں گی, تعلیم مکمل کروانا تو دور کی بات.... مجھ میں اب کسی اپنے کو کھونے کا حوصلہ باقی نہیں رہا۔

بس میں ابھی اتنی چھوٹی عمر میں اپنی زخرف پر ذمہ داریوں کا بوجھ نہیں ڈالنا چاہتی۔" زہرہ بیگم کا لہجہ سپاٹ تھا۔

اچھا جیسے تمہیں ٹھیک لگے ویسا ہی کرو۔

پر وعدہ کرو تم جب بھی زخرف کی شادی کا سوچو گی تو تمہارا انتخاب میرا عمران ہی ہو گا۔ شاہدہ حسن نے زہرہ بیگم کے دونوں ہاتھ پکڑ کر کہا۔

"ٹھیک ہے پر ابھی مجھے جانے دو۔ کیونکہ اگر میں یہاں رہی تو پل پل اپنی بچی کی یاد میں تڑپ تڑپ کر پاگل ہو جاؤں گی۔" اس بار زہرہ بیگم کی آواز بھرا گئی۔

"اچھا ٹھیک ہے میں تمہیں نہیں روکتی, پرز خرف والی بات یاد رکھنا میرا پوتا کل بھی تمہارا بیٹا تھا آج بھی تمہارا بیٹا ہے۔" شاہدہ حسن نے مسکرا کر کہنے پر زہرہ بیگم کے لبوں کو بھی پھیکی سی مسکان چھو کر گزر گئی۔

*******

"ارے آپ ابھی تک جاگ رہے ہیں؟ مجھے تو لگا کہ آپ اب تک سو گئے ہوں گے۔" شمیم بچوں کو سکول بھیج کر کمرے میں آئی تو اسلم کو جاگتا ہوا پا کر پوچھنے لگی۔

"بیگم بات سنو۔" اسلم نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا۔

"جی سرتاج بولیں۔" شمیم نے اسلم کے برابر بیٹھ کر بڑی محبت سے کہا۔

"کیا کوئی اتنا بھی گر سکتا ہے کہ پیسے کے لئے اپنی عزت کا سودا کر ڈالے؟" انداز ابھی بھی کھویا کھویا سا تھا۔

"پر آپ یہ سوال مجھ سے کیوں کر رہے ہیں؟" شمیم کا لہجہ حیرانگی لئے ہوئے تھا۔

کیونکہ آج میں اسی طرح کے لوگوں کے بارے میں جان کر آیا یوں جو چند کاغذ کے ٹکڑوں کے لئے ہر حد سے گزر جاتے ہیں۔ بات کرتے ہوئے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"میں کچھ سمجھی نہیں آخر آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟ کس نے کیا اپنی عزت کا سودا؟ کون گزرا حد سے؟ آپ کیا کہہ رہے ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔ اور آپ نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ ساری رات کہاں رہے آپ؟ حالانکہ آج سے پہلے تو کبھی آپ نے رات گھر سے باہر نہیں گزاری۔ چل کیا رہا ہے آپ کے دماغ میں؟ آخر پریشانی کیا ہے کھل کے کیوں نہیں بتاتے آپ مجھے؟ اوپر سے یہ عجیب عجیب سوال پوچھ رہے ہیں مجھ سے..."

www.novelsclubb.com

"اگر میں تم کو بتاؤں گا تو تم میری بات پر اعتبار کر کے میری مدد کرو گی؟"

"کیوں نہیں...

میں کیوں نہیں آپ کی مدد کروں گی۔آپ شوہر ہیں میرے,اور میرے بچوں کے باپ بھی,میں کیوں نہیں آپ کی مدد کروں گی۔

پر پہلے پتا تو چلے کہ آخر بات کیا ہے جس نے آپ کو حواس باختہ کر رکھا ہے۔"

شوہر کے عجیب غیر متوقع سوال پر شمیم گڑبڑا سی گئی۔

"دراصل کل میری سبزی جس انسان نے خریدنی تھی اس کے پاس پورے پیسے نہیں تھے اور کم پیسوں میں ہمارے گھر کا خرچہ پورا نہیں ہونا تھا اس لئے جب میں نے اس سے مکمل ادائیگی کا مطالبہ کیا تو وہ مجھ سے تھوڑی مہلت مانگ کر اپنے گھر سے باقی کی رقم لینے ایسا گیا کہ مغرب کی اذان کے بعد بھی نہ لوٹا۔پھر میں نے سوچا کہ سبزی تو بکی نہیں یہ نہ ہو کہ لیٹ ہونے پر بس بھی نکل جائے اور وہی ہوا تیز تیز قدم اٹھاتا جب میں بس سٹینڈ پر پہنچا تو گاؤں جانے والی آخری بس بھی نکل چکی تھی۔اس وقت اک پل کے لئے تو مجھے لگا کہ آج میں گھر نہیں جا سکوں گا پر کہتے ہیں نہ اللہ مہربان تو بندہ پہلوان...

www.novelsclubb.com

میں نے کافی دیر سوچ بچار کے بعد پیدل ہی جنگل کے راستے گھر آنے کا فیصلہ کیا۔ اگرچہ سنسان جنگل کے راستے اکیلے گھر آنا وہ بھی پیدل, خطرے سے خالی نہیں تھا پر میں نے مجبوری کے تحت یہ خطرہ بھی مول لے لیا۔

میں جب جنگل میں داخل ہوا تو سردی کی اک لہر میرے پورے جسم میں سرایت کر گئی۔پر مرتا کیا نہ کرتا والی حالت تھی اس لئے شدید ٹھنڈ کے باوجود میں بنا رکے لگاتار چلتا رہا یہاں تک کہ چلتے چلتے وہی سنسان قبرستان آگیا جس کا ذکر اکثر گاؤں والے کرتے ہیں۔"

"اچھا اچھا وہی عیسائیوں کا قبرستان جو اب کھنڈر بن چکا ہے؟ جس کے بارے میں مشہور ہے کہ جو بھی آج تک وہاں گیا زندہ لوٹ کر نہیں آیا؟" شمیم نے گھبرا کر پوچھا۔

ہاں وہی قبرستان۔دل تو بہت گھبرا رہا تھا پر اندر داخل ہونا بھی میری مجبوری تھی کیونکہ اب میں آدھے سے زیادہ جنگل پیدل پار کر آیا تھا اور اب واپس جانا ناممکن تھا

اور اگر میں واپس مڑ بھی جاتا تو پہلے اتنا بڑا جنگل پھر سے پیدل پار کرنا پڑتا اوپر سے کوئی منزل بھی نہیں تھی میری, الٹا وہی سنسان بس سٹینڈ ہی تھا۔ جہاں اگلی صبح تک کسی بس کے آنے کا امکان نہیں تھا۔ اور میں اس بات کو بخوبی جانتا تھا کہ تم اور بچے میرے لئے پریشان اور ہو رہے ہو گے بس اسی لئے میں جلد از جلد گھر پہنچنا چاہتا تھا تبھی نہ چاہتے ہوئے بھی اس خوفناک قبرستان میں پیر رکھ دیے اور سب جانتے بوجھتے بھی میں موت کے منہ میں گھس گیا۔

اندر داخل ہوتے ہی اک ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے میرا استقبال کیا۔ پھر بھی میں چلتا رہا, چند قدم چلنے کے بعد مجھے اس بات کا اندازہ ہوا کہ میرے پاؤں مزید چلنے سے انکاری ہیں۔ پھر بھی میں نے ہمت نہیں ہاری اور دھیرے دھیرے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگا پر اچانک اک کالی بلی نے میرا راستہ روک کر مجھے مزید خوفزدہ کر دیا۔ اس کے بعد جو ہوا وہ ناقابل بیان ہے۔" اسلم نے اک جھرجھری لے کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"خدارا مجھے ساری بات بتائیں مجھے بے چینی ہو رہی ہے۔" شمیم کی گھبراہٹ میں اضافہ ہوا۔

"اگر تم ساری بات سننا ہی چاہتی ہو تو دل مضبوط کر لو کیونکہ یہ سب سننا تم جیسی نازک دل عورت کے لئے آسان نہیں ہو گا۔" اس کے بعد اسلم خود پر بیتی ساری کہانی اپنی بیوی کو سنانے لگا۔

****

"زخرف اک بار پھر سوچ لو...

مجھے تو سمجھ نہیں آرہا کہ کیوں تم سب جانتے بوجھتے خود تو تپتے صحراؤں کی گرمی کے حوالے کر رہی ہو, جہاں تپش اور تنہائی کے سوا کچھ نہیں ملنے والا۔"

"لائبہ مجھ سے بحث کر کے میرا ارادہ بدلنے کی ناکام کوشش مت کرو کیونکہ اب میں وہی کروں گی جو میری دادی کہیں گی پھر چاہے وہ مجھے آگ میں ہی کیوں نہ جھونک دیں, میں تب بھی افففف تک نہیں کروں گی۔

تمہیں پتا ہے نہ لائبہ دادی ہی ہماری ماں باپ اور کل کائنات ہیں اگر وہ ہمیں نہ سہارا دیتیں تو آج ہم دونوں جانے کہاں دنیا کی ٹھوکریں کھا رہی ہوتیں۔اور ویسے بھی ماں باپ کے بعد میری دادی نے اپنی ساری زندگی ہمیں دی ہے۔وہ ہمیشہ تپتی دھوپ میں ہمارے لئے گھنا سایہ بنی رہیں اور تم کہتی ہو کہ میں اپنی خوشی کی خاطر ان کی بات کاٹ دوں بولو؟تو سن لو ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔"زخرف کا لہجہ دوٹوک تھا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے تمہارے دل میں جو آئے وہ کرو پر یاد رکھنا زخرف تم اپنی بہن کی قبر پر اپنی خوشیوں کا محل تعمیر کرنے جا رہی ہو جس کے لئے کم سے کم میں تو تمہیں کبھی معاف نہیں کرنے والی,اس لئے آج کے بعد میرا اور تمہارا کوئی تعلق نہیں, آج

میں تم سے اپنا ہر رشتہ توڑتی ہوں زخرف... ہر رشتہ "😢 زخرف کو اپنی جگہ روتے ہوئے چھوڑ کر لائبہ وہاں رکی نہیں تھی۔

پچھلے کئی دن سے لائبہ لگاتار زخرف کو منانے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ عمران سے رشتے پر انکار کر دے پر زخرف کا کہنا تھا کہ اس کے انکار سے زہرہ بیگم کو دکھ ہو گا اس لئے وہ کسی صورت اپنی

دادی کی حکم عدولی کر کے ان کا دل نہیں دکھائے گی۔ جبکہ لائبہ کا کہنا تھا زخرف کو ہر گز اس منحوس گاؤں میں شادی کر کے اپنی مرحوم بہن کی طرح اپنی زندگی خطرے میں نہیں ڈالنی چاہیے۔ بقول لائبہ کے وہ گاؤں اسے شروع دن سے ہی پراسرار لگا تھا... وجہ لائبہ کا خود باخود نہر کنارے واقع درخت کی جانب کھینچی چلی جانا اور پھر روحین کی حادثاتی موت... کافی دن کی لمبی چوڑی بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ دونوں ہی اپنے موقف پر ڈٹی رہیں اور شدت جذبات میں آ کر لائبہ نے اپنی جان سے پیاری بہن کے ساتھ ہر رشتہ ختم کر کے بات ہی ختم کر ڈالی۔

www.novelsclubb.com

*******

دروازے پر لگاتار بیل ہو رہی تھی اور کوئی بھی جا کر دروازہ کھولنے کی زحمت نہیں کر رہا تھا۔

حد ہو گئی یار دادی تو عصر کی نماز پڑھ رہی ہوں گی پر زخرف تو دروازہ کھول سکتی ہے نہ...پر نہیں وہ محترمہ آرام فرما رہی ہیں ہنہہ۔ 😉 لائبہ جلتی کڑتی جب دروازے تک پہنچی تب تک بیل رک چکی تھی۔

لائبہ نے گیٹ کھول کر باہر دیکھا تو دور دور تک کوئی نظر نہیں آیا۔

"حد ہے یار اتنی بیل بجائی اور دو منٹ کا صبر نہیں کیا اس انسان نے...اوپر سے منٹوں میں غائب بھی ہو گیا انسان نہ ہوا جن ہو گیا۔ خیر جو بھی تھا گیا تو گیا میں کیا کروں۔" لائبہ منہ بنا کے واپس مڑنے لگی تبھی اس کی نظر گیٹ کے باہر زمین پر پڑی تو اسے اک خط نما چھوٹا سا کاغذ نظر آیا جسے یوہیں اٹھا کر وہ اپنے ساتھ اپنے

کمرے میں لے آئی اور بنا دیکھے سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر خود گھر کے کاموں میں لگ گئی۔

عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد لائبہ کو تھکن کا احساس ہوا تو کھانا کھائے بغیر ہی آرام کی غرض سے کمرے میں آ کر لیٹ گئی۔

جب سے اس نے زخرف کے ساتھ اپنا تعلق توڑا تھا تب سے اپنا کمرہ بھی الگ کر لیا تھا۔لائبہ اپنے روحین اور زخرف کے مشترکہ کمرے سے اپنے کچھ کپڑے اور ضرورت کا تھوڑا بہت سامان لے کر درمیان کے پورشن کا سٹور نما کمرہ صاف کر کے وہیں اک طرف دادی کا پرانا پلنگ سیٹ کر کے رہنے لگی تھی۔اگرچہ شروع شروع میں اسے روحین کی کمی اور زخرف کی بے وفائی بہت رلاتی تھی پر آہستہ آہستہ اس نے دل کو سمجھا ہی لیا تھا اور رات کو اکثر روحین کے ساتھ بچپن سے لے کر جوانی تک گزرا اچھا وقت یاد کرتے کرتے سو جاتی۔آج بھی جب وہ سونے کے لئے لیٹی تو چھم سے روحین کا معصوم چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آ گیا۔

www.novelsclubb.com

کچھ ماہ پہلے

....."ارے آپی کیا آپ ہمیشہ اس زخرف کی بچی کے ساتھ سو جاتی ہیں, کیا میں آپ کی کچھ نہیں لگتی جو ساری توجہ اور محبت اس نکمی زخرف کو دیتی ہیں۔ مجھ معصوم سے تو کوئی پیار ہی نہیں کرتا۔" لائبہ نے منہ بسور کر کہا تو زخرف اور روحین کا اک ساتھ قہقہہ بلند ہوا۔

"ارے میری چھوٹی سی, پیاری سی, چلبلی سی, جھلی سی بہن تم تو میری جان ہو۔ پتا ہے چھوٹی چھوٹی باتوں پر سمجھا کر وقت اسی کو دیا جاتا ہے جسے زیادہ سمجھ بوجھ نہ ہو, اور تمہیں تو پتا ہی ہے کہ زخرف زمین اور سمجھداری آسمان ہے جو کبھی آپس میں نہیں مل سکتے 😂

www.novelsclubb.com

اس لئے میری جان تم تو سمجھدار ہو تمہیں وقت کی کیا ضرورت, اس لئے پلیز ناراض مت ہوا کرو۔" روحین نے بڑے طریقے سے مکھن لگا کر لائبہ کو منانے کی کوشش کی پر

وہ یہ بھول گئی کہ اس کے سامنے بھی اپنے نام کی اک لائبہ بیٹھی ہے۔

"ارے واہ آپی مطلب مکھن لگانے میں تو آپ کا کوئی ثانی نہیں ہو سکتا۔ بڑے آرام سے مجھے سمجھدار کہہ کر جان چھڑوا رہی ہیں, بچُو جی آج مجھ پر آپ کی کسی میٹھی بات کا اثر نہیں ہونے والا اس لئے شرافت سے مجھے اپنی بغل میں جگہ دیں ورنہ میں زخرف کو بیڈ سے نیچے پھینکنے میں اک سیکنڈ بھی نہیں لگاؤں گی۔"

"اچھا بابا پھپھے کٹنی تم آجاؤ۔" روحین نے زخرف کو ساتھ والے سنگل بیڈ پر بھیج کر لائبہ کو اپنے ساتھ جگہ دی تو ساتھ ہی لائبہ کا بچوں کی طرح کہانی سننے کا فرمائشی پروگرام شروع ہو گیا اور روحین مسکرا کر ہمیشہ کی طرح جن اور پری کی کہانی سنانے لگی۔

www.novelsclubb.com

بڑی بہن کی یاد میں کھوئی لائبہ دھیمے سے مسکرا رہی تھی جبھی اسے اپنی آنکھوں میں تیرتی نمی نے احساس دلایا کہ اب وہ اپنی بڑی بہن کی محبت سے محروم ہو چکی ہے۔

"آپی آپ ہمیں چھوڑ کے کیوں چلی گئی؟ کیا آپ کو اک بار بھی اپنی بوڑھی نانی کا خیال نہیں آیا؟ جو آپ کی جدائی میں اندر ہی اندر برف کی پگھل رہی ہیں۔

کیا آپ کو اک بار بھی اپنی چھوٹی بہنوں کا خیال نہیں آیا کہ آپ کے بغیر ان کا کیا ہو گا؟ اور قدم قدم پر کون ان کی رہنمائی کرے گا؟

کون انہیں دنیا کی اونچ نیچ کے بارے میں بتائے گا؟ آپ کو پتا بھی ہے کہ آپ کے بعد دادی اتنا گھبرا گئی ہیں کہ ہمارا تعلیمی سلسہ بھی رکوا دیا, اور تو اور دادی نے اسی منحوس گاؤں میں اسی عجیب و غریب شخص سے زخرف کا رشتہ بھی پکا کر دیا ہے۔

اور زخرف بیوقوف بھی فوراً مان گئی یہ سوچے سمجھے بغیر کے اسی منحوس گاؤں نے آپ کی جان لی تھی۔ بہت سمجھا چکی ہوں اس کو پر اس پر دادی کی فرمانبرداری کا بھوت سوار ہے۔ حالانکہ میں نے ہزار مرتبہ سمجھایا کہ ہم جب مل کر دادی کو پیار سے سمجھائیں گے تو وہ مان جائیں گی پر وہ لڑکی ماننے کو تیار ہی نہیں۔ آخر میں کیسے اسے سمجھاؤں کہ میرا دل نہیں مانتا کہ آپ کی جان اس نہر کی وجہ سے گئی ہے۔

جانے کیوں وہ پگلی ان جاہل گاؤں کے لوگوں کی طرح توہم پرستی کا شکار ہو گئی ہے۔ آپی مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی کہ کیسے اس بیوقوف لڑکی کو اس کنویں میں چھلانگ لگانے سے بچاؤں؟ 🤔

وہ تو میری ہر بات کو دادی کا دل دکھے گا کہہ کر رد کر دیتی ہے۔ آپی آپ نے ہمیشہ میری مدد کی ہے اب بھی کہیں سے آئیں نہ میری مدد کرنے اور زخرف کو ڈوبنے سے بچائیں۔

ہائے کوئی تو غیب سے آئے میری مدد کرنے, میں کیسے اپنی بیوقوف بہن کو نکالوں اس دلدل سے جس میں وہ جانتے بوجھتے ڈوبنا چاہتی ہے۔" آنسو بہا کر خود کلامی کرتی لائبہ گہری نیند کی آغوش میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ روحین کو یاد کرتے کرتے گہری نیند میں جا چکی تھی تبھی اسے محسوس ہوا کوئی دھیرے دھیرے اس کے سر میں انگلیاں پھیر رہا ہے۔ بالوں سے وہ ہاتھ دھیرے دھیرے اس کے چہرے اور پھر اس کی گردن پر آیا تبھی لائبہ کے جھرجھری لینے پر وہ ہاتھ تھم گیا۔

سنو لائبہ میرے پاس آؤ...

آؤ نہ لائبہ میرے پاس آؤ... آؤ.... آؤ

کوئی اسے اپنی طلسماتی آواز میں پکار رہا تھا۔ اور وہ بھی آنکھیں بند کئے دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اس آواز کے پیچھے چلتی جا رہی تھی۔

ارے لائبہ کیا کر رہی ہو گر جاؤ گی یار سیڑھیوں سے...

www.novelsclubb.com

لائبہ اسی آواز کے پیچھے بند آنکھوں سے چلتی پہلی سیڑھی سے لڑھک کر گرنے ہی والی تھی جب نیچے اپنے کمرے سے نکل کر دادی کے کمرے میں جاتی زخرف کی نظر اس پر پڑی اور اس نے تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کے اسے بروقت تھام لیا۔

*******

زخرف بار بار کروٹ بدل بدل کر تھک چکی تھی پھر بھی نیند تھی کہ آنے کو تیار ہی نہ تھی۔

"لائبہ تم جانتی ہو کہ روحین آپی کی اس حادثاتی موت نے مجھے بھی اندر سے اتنا ہی گھائل کیا ہے جتنا تمہیں کیا ہے، پر پھر بھی صرف اک بات کو لے کر تم میرے بارے میں غلط سوچ رہی ہو۔ آخر میں نے ایسا بھی کیا غلط کیا صرف اپنی دادی کی بات ہی مانی ہے نہ... یہ ہماری وہی دادی ہیں جنہوں نے صرف ہمارے لئے اپنا جیون دان کر دیا اور آج جب ہم جوان ہو گئیں ہیں تو کیا اپنی دادی کی سب نیکیاں اور محبتیں بھلا کر خود غرض ہو جائیں؟

نہیں کبھی نہیں کم سے کم میں تو اتنی خود غرض کبھی نہیں ہو سکتی کیونکہ مجھے اپنی دادی کی ہمارے لئے دی ہر قربانی یاد ہے۔لائبہ کو لگتا ہے کہ میں اپنی بڑی بہن کی جگہ لے رہی ہوں تو اس کی سوچ سراسر غلط ہے کیونکہ میں صرف اور صرف اپنی دادی کی بات مان رہی ہوں جو انہوں نے بڑے مان سے کہی ہے۔جہاں تک بات ہے عمران جی کی تو میں خود بھی انہیں جیون ساتھی کے طور پر ابھی دل سے قبول نہیں کر پا رہی اور نہ ہی کبھی انہیں دل میں جگہ دے پاؤں گی,پر یہاں بات میری دادی کے مان کی ہے جو میں مر کر بھی نہیں توڑ سکتی۔پھر چاہے اس کے لئے مجھے اپنی جان سے پیاری بہن کی ناراضگی ہی کیوں نہ سہنی پڑے۔"زخرف نے نم لہجے میں اپنے ساتھ بچھے لائبہ کے اس بستر کو چھو کر کہا جہاں کبھی لائبہ سویا کرتی تھی۔😢

www.novelsclubb.com

*******

"افف میرے خدا....

شان کے ابا یہ آپ کیسی کہانی سنا رہے ہیں؟ سننے میں تو لگ رہا ہے کہ اس کہانی کا حقیقت سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں۔

بھلا ایسا بھی ہو سکتا کوئی بھٹکتی روح اپنی دکھ بھری داستان اک عام انسان کو سنائے؟" 🤔 اسلم کی بیوی آدھی بات سن کر بیچ میں بول پڑی

"یعنی کہ تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ میں تم کو من گھڑت کہانی سنا رہا ہوں۔" اسلم کو بیوی کی بات پر شاک لگا۔

"نہیں نہیں میرا ایسا کوئی مطلب نہیں تھا۔ دراصل مجھے سننے میں یہ سب بہت عجیب لگ رہا ہے بس اسی لئے اپنے خیالات کا اظہار کر دیا۔ آپ تو ناراض ہی ہو گئے معذرت..."

www.novelsclubb.com

"مجھے بتاؤ ہماری شادی کو اتنے سال ہو گئے میں نے آج تک تم سے جھوٹ بولا؟ جو اب بولوں گا۔" اسلم خفا ہوا

"اچھا بابا معذرت کر تو رہی ہوں۔"

"میں تمہاری معذرت کا کیا کروں جب تمہیں میری بات پر یقین ہی نہیں۔"

"آپ کیسی باتیں کرتے ہیں... مجھے آپ کی بات پر یقین ہے پر سننے میں تھوڑا عجیب لگا اس لئے بول دیا اور آپ تو خفا ہی ہو گئے۔ اچھا چلیں آگے بتائیں پھر کیا ہوا؟"

بھلیے لوکے میں سچ بول رہا ہوں واقعی مجھے اک لڑکی کی بھٹکتی روح ملی تھی اور یہ سب بھی اسی نے بتایا مجھے یار... کہتا اسلم آگے بتانے لگا۔

******

اک تو لائبہ کی ناراضگی کو لے کر اداسی تھی اوپر سے نیند بھی آنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ تبھی زخرف نے دادی کے کمرے میں جا کر ان کے ساتھ سونے کا فیصلہ کیا اور اٹھ کر اپنے کمرے سے باہر نکل آئی۔

ابھی دو قدم بھی نہیں چلی تھی کہ سیڑھیوں سے آتی چھن چھن کی آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کر لیا۔

پائل تو ہمیشہ روحین پہنا کرتی تھی اور اب تو روحین نہ اس دنیا میں تھی نہ گھر میں, پھر یہ پائل کس نے پہنی یہی جاننے کے لئے جیسے ہی زخرف نے گردن گھما کر پیچھے دیکھا تو دم بخود رہ گئی کیونکہ درمیانے پورشن میں لائبہ روحین کی پائل پہنے نیند میں بند آنکھوں کے ساتھ آخری سیڑھی پر پاؤں رکھ کر گرنے والی تھی۔ 😱

تبھی زخرف نے بنا وقت ضائع کئے بھاگ لائبہ کو تھام لیا۔

"ارے لائبہ تم کو ہوا کیا ہے؟ کیا کر رہی تھی یہ؟ تم کو پتا بھی اگر میری نظر تم پر نہ پڑتی تو تم سیڑھیوں سے گر کر اپنی کوئی ہڈی تڑوا بیٹھی ہوتی۔" کمرے میں آ کر زخرف نے لائبہ کو جگانے کے بعد پانی کا گلاس دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے تمہاری مدد اور محبت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔اس لئے بہتر ہو گا تم یہ فکر والا ڈرامہ کسی اور کو دکھانا جو تمہاری خود غرضی اور چالاکیوں سے واقف نہ ہو سمجھی ,اور اب نکلو میرے کمرے سے

میں تمہاری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی۔"اسے لائبہ سے اتنے سخت رویے کی توقع ہر گز نہیں تھی۔شاید اسی لئے وہ پچھلی باتیں بھلا کر لائبہ کے سٹور نما کمرے میں اس کے ساتھ ہی چلی آئی تھی۔

"لائبہ میں تمہاری بہن ہوں دشمن نہیں۔"زخرف نے بمشکل اپنے آنسو روکے۔

"ہاں بدقسمتی سے تم میری بہن ہو پر دشمنوں سے بھی بدتر...

اس لئے بہتر یہی ہو گا کہ دوبارہ میرے سامنے مت آنا ورنہ میں سارے لحاظ بالائے طاق رکھ کر جانے تمہارے ساتھ کیا کر بیٹھوں سمجھی...اب دفع ہو جاؤ یہاں سے۔"لائبہ کے چلا کر کہنے پر زخرف روتے ہوئے اس کے کمرے سے نکل گئی۔

*******

"کوئی اتنا ظالم اور بے غیرت کیسے ہو سکتا ہے کہ اپنی ہی عزت کا سودا کر دے؟

"شمیم کے آنسو تواتر سے بہہ رہے تھے وہ خود بھی اک عورت ہونے کے ساتھ ساتھ اک بیٹی کی ماں بھی تھی۔ عورت کا درد کیا ہوتا ہے اسے بہت اچھے سے معلوم تھا۔ شاید اسی لئے وہ روحین کی دکھ بھری داستان سن کے اپنے آنسو روک نہیں پائی تھی۔

تھلیے لو کے پیسے کی لالچ میں اچھے اچھے اپنا ایمان بیچ دیتے ہیں۔ اس انسان نے بھی پیسے کے لئے اپنی عزت کے ساتھ ساتھ اپنا ایمان بھی بیچ دیا۔

دنیاوی چمک دمک اک ایسا دھوکہ ہے جس کی چاہ میں انسان آنکھیں موندے اس کے پیچھے پیچھے چلتا جہنم کے دروازے تک پہنچ جاتا ہے اور آنکھیں تب کھلتی ہیں جب وہ دونوں قدم اندر رکھ چکا ہوتا ہے۔

عمران کا بھی شاید یہی حال ہے ابھی تو وہ اس چمک دمک کے پیچھے پیچھے چل رہا ہے پتا تو تب چلے گا جب جہنم کا دروازہ پار کر گیا پھر جانے گا کہ وہ کتنا بڑا خسارا کر بیٹھا ہے۔ ابھی تو نیا نیا پیسہ ملا ہے اس کی چمک دمک نے ہی اسے دیوانہ بنا رکھا ہو گا۔" مجھے تو خوف آنے لگا ہے شان کے ابا آج کل وہی لوگ پیٹھ میں چھرا گھونپنے لگے ہیں جن پر ہم سب سے زیادہ اعتبار کرتے ہیں۔" شمیم نے افسردہ لہجے میں کہا۔

"اچھا تو اب مجھے مشورہ دو کہ میں کیا کروں؟" اسلم نے پوچھا۔

"کرنا کیا ہے... مدد کریں اس مظلوم کی جس نے اتنے مان سے آپ سے مدد مانگی ہے۔

شان کے ابا سچ بتاؤں تو آپ کی آدھی بات سن کے مجھے بڑا عجیب لگا تھا کہ آپ کو اک بھٹکتی ہوئی روح ملی تھی۔

مگر اس پر ہونے والے اس دردناک ظلم کی داستان سن کے میرا دل کانپ گیا آخر میں بھی اک بیٹی کی ماں ہوں مجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے اس کے درد کو۔ بس

آپ کل ہی جائیں اور جتنی ممکن ہو سکے اس کی مدد کریں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" شمیم کے مسکرا کر کہنے پر اسلم بھی مطمئین ہو گیا کہ اس نیک کام میں اس کی بیوی بھی اس کے ساتھ ہے۔

---

اپنی بیوی سے مشورے کے بعد اسلم کافی تک مطمئین ہو گیا تھا۔ پھر اسی کے مشورے پر کچھ ہفتے بعد رات کو دوبارہ جنگل والے قبرستان میں چلا آیا۔ آج بھی وہی سرد اور پراسراررات تھی پر اس بار فرق یہ تھا کہ وہ پہلے کی طرح خوفزدہ نہیں تھا۔

وہ آیت الکرسی پڑھتا قبرستان میں داخل ہوا اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا عین اسی جگہ پہنچ گیا جہاں پہلے اس کی ملاقات روحین سے ہوئی تھی۔

اسی جگہ پہنچ کے اس نے دھیمی آواز میں روحین کو پکارا۔

روحین...روحین.....

روحین میں تمہاری مدد کرنے آیا ہوں۔دیکھو بیٹا میں خود اک بیٹی کا باپ ہوں۔

یقین کرو جب سے تمہاری دکھ بھری داستان سنی ہے مجھے تب سے سے راتوں کو نیند نہیں آتی۔مجھے خوابوں میں تمہاری سسکیاں سنائی دیتی ہیں تو میں اکثر ڈر کر اٹھ جاتا ہوں تبھی ساتھ والی چارپائی پر سوئی اپنی بیٹی کو دیکھ کر تم یاد آتی ہو۔

میرے سامنے آؤ میں تمہاری ہر طرح کی مدد کرنے کو تیار ہوں۔تم جو کہو گی میں کرنے کو تیار ہوں پر میرے سامنے تو آؤ, میں تمہارے دکھ اور اذیت کو سمجھتا ہوں۔

www.novelsclubb.com

مجھ سے اذیتیں نہ پوچھ

میں نے رشتے گنوائے ہیں۔!!

"کوئی کتنا بھی نرم دل اور خوف خدا رکھنے والا انسان کیوں نہ ہو پر مجھ پر گزرے کرب کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ میں جانتی ہوں کہ تم اک نیک دل اور اچھے انسان ہو پھر بھی تم میری مدد نہیں کر پاؤ گے اس لئے پچھلی بار بھی کہا تھا لوٹ جاؤ اب بھی کہتی ہوں میرے لئے تکلیف مت اٹھاؤ کیونکہ تم اکیلے نہیں بلکہ تمہارے ساتھ تمہاری بیوی اور بچوں کی خوشیاں جڑی ہیں۔" اسلم کے لگاتار پکارنے پر چند قدم کے فاصلے پر بنی خستہ حال دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی روحین کی آواز میں بے پناہ درد تھا۔

"اپنی بیٹی کی صورت دیکھ کر مجھے تمہاری یاد آتی ہے۔ اور میں یہاں اپنی بیوی ہی کے کہنے پر آیا ہوں اسے کوئی اعتراض نہیں۔ وہ تو خود چاہتی ہے کہ میں تمہاری مدد کروں۔" اسلم چند قدم کا فاصلہ طے کر کے اس کے پاس چلا آیا۔

"اگر تم میری مدد کرنے میں لگ گئے تو تمہارے بیوی بچوں کی دو وقت کی روٹی کون پوری کرے گا جو صرف تمہارے سبزی بیچ کر کچھ پیسے گھر لانے سے چلتی ہے

www.novelsclubb.com

اب میں اتنی خود غرض بھی نہیں کہ اپنے کام کے لئے اک غریب کے گھر کی روٹی بھی بند کر دوں۔"روحین نے اداس لہجے میں کہا۔

"تم اس کی پرواہ مت کرو کیونکہ میرا عظیم ربّ تو پتھر میں چیونٹی کو بھی بھوکا نہیں رکھتا پھر میرے بیوی بچوں کو کیسے بھوکا رہنے دے گا؟ تم بس کام بتاؤ کرنا کیا ہے۔" اسلم کا لہجہ دوٹوک تھا۔

ٹھیک ہے اگر تم پیچھے ہٹنے سے انکاری ہو تو میں بھی تمہیں کسی مشکل میں نہیں ڈالوں گی۔ارادہ تو میرا تمہارے ذریعے ان درندوں سے بدلہ لینے کا تھا پر اب فکر تمہارے بیوی بچوں کی دو وقت کی روٹی کی بھی ہے۔

اس لئے اک ایسا کام دے رہی ہوں جو بظاہر آسان ہے پر اس میں بھی بہت سی مشکلات آسکتی ہیں۔"

باقی رہی ان درندوں کی بات تو اب میں ان سے اکیلی ہی نمٹ لوں گی۔

کرنا یہ ہے کہ تم میرے گھر میری نانی کے پاس جا کر کہنا کہ تمہیں بسمہ نے بھیجا ہے اور یہ کاغذ ان کے ہاتھ میں تھما دینا۔ پھر وہ تمہیں بنا کوئی سوال کئے اپنے گھر سودا سلف لانے والے ملازم کے طور پر رکھ لیں گی۔

کوشش کرنا کہ اپنے بیوی بچوں کو بھی ساتھ لے جانا کیونکہ اکیلا مرد دیکھ کر نانی گھبرا جائیں گی اور مجھے ڈر ہے کہیں تمہیں رکھنے سے بھی انکار نہ کر دیں۔ لیکن اگر ساتھ بیوی بچے بھی ہوئے تو وہ باآسانی تمہیں اپنے گھر میں جگہ دے دیں گی۔ تم اور تمہاری بیوی پہلے نانی کا اعتبار جیت لینا۔ پھر دھیرے دھیرے نانی کے کان میں یہ بات ڈالنا کہ عمران زخرف کے قابل نہیں۔

سیدھے لفظوں میں کہوں تو اپنی عقل کو استعمال کرتے ہوئے تم دونوں میاں بیوی نانی کے ساتھ اچھا رشتہ قائم کر کے ان کا دل گاؤں اور عمران سے کھٹا کر دینا۔ اور میری بہن کو اس درندے سے بچا لینا۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا بظاہر یہ کام جتنا آسان لگتا ہے درحقیقت اتنا ہی مشکل ہے۔ کیونکہ نانی کے دل میں جگہ بنا کر انہیں

www.novelsclubb.com

اپنی بچپن کی سہیلی کے خاندان کے خلاف کرنا بہت مشکل ہو گا پر مجھے یقین ہے تم یہ سب کر لو گے۔"

"میں ساری بات سمجھ گیا مگر اک بات سمجھ نہیں آئی کہ اس کاغذ پر کیا لکھا ہے جو وہ مجھے اس کاغذ کو پڑھتے ہی وہ نوکری پر رکھ لیں گی۔" اسلم نے پوچھا

*****

دراصل بسمہ میری ہمسائی, بچپن کی دوست اور نانی کی سٹوڈنٹ رہی ہے

"چند ماہ پہلے اس کی شادی ہو گئی اور وہ کراچی چلی گئی۔ نانی نے اسے کچھ ماہ پہلے اک شریف اور اعتبار کا ملازم ڈھونڈنے کا بولا تھا جو گھر کا چھوٹا موٹا کام کرنے کے ساتھ ساتھ سودا سلف بھی لا دیا کرے کیونکہ اب نانی خود باہر نہیں جاتیں اپنی پوتیوں کو اکیلا چھوڑ کر

نہ ہی ان کو گھر سے باہر جانے دیتی ہیں۔اس لئے انہیں گھر کے چھوٹے موٹے کاموں کے لئے ملازم کی ضرورت ہے۔

تو بس اس کاغذ میں بسمہ کی لکھائی میں یہ لکھا ہے کہ تم وہی ملازم ہو جسے بسمہ نے کراچی سے بھیجا ہے اور تم اعتبار کے بندے ہو اس لئے تمہیں اور تمہارے خاندان کو بلا جھجک نانی اپنے گھر میں رکھ لیں۔" روحین نے بتایا

"اک سوال ہے..

تمہارے پاس بسمہ کی لکھائی میں لکھا یہ کاغذ کہاں سے آیا؟" 🤔

ہاہاہاہا بچوں جیسے سوال مت کرو میں زندہ انسان نہیں جسے کاغذ پینسل اور بسمہ کی لکھائی کی ضرورت پڑے۔ 😒

www.novelsclubb.com

اب جاؤ اللہ تمہارا نگہبان ہو۔"

"آمین ثم آمین۔" کہتا اسلم وہاں سے چل پڑا۔

*******

"امیر علی میں نے تمہیں پہلے بھی سمجھایا تھا کہ اس نے ایسے پاکستان نہیں آنا,اس کے لئے کوئی بڑی چال چلنی پڑے گی۔"زبیر علی نے پر سوچ انداز میں کہا۔

اوہ ہو بھائی صاحب جو چال میں نے چلی ہے وہ بھی کوئی چھوٹی چال نہیں,آپ فکر ہی نہ کریں بس دیکھتے جائیں کہ کیسے اب وہ بھائیوں کی محبت میں کھینچی چلی آتی ہے۔"امیر علی کے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ پھیلی۔

"چپ کرو تم دونوں بے وقوفوں کے شہنشاہ ہو اب تک اک چھوٹا سا کام نہیں کر سکے۔اب دیکھنا تم دونوں...دو دن....

صرف دو دن میں کیسے ان دونوں ماں بیٹے کو پاکستان بلاتا ہوں,اور دیکھنا وہ دونوں بھی کیسے سر کے بل بھاگے چلے آئیں گے۔"شمشیر علی نے دونوں چھوٹے بھائیوں کو جھاڑ کر رکھ دیا۔

"لیکن بھائی صاحب آپ ایسا کیا کرنے والے ہیں جو میں نہیں کر سکا؟"امیر علی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اوہ باؤلے ذرا دماغ کے گھوڑے دوڑاؤ تو سمجھ جاؤ گے کہ میں کیا کرنے والا ہوں۔"شمشیر علی نے دائیں آنکھ دبائی تو سب کا مکروہ قہقہہ اک ساتھ بلند ہوا۔

*******

"اسلام علیکم جی...

میرا نام اسلم ہے۔مجھے بسمہ بی بی نے کراچی سے بھیجا ہے۔اور یہ پرچی بھی بھجوائی ہے۔"کافی دیر سے دروازے پر ہوتی بیل سے تنگ آ کے زخرف نے دروازہ کھولا تو سامنے کھڑے درمیانی عمر کے انسان نے طوطے کی طرح فر فر بولنا شروع کر دیا۔

"ایک منٹ ایک منٹ ایک منٹ...

بھیاجی بریک پر پاؤں رکھیں اور آرام سے بتائیں کہ کس سے ملنا ہے آپ کو؟"

زخرف نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"جی میں زہرہ بیگم سے ملنے آیا ہوں اور مجھے بسمہ بی بی نے کراچی سے بھیجا ہے۔"

زخرف کے لہجے سے گھبرا کر اسلم نے اٹک اٹک کر اپنی بات مکمل کی۔

"اچھا یہیں دروازے پر انتظار کریں

میں دادی کو بلا کر لاتی ہوں۔" اسلم کی گھبراہٹ دیکھ کے زخرف کو احساس ہوا کہ

وہ کچھ زیادہ ہی سخت لہجے میں پیش آئی ہے اس لئے اس بار اس کا لہجہ نرم تھا۔

اس نے بیرونی دروازہ بند کیا اور اب اس رخ دادی کے کمرے کی جانب تھا۔

"دادی باہر کوئی آپ سے ملنے آیا ہے۔" زہرہ بیگم عصر کی نماز ادا کر کے دعاء مانگ

رہی تھیں جب زخرف دروازے پر ہلکی سی دستک دے اندر داخل ہوتے ہوئے

بولی۔

"کون آیا ہے؟" زہرہ بیگم نے دعاء کے لئے اٹھے ہاتھ منہ پر پھیر کر جائے نماز اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

"پتہ نہیں دادی وہ کہہ رہا ہے کہ اسے بسمہ آپی نے بھیجا ہے کراچی سے, اور ساتھ میں یہ کاغذ پکڑایا ہے اس نے...." زخرف نے اسلم کا دیا خط زہرہ بیگم کو دیا۔

انہوں نے خط کھول کر دیکھا تو بسمہ کی لکھائی میں لکھا تھا کہ یہ اسلم ہے اس کے سسرالیوں کا پرانا اور اعتبار کا ملازم, آپ اسے اور اس کے بیوی بچوں کو بلا جھجھک رکھ لیجئے۔

جب روحین, زخرف اور لائبہ چھوٹی تھیں تب زہرہ بیگم ان کے ساتھ ساتھ بسمہ کو بھی ٹیوشن پڑھا دیا کرتیں تھیں۔ دسویں جماعت تک بسمہ انہیں سے پڑھتی رہی تھی۔ اس لئے زہرہ بیگم بسمہ کی لکھائی سے خوب واقف تھیں۔ تبھی خط کو دیکھتے ہی لکھائی پہچان کر مسکرانے لگیں۔

"دادی اس خط میں ایسا کیا لکھا ہے جو آپ مسکرا رہی ہیں۔" زخرف کے لہجے میں حیرانگی تھی۔

بیٹا میری سٹوڈنٹ اور تیری روحین آپی کی سہیلی بسمہ نے شادی کے بعد بھی مجھے یاد رکھا بس اسی بات پر خوشی ہوئی ورنہ آج کے دور میں کون کسی کو یاد رکھتا ہے... 😔

ایسا کرو انہیں اندر بلا لو اور کچن کے ساتھ بنا کمرہ انہیں دے دو۔

زہرہ بیگم کے مسکرا کر کہنے پر زخرف اسلم اور اس کے بیوی بچوں کو لینے چل دی۔

******

www.novelsclubb.com

رامق بیٹا کہاں تھے تم؟

کب سے تمہیں کال کر رہی ہوں کال بھی اٹینڈ نہیں کر رہے تھے۔

عشرت اشرف کا لہجہ بھرایا ہوا تھا۔

سوری ماما دراصل میں میٹنگ میں تھا اور موبائل سائیلنٹ پر لگا تھا اس لئے آپ کی کال دیکھ نہیں پایا۔آپ کو تو پتا ہے کہ میں جب بھی میٹنگ میں ہوتا ہوں موبائل سائیلنٹ پر رکھتا ہوں پھر آج کیا ہوا جو آپ بار بار کال کر رہیں تھیں؟

اور یہ آپ اتنا گھبرائی کیوں ہوئی ہیں خیریت؟ماں کے چہرے کی ہوائیاں اڑی دیکھ کے اسے تشویش ہوئی۔

"بیٹا تمہارے بڑے ماموں کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ان کی حالت بہت خراب ہے ڈاکٹرز زیادہ تسلی بخش جواب نہیں دے رہے۔میرا دل بیٹھا جا رہا ہے پلیز بیٹا مجھے میرے بھائی کے پاس لے چلو,اگر ان کو کچھ ہو گیا تو میں قیامت کے دن اپنے ماں باپ کو کیا جواب دوں گی کہ میرا بھائی مجھ سے ملنے کی خواہش دل میں لئے دنیا سے چلا گیا؟"

"اوہ کب ہوا ماموں کا ایکسیڈنٹ؟"رامق بھی پریشان ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"آج صبح جب وہ گاؤں سے شہر جارہے تھے تبھی ان کی گاڑی اک ٹرک سے ٹکرائی اور ڈرائیور تو اسی پل جان کی بازی ہار گیا جبکہ ہسپتال میں بھائی صاحب زندگی اور موت کہ جنگ لڑ رہے ہیں۔

بیٹا اب میں تمہارے بزنس کی کوئی بات نہیں سنوں گی مجھے ابھی اپنے بھائی کے پاس جانا ہے بس۔" عشرت اشرف نے روتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے ماما ہم کل صبح کی فلائٹ سے ہی پاکستان چلیں گے پر پلیز آپ رونا تو بند کریں کچھ نہیں ہو گا ماموں کو انشاءاللہ۔" رامق نے اپنی پیاری ماں کے آنسو صاف کر کے انہیں اپنے سینے سے لگا کر کہا تو عشرت اشرف کو کچھ تسلی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اگلے دن کی پہلی فلائٹ سے عشرت اشرف اپنے بیٹے رامق کو لے پاکستان چلی آئیں۔

پچیس سال بعد اپنے ماں جائے دیکھ کران کا دل بھر آیا۔

جانے کتنی ہی دیر دونوں چھوٹے بھائیوں کے سینے لگی روتی رہیں۔ پھر جب پٹیوں میں جکڑے بڑے بھائی کو دیکھا تو ان کی حالت مزید خراب ہو گئی۔

"ہائے اللہ میرے بھائی کی حالت اتنی خراب ہے اور آپ لوگ انہیں گھر لے آئے۔ ابھی کے ابھی واپس لے کر چلیں انہیں ہسپتال..."

"آپ کو کیا لگتا ہے باجی ہم نے کوشش نہیں کی ہو گی؟

کل رات جب انہیں ہوش آیا تب سے ضد کر رہے تھے کہ گھر لے چلو, ہم نے بہت سمجھایا کہ آپ کی حالت ٹھیک نہیں پر مجال ہے جو ہماری اک بھی سنی ہو بھائی صاحب نے...

www.novelsclubb.com

کہتے ہیں زندگی رہے یا موت آئے بس اپنے گھر میں آئے جہاں اپنی چھوٹی بہن کے ساتھ بچپن گزارا, اس کے ناز اٹھائے, پھر اسے ڈھولی میں بٹھا کے رخصت کیا۔

کیا ہوا جو بہن ملنے نہیں آتی..

اس کی یادیں تو ہوں گی ساتھ...

مجھے نہیں مرنا اس ہسپتال میں, مجھے میرے گھر لے چلو جہاں میری گڑیا کی یادیں ہیں۔

اب آپ ہی بتائیں ہم ان کی ضد کے آگے ہتھیار نہ ڈالتے تو اور کیا کرتے؟

آپ کی جدائی نے انہیں پہلے ہی بیمار کر رکھا تھا اور اب اس ایکسیڈنٹ نے تو اور کمزور کر کے رکھ دیا...

ویسے آپ پریشان نہ ہوں ہم شہر سے اک بہت اچھے ڈاکٹر کو ساتھ لائے ہیں ان کے علاج کے لئے...

www.novelsclubb.com

وہ چوبیس گھنٹے ان کے ساتھ رہے گا۔

اس کی فیس دیں گے ہم اسے باجی۔"امیر نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا۔

"ہائے میں صدقے میرے بھائی نے میری یاد میں اپنی کیا حالت بنالی 😢

اب میں کہیں نہیں جاؤں گی اپنے بھائی کو چھوڑ کے...بس یہیں رہوں گی اپنے پیارے بھائی کے پاس ہر پل,ہر لمحہ...."عشرت اشرف نے شمشیر علی کے آکسیجن ماسک لگے چہرے پر دھیرے سے ہاتھ پھیر کر کہا,اور شمشیر علی جو آنکھیں بند کر کے سارا باتیں سن رہا تھا اپنی عیاری پر خود کو داد

دیے بنا نہ رہ سکا۔

دراصل اس دن امیر علی اور زبیر علی کی بحث سن کے شمشیر علی نے سوچا کہ امیر علی کا بہن کے بغیر دل نہ لگنے کا سن کر اگر عشرت کا دل نرم پڑ بھی گیا تب بھی بھانجے نے کبھی بھی ان کی خاطر اپنا بنا بنایا بزنس تو چھوڑنا نہیں!

کیوں نہ ایسا کھیل رچایا جائے کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے...

اس لئے شمشیر علی نے دونوں چھوٹے بھائیوں کے ساتھ مل کے پلان بنایا اور اسی پلان کے تحت سب سے چھوٹے امیر علی نے عشرت اشرف کو کال کر کے شمشیر علی کے ایکسیڈنٹ کی جھوٹی خبر سنادی۔

پھر کیا تھا نرم دل کی مالک عشرت اشرف بھائی کی محبت میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر فوراً پاکستان چلی آئیں۔اور اس طرح شمشیر علی اور اس کے شاطر بھائی انہیں آسانی سے پاکستان لانے میں کامیاب ہو گئے۔

******

ماما اب کیسی طبیعت ہے ماموں کی؟ اگلی صبح رامق جب سو کر اٹھا تو اپنی ماں کو دیکھنے سب سے پہلے بڑے ماموں شمشیر علی کے کمرے میں گیا جہاں اس کی ماں ساری رات بھائی سرہانے بیٹھی روتی رہیں تھیں اور رامق کے لاکھ سمجھانے کے باوجود وہاں اٹھنے سے انکاری تھیں۔

مجھے تو کوئی سدھار نظر نہیں آرہا۔ کل سے میرے بھائی نے آنکھ تک نہیں کھولی۔

عشرت اشرف نے نم لہجے میں بتایا۔

انشاءاللہ اٹھ جائیں گے ماموں بھی... آپ فکر کیوں کرتی ہیں؟ ڈاکٹر ہے نہ ان کے پاس...

چلیے اٹھیے آپ میرے ساتھ ناشتہ کیجئے۔

نہیں میں نے کچھ نہیں کھانا, جب تک میرے بھائی کو ہوش نہ آیا میں کچھ نہیں کھاؤں گی۔

بس اب میں اور میرا بھائی اک ساتھ ہی کھانا کھائیں گے تب تک میں بھی کچھ نہیں کھاؤں گی جب تک میرا بھائی ہوش میں آکر کھانا نہ کھالے۔

یہ کھانا تم کھالو بیٹا تم نے بھی کل سے کچھ نہیں کھایا۔ عشرت اشرف کی ممتا جاگی تو اپنے لاڈلے بیٹے کی کا خیال آیا۔

اور آپ کو کیا لگتا ہے کہ میں آپ کے بغیر کھالوں گا؟

آپ نہیں کھا رہیں تو میں بھی نہیں کھاؤں گا۔رامق کا لہجہ ضدی بچے کی طرح ہو گیا۔

ارے بیٹا اگر کچھ نہیں کھاؤ گے تو بیمار ہو جاؤ گے۔ عشرت اشرف نے تڑپ کر کہا۔

یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ کھانا نہیں کھائیں گی تو بیمار ہو جائیں گی اور اگر آپ بیمار ہو گئیں تو ماموں کی دیکھ بھال کون کرے گا بتائیں؟"رامق کی ہمیشہ سے لاجواب کر دینے والی باتیں آج بھی انہیں لاجواب کر گئیں تھیں۔

اک تو تم بھی نہ... عشرت اشرف نے بیٹے کے بال بگاڑ کر کہا۔

جی میں بھی نہ آپ ہی کا بیٹا ہوں آپ کی طرح ضدی...رامق کے شرارتی انداز پر عشرت اشرف مسکرا کر رہی گئیں اور رامق انہیں اپنے ہاتھ سے نوالے توڑ توڑ کر کھلانے لگا۔

"چلیے ماما اب آپ بھی کچھ دیر آرام کر لیجئے میں ماموں کے پاس بیٹھتا ہوں۔رامق نے ماں کو آخری نوالہ کھلا کر کہا۔

جی نہیں اب باجی آرام کریں گی اور ہمارا شہزادہ بھانجا باہر گاؤں گھومنے جائے گا۔

ارے بھئی ہم ہیں نہ بھائی صاحب کا خیال رکھنے کے لئے..."رامق ماں کو شمشیر علی کے کمرے میں پڑے جہازی سائز کے صوفے پر لیٹا کر مڑنے ہی والا تھا کہ پیچھے سے کمرے میں داخل ہوتے زبیر علی نے محبت جتاتے ہوئے کہا۔

ارے نہیں ماموں ابھی نہیں پھر کبھی چلا جاؤں گا گاؤں دیکھنے کے لئے ابھی میں شمشیر ماموں کے پاس بیٹھنا چاہ رہا ہوں۔رامق سہولت سے انکار کر کے شمشیر علی کے پاس پڑی کرسی پر براجمان ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

'ارے بیٹا یہ کیا بات ہوئی؟ ہم سب بڑے ہیں نہ تمہارے ماموں کے پاس....

چلو شاباش تم جاؤاور گاؤں دیکھ کے آؤ۔ویسے بھی پہلی بار تم اپنے ملک میں آئے ہو گھر میں بیٹھ کر کیا کروگے ہاں؟"رامق کو بیٹھتا دیکھ کے عشرت اشرف نے اسے ٹوک دیا کیونکہ وہ بھی چاہتی تھیں کہ ان کا بیٹا پہلی بار اگر اپنے ملک آیا ہے تو خوب گھومے پھرے۔

لیکن ماما...

کیا ماما؟ چلو جاؤ 😕 عشرت اشرف کے خفگی کا اظہار کرنے پر رامق کو چار و ناچار اٹھنا ہی پڑا۔

"چلیں ٹھیک ہے ماما میں چلا جاتا ہوں پر آپ آرام کیجئے۔"

"ہاں ہاں بیٹا میں باجی کو اٹھنے ہی نہیں دوں گا جب تک وہ اپنی نیند نہ پوری کر لیں تم آرام سے جاؤ, باہر ڈرائیور گاڑی میں بیٹھا تمہارا انتظار کر رہا ہے۔"رامق کی ہاں سے زبیر علی کو حوصلہ ہوا اور اس نے شکر کیا کہ رامق وہاں سے جانے پر راضی ہو گیا ورنہ اسے کب سے یہی خوف کھائے جا رہا تھا کہ ان کا بزنس میں بھانجا اپنی تیز

نظروں سے کہیں حقیقت نہ جان جائے کہ شمشیر علی بے ہوش نہیں بلکہ جھوٹا ڈرامہ رچا کر لیٹا ہے۔

---

چلو ڈرائیور.... رامق نے کہا۔

"پر صاحب جی جانا کہاں ہیں؟" ڈرائیور نے پوچھا۔

"یار پورا گاؤں تو دیکھ لیا اب کچھ ہٹ کے دکھاؤ یار

کچھ بہت مزے کی چیز دکھاؤ۔" رامق نے پرجوش انداز میں کہا۔

ہٹ کے... 🤔

www.novelsclubb.com

"صاحب جی ہٹ کے تو یہاں اک جنگل ہی ہے وہاں لے چلوں آپ کو؟" ڈرائیور نے پوچھا۔

"واؤ جنگل... 😍

ہاں ہاں لے چلو۔"رامق جو ہمیشہ قدرتی مناظر کا دیوانہ رہا تھا بے خطر ہو کے جنگل کی طرف جانے کا بول رہا تھا۔

گاؤں کے لہلہاتے کھیت, ٹیوب ویل کا ٹھنڈا ٹھار پانی, کینو کے باغ اور قدرتی ماحول دیکھ کر رامق کافی حد تک فریش فیل کر رہا تھا۔

آج اسے اپنی ماما کی کہی یہ بات درست لگ رہی تھی کہ انسان ساری دنیا گھوم لے جو سکون اسے اپنی مٹی میں آ کر ملتا ہے ویسا سکون کبھی پردیس میں مل ہی نہیں سکتا۔

سب کچھ دیکھنے کے بعد جب ڈرائیور سے اس نے مزید کچھ ہٹ کے دکھانے کی خواہش کا اظہار کیا تو ڈرائیور کو سوائے جنگل کے اور کچھ سجھائی نہیں دیا کیونکہ پورا گاؤں تو وہ رامق کو دکھا چکا تھا اور اب سب سے ہٹ کے گاؤں کے پیچھے گھنا جنگل ہی تھا اور اب رامق کی فرمائش پر وہ اسے وہیں لے کر جا رہا تھا۔

ویسے صاحب جی اک بات کہوں....ڈرائیور نے کہا

"اک کیوں تم دو باتیں کہو۔" 😊 رامق کے دوستانہ انداز نے ڈرائیور کو حیران کر دیا کیونکہ آج سے پہلے اس نے صاحب لوگوں کا صرف غصہ اور تحمکانہ انداز ہی دیکھا تھا

اور آج پہلی بار صاحب لوگوں کے بھانجے کے منہ سے جھڑتے پھول اسے حیران کرنے لگے۔

"صاحب جی بات دراصل یہ ہے کہ مجھے جنگل سے بڑا ڈر لگتا...

میں کیا گاؤں کا ہر بندہ جنگل سے ڈرتا ہے

سب کہتے وہاں اک پرانے قبرستان میں بھوت ہیں

پر آپ کے چہرے پر کوئی خوف نہیں ایسا کیوں؟ حالانکہ میں نے آپ کو بتایا بھی ہے کہ یہ جنگل بڑا خطرناک ہے۔"

"ہاہاہا ارے کیا توہم پرستی کی باتیں کرتے ہو

کوئی بھوت ووت نہیں ہوتے۔دراصل مجھے بچپن ہی سے سبزہ،پہاڑ،ندی سب بہت پسند ہیں اس لئے اکثر کینیڈا میں بھی کالج کے وقتوں میں دوستوں کے ساتھ جنگل کی سیر اور شکار کے لئے جاتا رہتا تھا۔

اب یہاں تم نے جنگل کا ذکر کیا تو پرانا شوق یاد آیا بس اسی لئے وہاں جانے کو دل کیا۔

اب تم بھی یہ فضول باتیں نہ سوچو اور چپ چاپ گاڑی ڈرائیو کرو اور اگر تم کو واقعی ڈر لگتا ہے تو تم مجھے جنگل کے راستے کے باہر ہی چھوڑ دینا اور خود باہر ایک ڈیڑھ گھنٹہ انتظار کرنا میں جلد لوٹ آؤں گا۔"

اور پھر وہی ہوا رامق جنگل کا راستہ شروع ہونے سے پہلے ہی گاڑی رکوا کر ڈرائیور کو باہر انتظار کرنے کا بول کر خود جنگل کے راستے پر چل پڑا۔

جنگل کے راستہ اک چھوٹی سی پگڈنڈی سے ہوتا تھا اور پھر آگے آگے وہ پگڈنڈی اک چھوٹی سی کچی سڑک کی شکل اختیار کر جاتی تھی پھر وہی سڑک آگے اونچی نیچی

مٹی کی ڈھیریوں کی صورت نظر آنے لگتی اور پھر اس سے آگے نہ سمجھ آنے والا گھنا جنگل شروع ہوتا تھا۔

رامق بھی پہلے اس پگڈنڈی کو پار کر کے اس کچی سڑک پر آیا پھر تیزی سے اس سڑک کو پار کرتا وہ مٹی کی اونچی نیچی ڈھیریوں پر پہنچا جہاں خوبصورت سبزے نے اسے خوش آمدید کہا اور وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا جنگل کے حسن میں کھو گیا۔

وہ دھیرے دھیرے آگے بڑھتا جاتا اور قدرت کے ہر حسین منظر کو اپنے DSLR کیمرے کی آنکھ میں قید کرتا جاتا۔

اس کی ہمیشہ سے یہ عادت رہی تھی کہ وہ جب بھی کہیں گھومنے جاتا اپنا کیمرہ ساتھ لے جاتا اور ہر حسین منظر کو کیمرے میں محفوظ کر لیتا۔

www.novelsclubb.com

******

آج بھی گاؤں میں گھومتے ہوئے وہ ہر خوبصورت منظر کی تصویر لینا نہیں بھولا تھا۔اوراب وہ جنگل کے تمام حسین مناظر کو اپنے کیمرے میں محفوظ کر رہا تھا۔

یونہی چلتے چلتے اس کی نظر درخت پر بیٹھی بلبلی کے گھونسلے پر پڑی تو اس کے قدم رک گئے۔

اپنے بچوں کو چونچ سے خوراک فراہم کرتی نازک سی بلبل جانے کیوں اسے اس پل اپنی ماں جیسی لگی۔

ایسے ہی اس کی ماما عشرت اشرف اپنے شوہر کی وفات کے بعد اسکی پرورش کے ساتھ ساتھ جاب بھی کرتیں اور بیٹے کی ہر خواہش پوری کیا کرتیں تھیں۔

اس کی ماں بھی تو اس بلبل کی طرح نازک سی تھیں پھر بھی اپنے بچے کو ہر سرد و گرم سے بچانے کے لئے گھنا سایہ بن جاتی تھیں۔

آج وہ جو کچھ بھی تھا اللہ پاک کے کرم کے بعد صرف اور صرف اپنی ماں کی وجہ سے تھا اور اس بات کو تسلیم کرنے میں اسے کبھی کوئی عار محسوس نہیں ہوئی بلکہ وہ ہمیشہ سے اک عظیم ماں کا بیٹا ہونے پر فخر محسوس کرتا تھا۔

وہ یونہی جانے کتنی دیر بلبل کو دیکھتا رہتا اگر اسے کہیں دور سے آتی چھم چھم کی آواز اپنی جانب متوجہ نہ کر لیتی۔

وہ اونچے نیچے پتھروں پر احتیاط سے پاؤں رکھتا اس آواز کے پیچھے پیچھے چلتا اک حسین جھرنے کے پاس پہنچا تو سامنے کا منظر اسے کچھ پل کے لئے مسحور کر گیا۔

درختوں کے جھنڈ میں چھپے اک دیو قامت پہاڑ سے بہتا شفاف سفید جھرنا جو نیچے اک ندی میں گر کر سبز رنگت اختیار کر رہا تھا اپنی مثال آپ تھا۔

رامق دوستوں کے ساتھ آج تک کینیڈا میں جب بھی جنگل گیا تھا اتنا حسین منظر کبھی بھی اسے دیکھنا نصیب نہیں ہوا تھا جتنا کہ آج اک چھوٹے سے گاؤں کے پیچھے بنے جنگل کے بیچ و بیچ دیکھنے کو ملا تھا۔

وہ اس بار کیمرے کی بجائے اپنا موبائل نکال کر سیلفی لینے میں مگن تھا جب اک بار پھر وہی چھم چھم کی آواز اتنی قریب سے آئی کہ رامق کو اک پل کے لئے لگا کوئی اس کے پیچھے سے گزرا ہے۔

جیسے ہی اس نے مڑ کے دیکھا تو سوائے اڑتے پرندوں کی چہچہاہٹ کے کچھ بھی نہ تھا۔

کافی دیر انجوائے کرنے کے بعد اسے تھکن محسوس ہوئی تو آرام کی غرض سے وہیں اک درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور اس حسین منظر کو دیکھتے دیکھتے کب نیند کی دیوی اس پر مہربان ہوئی اسے پتا تک نہ چلا۔

******

www.novelsclubb.com

گھپ اندھیرے میں چلتی یخ بستہ ہوائیں جیسے اس کے جسم کو چیر رہی تھیں۔

سردی نے اس برا حال کر رکھا تھا وہ اس اجڑے ہوئے خوفناک قبرستان سے نکلنے کے لئے جتنے قدم آگے بڑھاتا اتنا ہی پیچھے آجاتا۔

اس خوفناک ماحول سے گھبرا کر اب اس نے بھاگنا شروع کر دیا تبھی اک کالے رنگ کی بلی جانے کہاں سے اچھل کر اس کے پیروں میں آگری۔

رات کی سیاہی میں سیاہ بلی کی ہیزل آنکھیں دیکھ کر اس کا تیزی سے دھڑکتا دل جیسے حلق میں آکر اٹک گیا۔

وہ عجیب سی بلی اس کے ارد گرد چکر کاٹنے لگی۔ وہ اس سے گھبرا جتنا دور جاتا وہ اچھل کر اتنا ہی قریب آجاتی۔

خوفزدہ ہو کر اس نے جتنی تیزی بھاگنا شروع کیا بلی نے بھی اتنی ہی تیزی سے چھلانگ لگا اس کے چہرے پر پے در پے وار کر کے زخمی کر دیا اور اسے زمین پر گرا کے اس کے کندھے پر اپنا پنجا گاڑھ دیا۔

"اے بابو اٹھو...

اٹھو نہ...

کون ہو تم؟"رامق کی آنکھ کھلی تو اس کا پورا جسم پسینے سے تر تھا اور اک نازک سی لڑکی اسے کندھے سے پکڑ کے جگانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"بابو کون ہو تم؟اور ہماری بستی میں کیا کر رہے ہو؟"گلابی رنگ کی لمبی فراک پہنے اپنی لمبی گھنی چوٹی سے کھیلتی وہ سارے جہان کی معصومیت اپنے چہرے پے سجا کر بولی۔

رامق نے آج سے پہلے حسن تو بہت دیکھا تھا پر ایسی معصومیت کہیں نہیں دیکھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اے بابو بولو نہ بہرے ہو کیا؟"وہ اپنی بڑی بڑی آنکھیں پٹ پٹا کر بولی۔

"پہلے تو مجھے لگا تھا کہ تم بہرے ہو، پر اب لگ رہا ہے میں غلط تھی تم بہرے نہیں باؤلے ہو۔" رامق کی پھٹی آنکھیں اور کھلا منہ دیکھ کے اس لڑکی نے اسے سیدھی سنائی پر مجال ہے جو رامق کو رتی برابر بھی فرق پڑا ہو۔

رکو ذرا وہ تنگ آ کر وہاں سے دو قدم کے فاصلے پر واقع ندی کے پاس گئی اور ہاتھوں میں بھر بھر کے رامق کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارنے لگی۔

"ارے ے ے رے رے....

اے ے ے کیا کر رہی ہو یہ؟ رکو وو...."

منہ پر پانی کے چھینٹے پڑتے ہی رامق جیسے ہوش میں آیا۔

"اب تو میں تب ہی رکوں گی جب تم یہ بتاؤ گے کہ تم کون ہو اور ہماری بستی میں کیا کرنے آئے ہو۔

www.novelsclubb.com

اور اگر تم نے نہ بتایا تو میں ابھی اپنے بابا کو بلا کر تمہیں ایسی سزا دلواؤں گی کہ ہمیشہ یاد رکھو گے سمجھے....

تم سے پہلے بھی کچھ شکاری ہمارے بستی کی ہرن کا شکار کرنے کی خواہش دل میں لے کر آئے تھے پر یہاں سے جوتوں کے ہار لے کر گئے۔

تم بھی اگر ایسی کوئی خواہش لے کر آئے ہو تو سمجھ لو کے بہت پٹنے والے ہو اسی لئے بہتر یہی ہو گا لوٹ جاؤ ابھی کے ابھی یہاں سے اگر جان پیاری ہے تو..."

اس نازک سی گڑیا نے اپنی لمبی چوٹی سے کھیلتے ہوئے جیسے رامق کو وارننگ دی تو رامق کا ہنسی روکنا مشکل ہو گیا

پھر بھی اپنی مچلتی ہوئی شرارتی رگ کو کنٹرول کرتا وہ ڈرنے کی ایکٹنگ کرتا ہوا بولا...

"رکو پلیز مجھے مت مارنا..

میں تو یہاں بس گھومنے آیا تھا اور پھر میری نظر اس خوبصورت ندی پر پڑی تو یہیں آرام کی غرض سے بیٹھ گیا پھر جب تم مجھے نیند سے جگا رہی تھی تبھی میں اک ڈراؤنا خواب دیکھ رہا تھا بس اسی لئے جب آنکھ کھلی اور تمہیں دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا 😍

مم میرا مطلب اک انجان چہرہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔" 😂

اس لڑکی کے بدلتے تیور دیکھ کر رامق نے بات بدل کر جان بخشی کرائی۔

ویسے بندے کو رامق کہتے ہیں۔

اور تمہیں کیا کہتے ہیں گلابو... 😉

رامق کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب؟ تم نے گلابو کسے کہا؟" لڑکی کے سیب جیسے گال لال ہوئے۔

"تمہیں کہا گلابو اور یہاں میرے اور تمہارے علاوہ ہے ہی کون...

اب میں خود کو گلابو کہنے سے تو رہا۔ 😁

گال گلابی... 👰

آنکھوں کے ڈورے گلابی... 👀

ہونٹ گلابی... 💋

اور یہ تو غضب ہی ہو گیا لباس بھی گلابی 👗

اب خود ہی بتاؤ تمہیں گلابو نہ کہوں تو اور کیا کہوں؟" 😍

ابھی میں اپنے بابا کو بلا کر لائی نہ تو وہ تمہیں اچھے سے گلابو کا مطلب نہ سمجھا دیں گے۔ 😕

بڑا آیا گلابو ہہہنہ... 😏

www.novelsclubb.com

رامق کی شرارت کو سمجھنے کے بعد وہ تیزی سے پلٹی اور انہیں درختوں کے جھنڈ میں گم ہو گئی جہاں سے آئی تھی۔

اس کے تیزی سے پلٹنے کے باعث اس کی لمبی چوٹی لہرا کر رامق کے چہرے سے ٹکرائی تو اس کے بالوں سے اٹھتی خوشبو نے رامق کے دل میں اک حسین احساس پیدا کر دیا۔

******

"آ گیا میرا بچہ اپنا گاؤں دیکھ کر...

کیسا لگا اپنا گاؤں, اپنی مٹی؟" عشرت اشرف بیٹے کا ماتھا چوم کر بولیں۔

ماما واقعی آپ ٹھیک ہی کہتی تھیں کہ اپنے وطن میں جو حسن اور سکون میسر ہے وہ دنیا کے کسی کونے میں نہیں...

www.novelsclubb.com

واقعی ماما آج اپنا گاؤں دیکھ کر مزہ آ گیا۔

سرسبز کھیت, مالٹے کے باغ, ٹھنڈے پانی کی شفاف نہر, اور جو کچے گھروں کی پکی محبتیں میرے دیس میں اور میرے گاؤں میں ہیں وہ کینیڈا میں کہاں!!

سچ کہوں تو دل کو ایسا سکون کبھی نہیں ملا جیسا آج ملا۔

بس اب میں نے سوچ لیا ہے کہ بہت جلد اپنا بزنس پاکستان شفٹ کر کے ہمیشہ کے لئے یہیں کا ہو کر رہ جاؤں گا۔ 😍 رامق کا لہجہ وطن کی محبت سے سرشار تھا۔

اچھاااا جی...

اس کا مطلب اب اونٹ پہاڑ کے نیچے آ ہی گیا مطلب اب میں جلد ہی اپنی بہو کی تلاش شروع کر دوں اور جیسے ہی اچھی لڑکی ملے دو بول پڑھا کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاؤں... عشرت اشرف کے لہجے میں بیٹے کی محبت صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"آپ بھی کیا یاد کریں گی ماما

آپ کی یہ خواہش بھی میں جلد ہی پوری کر دوں گا پر اس کے لئے آپ کو جگہ جگہ خوار ہونے کی ضرورت نہیں, بلکہ آپ کا بیٹا بہت جلد خود آپ کی بہو ڈھونڈ لائے

www.novelsclubb.com

گا۔"ماں کے منہ سے اپنی شادی کا ذکر سن کے رامق کی نظروں کے سامنے اک معصوم چہرہ آیا تھا۔

"منظور ہے, تو کب ملوا رہے ہو مجھے میری ہونے والی بہو سے ؟" بیٹے کے چہرے پر آئے قوس و قزح کے رنگ ماں سے وہ سب کہہ گئے جو وہ ابھی خود بھی ٹھیک سے کہہ نہ پایا تھا۔

"افف اوہ ماما میں کونسا آپ کی بہو کو ساتھ ساتھ لئے پھر رہا ہوں جو آپ کو ابھی ملوا دوں...

تھوڑا صبر کریں...

خیر ان باتوں کو چھوڑیں اور یہ بتائیں کیا آج مجھے اپنا پیٹ آپ کی ہونے والی نامعلوم بہو کی باتوں سے ہی بھرنا پڑے گا یا کچھ کھانے کو بھی ملے گا؟" رامق نے مصنوعی خفگی کا اظہار کیا۔

میرے بچے کھانا تو کب سے تیار ہے بس تمہارا ہی انتظار تھا ایسا کرو مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا ہے تم بھی نماز ادا کر لو, میں بھی کر لیتی ہوں تب تک تمہارے چھوٹے ماموں بھی آ جائیں گے پھر سب مل کر رات کا کھانا کھائیں گے۔

چلیں ٹھیک ہے ماما میں مسجد میں جا رہا ہوں آپ بھی نماز ادا کر لیں پھر سب مل کر کھانا کھاتے ہیں کہہ کر رامق مغرب کی نماز ادا کرنے کے لئے مسجد کی جانب چل دیا اور عشرت اشرف بھی وضو کرنے واش بیسن کی طرف بڑھ گئیں۔

******

"اور بھانجے سناؤ اپنا بزنس کب تک پاکستان شفٹ کر رہے ہو؟" رات کا کھانا کھاتے ہوئے امیر علی نے بات کا آغاز کیا۔

"ج ج جی ماموں فی الحال میں نے ابھی اس بارے میں سوچا نہیں, اور ابھی ایسا کوئی ارادہ بھی نہیں کیونکہ میں جلد ہی واپس کینیڈا جا رہا ہوں۔"

"یہ کیا بات ہوئی ابھی تو تم مجھے کہہ رہے تھے کہ تم جلد ہی اپنا بزنس....."

"ماما آپ کھانا کھایئے نہ ٹھنڈا ہو رہا ہے اور یہ چاول بھی لیجئے سچ میں بہت لذیذ کھانا ہے۔" رامق نے ماں کی بات درمیان میں ہی ٹوک دی کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی سیدھی سادھی ماں اپنے عجیب سے بھائیوں کے سامنے اس کے بزنس کی بات کرے۔

کچھ بھی تھا رامق اپنی ماں کی طرح سیدھا اور معصوم ہر گز نہ تھا۔

باپ کے بغیر بچپن اور جوانی گزارنے والا رامق دنیا کی اونچ نیچ سے کافی حد تک واقف ہو گیا تھا

ماں کی خاطر وہ ان کے ساتھ پاکستان آ تو گیا تھا پر اک بات اسے لگاتار بے چین کئے ہوئے تھی کہ وہ بھائی جنہیں جوانی میں در در کی ٹھوکریں کھا کر اپنا بچہ پالتی بیوہ بہن تو کبھی یاد نہ آئی اور جب اسی بہن کا وہی بیٹا پڑھ لکھ کر اپنی محنت سے اک کامیاب بزنس مین بن گیا تو بھائیوں کی سوئی محبت بھی جاگ اٹھی۔

دال میں کچھ کالا ہے اس بات کا شک تو اسے پہلے سے تھا پر اب جب اس نے اپنے ماموں کے منہ سے ٹپکتی رال دیکھی تو سمجھ گیا کہ پوری دال ہی کالی ہے اسی لئے اس نے بڑے طریقے سے بات ہی بدل ڈالی۔

*****

اسلم اور اس کے بیوی بچوں کو زہرہ بیگم کے ہاں نوکری کرتے چھے ماہ ہو چکے تھے اور اس عرصے میں وہ دونوں میاں بیوی اپنی عقلمندی کے باعث زہرہ بیگم اور زخرف کے کافی قریب آ گئے تھے۔

اسلم زہرہ بیگم اور شمیم زخرف کے دل میں کافی حد جگہ بنانے میں کامیاب ہو گئ تھی اسی لئے زہرہ بیگم اسلم سے اور زخرف شمیم سے بلا جھجک اب اپنے دل کی باتیں

کر لیا کرتی تھی۔

آج بھی جب سارا دن کپڑوں کی دھلائی کے بعد شمیم کپڑے سکھا کر زخرف کے کمرے میں پریس کر رہی تھی تبھی زخرف روتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔

"کیا ہوا چھوٹی بی بی آپ رو کیوں رہی ہیں؟" زخرف کو روتا دیکھ کے شمیم اپنا کام چھوڑ کے اس پاس چلی آئی۔

"شمیم آپا آپ مجھے اک بات بتائیں...

کیا میں اتنی بری ہوں کہ مجھ سے میرے اپنے نفرت کریں۔" زخرف نے روتے ہوئے پوچھا

"نہیں تو آپ تو بہت اچھی ہیں ہمیشہ سب کا خیال رکھتی ہیں

آپ سے یہ کس نے کہہ دیا؟" شمیم سب کچھ جانتے ہوئے بھی انجان بنی کیونکہ وہ پچھلے کئی ماہ سے لائبہ اور زخرف کے بیچ ہونے والی "تو تو میں میں" سے خوب واقف تھی پر خاموش رہنا اس کی مجبوری تھی کیونکہ اگر وہ کچھ بولتی تو گھر والوں کو

اس پر شک ہو جاتا اسی لئے وہ چپ رہ کر اس انتظار میں تھی کہ خود زخرف اس سے اپنی پریشانی شئیر کرے اور آج وہی ہوا تھا زخرف لائبہ کی نفرت اور ہتک آمیز رویے سے دل برداشتہ ہو کر آج خود ہی شمیم سے اپنے دل کی بات کہہ رہی تھی۔

میری اپنی بہن نے...

لائبہ کو لگتا ہے میں اپنی بڑی بہن کی قبر پر اپنی خوشیوں کا محل تعمیر کرنے جا رہی ہوں, وہ کہتی ہے عمران جی مشکوک انسان ہیں اور ان کا گاؤں منحوس, جو میری روحین آپی کو نگل گیا پھر بھی میں عمران جی سے شادی کرنے پر راضی ہو گئی بس اسی بات کو لے کر وہ میری نیت پر شک کرنے لگی ہے حالانکہ میں نے اسے ہزار مرتبہ سمجھایا ہے کہ میں نے صرف اور صرف دادی کی بات کا مان رکھا ہے اگر میں ان کو انکار دیتی تو ان کا دل دکھتا اور میں اپنی دادی کا دل دکھانے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔" زخرف نے روتے ہوئے اپنی بات مکمل کی۔

www.novelsclubb.com

"چھوٹی بی بی ویسے میں اگر کچھ بولوں تو چھوٹا منہ اور بڑی بات ہو گی پر دیکھا جائے تو لائبہ بی بی ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہیں واقعی آپ کے خاندان کو اس گاؤں نے ایسا زخم دیا ہے جس کی ٹیسیں ساری زندگی آپ سب کو تڑپاتی رہیں گی اور اگر آپ نے اسی گاؤں میں اسی انسان سے شادی کر لی تو ساری زندگی بڑی بہن کو یاد کر کے پل پل جئیں گی پل پل مریں گی اس لئے بہتر یہی ہو گا کہ آپ اس رشتے سے انکار کر دیں مجھے نہیں لگتا کہ بڑی بی بی کو آپ کے انکار سے دکھ پہنچے گا کیونکہ میں نے انہیں اکثر آپ کی بڑی بہن کی یاد میں روتے دیکھا ہے ہو سکتا ہے وہ بھی آپ کو اس گاؤں میں نہ ہی بیاہنا چاہتی ہوں اور صرف اپنی دوست کی بات آپ کو بتائی ہو کہ وہ آپ کا رشتہ مانگ رہی ہیں اور آپ کو لگا ہو کہ بڑی بی بی آپ کا وہیں رشتہ طے کرنا چاہتیں ہیں۔

www.novelsclubb.com

آپ اک بار ہمت کر کے بڑی بی بی سے بات تو کریں ہو سکتا ہے ان کے دل میں ویسا کچھ ہو ہی نہ جیسا آپ سوچ رہی ہیں۔" شمیم بڑے طریقے سے اپنی بات زخرف کے ذہن میں ڈال کر دوبارہ کپڑے پریس کرنے لگی۔

*****

لائبہ کا موڈ آج بھی زخرف کے ساتھ عمران اور اس کے گاؤں کے ٹاپک پر ہوئے جھگڑے کی وجہ سے آف تھا۔

اک لمبی بحث کے بعد آج بھی زخرف لائبہ کا مؤقف سمجھ نہیں پائی تھی یا شاید لائبہ کا انداز ہی اس قدر جارحانہ تھا کہ زخرف ہر بار اس کی بات سمجھنے کی بجائے مزید الجھ جاتی تھی اور اسی لئے لائبہ ہر بار زخرف کا قطعی انداز دیکھ کر اس سے مزید بد ظن ہو جاتی تھی۔

آج بھی اک لمبی بحث کا نتیجہ زخرف کے آنسو اور لائبہ کے غصے کی صورت نکلا تھا

نرم دل سی زخرف تو روتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی جبکہ لائبہ خود کو ریلیکس کرنے کے لئے وضو کرنے واش بیسن کی جانب بڑھ گئی۔

لائبہ جب چھوٹی تھی تو اسے روحین نے سکھایا تھا کہ جب بھی غصہ آئے فوراً وضو کر لیا کرے روحین کی کہی ہر بات لائبہ کے لئے شروع ہی سے پتھر پر لکیر کی مانند ہوتی تھی اسی لئے روحین کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی وہ اس کے دیے ہر سبق پر عمل کر کے خود کو تسلی دیتی تھی۔

وضو کرنے کے بعد جیسے ہی اس کی نظر سامنے دیوار پر لگے آئینے پر پڑی تو اس کے چہرے پر تحیر اور خوف کے ملے جلے تاثرات

ابھرے۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ سامنے دیوار پر لگے آئینے پر خون کے ساتھ خود باخود اک تحریر لکھی جا رہی تھی کچھ دیر خوفزدہ رہنے کے بعد جب لائبہ

نے ہمت کر کے اس تحریر کو پڑھنے کی کوشش کی تو اس کے خوف اور وحشت میں مزید اضافہ ہو گیا کیونکہ سامنے آئینے پر لکھی تحریر میں اس کی اپنی بہن روحین کا ذکر تھا۔

******

"بی بی جی میں نے پورے مہینے کا راشن لا کر کچن میں رکھ دیا ہے اب بتائیں شام کے کھانے میں کیا بناؤں؟" زہرہ بیگم بستر پر چت لیٹی چھت کو گھور رہیں تھیں جب اسلم ہلکی سی دستک دیتا کمرے میں داخل ہوا اور ساری بات بتائی۔

"کچھ بھی بنالو زہرہ بیگم کے لہجے میں اداسی واضح تھی۔

"بی بی جی آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ؟" اسلم نے گھبرا کر پوچھا۔

پتا نہیں عجیب بوجھل پن طاری ہے طبیعت پر, کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا دل چاہتا ہے خوب روؤں, تب تک روتی رہوں جب تک میرے دل پر لگے زخم مندمل

نہیں ہو جاتے۔" بات کرتے ہوئے زہرہ بیگم کی آنکھ سے اک موتی ٹوٹ کے چہرے پر بکھرا تھا۔

"بی بی جی آپ میری ماں کی طرح ہیں آپ کی آنکھوں میں آئے آنسو مجھے تکلیف دے رہے ہیں اس لئے اگر آپ کو کوئی پریشانی ہے تو آپ میرے ساتھ بات کر سکتی ہیں مجھے اپنا بیٹا ہی سمجھیے...

ہو سکتا ہے میں آپ کی کوئی مدد کر سکوں۔"

اک بے سہارا بزرگ خاتون کی آنکھوں میں آئے آنسو اسلم کو دکھی کر گئے تھے اسی لئے جذبہ ہمدردی کے تحت اسلم نے پوچھا۔

"بیٹا میرا اس دنیا میں میری پوتیوں کے علاوہ ہی کون...

میرے بچے بہت چھوٹے تھے جب میرے شوہر کا انتقال ہوا بڑی مشکل سے خود کو سنبھالا اور ساری جوانی اپنے بچوں کے نام کر دی۔

دنیا کے ہر سرد و گرم سے اپنے تینوں بچوں کو بچا کر ان کی پرورش کی پھر کہیں جا کر ان کی کی شادیاں کر کے ان کی خوشی دیکھنی نصیب ہوئی۔

پر شاید نصیب میں خوشی ٹھیک سے کبھی لکھی ہی نہیں تھی تبھی میرے تینوں بچے بھی اک ایکسیڈنٹ میں موت کے گلے جا لگے اور اپنے تینوں بچے پھر مجھ بوڑھی کے سپرد کر گئے جیسے ان کے بابا خود تو دنیا سے چلے گئے تھے اور مجھے بھری جوانی میں چھوٹے بچوں کی ذمہ داری دے کر چلے گئے تھے ویسے ہی میرے بچے بھی اپنی بوڑھی

ماں کو اپنے بچوں کی ذمہ داری دے کر چلے گئے۔

نواسی اور دونوں کی پوتیوں کی پرورش میں, میں نے اپنی جانب سے کوئی کمی نہیں رہنے دی

میری نواسی روحین جوان ہوئی تو میری بچپن کی سہیلی نے اس کا ہاتھ اپنے پوتے کے لئے مانگ لیا

کہتے ہیں اندھے کو کیا چاہیے...دو آنکھیں

میری اتنی اچھی سہیلی کے شریف پوتے کا

رشتہ میری روحین کے لئے آیا تو اک پل کی بھی دیر کئے بنا ہاں کر دی اور بچیوں کو لے کر اس کے گاؤں چلی گئی, طے تو یہ تھا کہ گاؤں میں ہی چھوٹی سی منگنی کی رسم ادا کر کے وہیں کچھ دن بعد نکاح کر دیں گے

پر قسمت کو اک بار پھر مجھ بوڑھی کے ساتھ بیر ہوا اور میری نازوں سے پلی نواسی روحین کو حادثاتی موت نے گلے لگا لیا۔

میں اب کمزور دل بڑھیا مزید تکلیف سہنے کے قابل نہیں اسی لئے اپنی روحین کی یادوں سے فرار کے لئے اپنی پوتیوں کو لے کر واپس شہر آ گئی

مگر واپسی سے پہلے میری سہیلی نے اپنے اسی پوتے کے لئے میری پوتی کا ہاتھ مانگا تو میں سوچنے کا وقت لے کر لوٹ آئی اور جب اسی سلسلے میں اپنی پوتی سے بات کی تو اس نے بھی چپ چاپ میرے سامنے سر جھکا لیا۔

آج جب میں اپنی زندگی کے سب پیاروں کی دوری کا سوچنے بیٹھی تو آنکھیں بھیگ گئیں۔

سوچتی ہوں اگر میں اپنی پوتی کو اسی گاؤں بیاہنا چاہوں تو وہ کبھی انکار نہیں کرے گی پر کیا مجھے اپنی پوتی کو اسی گاؤں میں بیاہنا چاہیے جہاں میری جوان نواسی کی جان گئی۔

کیا ایسا کرنا ٹھیک ہو گا؟

کبھی سوچتی ہوں میری جلد بازی میری پوتی کو کہیں تکلیفوں کے دریا میں نہ بہادے

یہ نہ ہو کہ وہ اس انسان کے ساتھ یہ سوچ کر کبھی خوش نہ رہ پائے کہ وہ انسان اس سے پہلے اس کی بہن کا نصیب تھا کہیں اس گاؤں میں اپنی بہن کی یادیں اسے تڑپاتی نہ رہیں, سچ کہوں تو کچھ سمجھ نہیں آرہا

اک طرف سوچتی ہوں کہ وہ لڑکا بہت نیک اور شریف ہے اس سے بہتر پتا نہیں دوبارہ ملے یا نہ ملے

دوسری طرف سوچتی ہوں میری پوتی اس گاؤں میں جا کر کہیں بہن کی یادوں سے لڑتے لڑتے کوئی روگ نہ لگا لے خود کو....

کیا کروں اور کیا نہ کروں کچھ سمجھ نہیں آرہا۔" زہرہ بیگم نے روتے ہوئے اپنا دکھ اسلم کے گوش گزار کیا۔

www.novelsclubb.com

"بی بی جی میں اگر کچھ بولوں تو چھوٹا منہ اور بڑی بات ہو گی پر آپ اگر مجھ سے پوچھیں تو میرا مشورہ یہی ہو گا کہ آپ اپنی پوتی چھوٹی بی بی زخرف کی شادی اس

گاؤں میں ہر گز نہ کریں, دوستی اپنی جگہ پر یہاں آپ کو اپنے ساتھ ہوئے حادثے کو مد نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرنا چاہیے۔

دوستی اپنی جگہ پر میرا تو کہنا ہے کہ آپ اس گاؤں میں جہاں آپ کے خاندان کے ساتھ اتنا بڑا حادثہ پیش آیا اور جہاں آپ کا مختصر سا خاندان مزید کم ہو گیا ہر گز پوتی کی شادی وہاں نہ کریں۔

کیونکہ اگر آپ نے وہاں چھوٹی بی بی کی شادی کر دی تو وہ ساری زندگی ذہنی اذیت میں گزار دیں گی

اور بزرگ تو اپنے بچوں کی شادی ان کی خوشیوں اور صدا آباد رہنے کے لئے کرتے ہیں نہ کے صدا اذیت سے دوچار رہنے کے لئے...

اور ہو سکتا ہے اللہ پاک نے چھوٹی بی بی کے لئے اس سے بھی بہتر انسان رکھا ہو...

جہاں چھوٹی بی بی اپنے سارے غم بھلا کر اک نئی زندگی کا آغاز کریں۔

آگے جو آپ کو بہتر لگے...

لیکن میرے خیال میں بہتر یہی ہے کہ آپ چھوٹی بی بی کی شادی وہاں کریں جہاں ان کو ذہنی سکون ملے نہ کہ وہاں جدھر ساری عمر بہن کا نصیب چرانے کا ملال رہے۔" اسلم نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بڑے اچھے انداز میں اپنا موٴقف پیش کر کے زہرہ بیگم کی سوچ کا رخ تبدیل کر دیا تھا۔

چلیں بی بی جی میں ذرا شام کے کھانے میں کچھ بنالوں آپ آرام کیجئے کہتا اسلم اس بات کی خوشی لئے زہرہ بیگم کے کمرے سے نکلا کہ جو کام روحین نے دے کر اسے بھیجا تھا وہ کام آج آدھا ہی سہی پر ہونے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"رامق بیٹا میں نے کب تمہیں جھوٹ بولنا سکھایا جو تم اپنے ماموں سے یوں سر عام جھوٹ بول رہے تھے بتاؤ۔" 😐 عشرت اشرف کھانے کے وقت کی بات کو لے کر بیٹے سے خفا ہو رہی تھیں۔

میری پیاری ماما آپ بہت بھولی ہیں پر کبھی کبھی انسان کو بہت سی چیزیں سامنے والے سے چھپانی پڑتی ہیں خیر چھوڑیں آپ نہیں سمجھیں گی بس آپ ایسا کریں کہ کسی سے بھی ہمارے یہاں مستقل شفٹ ہونے یا بزنس کے معاملے پر کوئی بات نہ کیجئے گا پلیز۔

"تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ تمہاری ماں بے وقوف ہے۔" عشرت اشرف کو بیٹے کے انداز پر دکھ پہنچا۔

"میری پیاری ماما...

آپ نے یہ سوچا بھی کیسے کہ میں آپ کو یہ سب کہہ سکتا ہوں۔

آپ میری جنت ہیں مجھے جنم دے کر پالنے والی سنگل پیرنٹ...

آپ میری ماں ہی نہیں میری محسن بھی ہیں اور آج میں جو کچھ بھی ہوں جس بھی مقام پر ہوں صرف اور صرف آپ کی بدولت ہوں

میں نے بزنس والی بات کچھ وجوہات کی بناپر ابھی آپ کے علاوہ کسی کو نہیں بتائی اور پلیز وہ وجوہات ابھی مت پوچھیے گا سہی وقت آنے پر میں آپ کو سب کچھ بتادوں گا بس یوں سمجھ لیجیے کہ کچھ مجبوریاں ہیں اس لئے آپ کو نہیں بتارہا

ماما آپ کو اپنے بیٹے پر بھروسہ ہے نہ؟"رامق نے ماں کے دونوں کندھے اپنائیت سے تھام کر پوچھا۔

اپنے آپ سے بھی زیادہ... عشرت اشرف نے بیٹے کو ممتا بھری محبت سے دیکھ کر کہا۔

"پھر کچھ باتوں کے حوالے سے ابھی مجھ سے کوئی سوال نہ کریں میں وعدہ کرتا ہوں سہی وقت آنے پر آپ کو خود ہی سب کچھ بتادوں گا پر پلیز تب تک کسی کو بھی آپ اپنی ذاتی باتیں... خاص طور پر میرے بزنس کے بارے میں کچھ نہیں بتائیں گی وعدہ کریں۔"

وعدہ...

رامق نے ماں کے سامنے اپنا ہاتھ کیا تو انہوں نے بھی فوراً اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

******

رات کو جب رامق نے سونے کے لئے آنکھیں بند کیں تو چھم سے اک معصوم سا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آگیا۔

وہ معصوم سا چہرہ اور نٹ کھٹ باتیں ساری رات اسے وقفے وقفے سے بے چین کرتی رہیں

اگلی صبح اک انجانی کشش اسے دوبارہ جنگل میں کھینچ لائی۔

www.novelsclubb.com

اپنی ازلی عادت سے مجبور ہو کر ہر قدرتی منظر کی تصویر بناتا وہ کب ٹھیک اسی ندی والی جگہ پر پہنچا اسے تب پتا چلا جب کسی نے اس کے چہرے کو نشانے پر لیتے ہوئے ٹھنڈے پانی کا چھینٹا اس کے چہرے پر مارا۔

"کون ہے؟اور کیا بد تمیزی ہے؟"اپنی دھن میں مست قدرتی مناظر کی تصویریں لیتا رامق اس اچانک ہونے حملے ہر جھنجھلایا۔

"اچھا جی یہ بد تمیزی ہے اور جو تم کل کر کے گئے تھے اسے کیا کہتے ہیں بتانا ذرا بابو..." 😉

چھوٹے پتھر سے چھلانگ لگا کر بڑے پتھر پر آتی وہ رامق کی کلاس لینے کے موڈ میں لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اوہ گلابو.... 😍 رامق نے اتنی دھیمی آواز میں کہا کہ ٹھیک سے سامنے کھڑی لڑکی بھی سن نہ پائی۔

"کیا کہا؟"لڑکی نے پوچھا۔

"کچھ نہیں

ویسے محترمہ آپ کون؟"رامق نے ایسے بات کی جیسے اس سے پہلی بار ملا ہو۔

کیاااا...؟

کیا کہا😠

کل کیا خواب میں گلابو گلابو کہہ رہے تھے جو آج پہچان نہیں رہے یا یادداشت چلی گئی تمہاری یا پھر ڈرامہ کر رہے ہو؟😕

"کون گلابو اچھا وہ پگلی جو مجھے کل اسی جگہ ملی تھی۔

سچی دکھنے میں پوری جھلّی تھی ہر چیز گلابی پہن رکھی تھی بہت ہنسی آرہی تھی مجھے اسے دیکھ کر, عجیب نمونہ تھا ویسے قسم سے 😝

میں تو اس کی گلابی چیزوں پر ہنس رہا تھا اور وہ بیچاری سمجھی کے فدا ہو گیا اس پر 😂

www.novelsclubb.com

بڑی ہی کوئی ملنگنی ٹائپ لڑکی تھی۔

ویسے تم اس کی کیا لگتی ہو؟"رامق پہلے تو کبھی اتنا شرارتی نہ تھا جانے کیوں اس لڑکی کو دیکھ کر پہلی ملاقات کی طرح اس بار بھی اس کی شرارتی رگ پھڑکی تھی۔

"میں جو سوچ رہی تھی کہ شاید کل میں نے کچھ زیادہ ہی بول دیا اور آج تمہیں یہاں دیکھ کر معذرت کرنے کے ارادے سے تمہارے پاس چلی آئی

پر اب لگ رہا غلط کیا... 😠

تم جیسے بد تمیز سے بات کرنا ہی میری سب سے بڑی غلطی تھی بھاڑ میں جاؤ تم..."

اس نازک سی گڑیا کی آنکھوں میں آئے آنسو دیکھ رامق کے دل کو کچھ ہوا اس سے پہلے وہ کچھ کہتا وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی درختوں کی اوٹ میں کہیں گم ہو گئی۔

******

لائبہ ہمت متجمع کر کے دل میں آیت الکرسی کا ورد کرتی دھیرے دھیرے اس تحریر کو

پڑھنے لگی۔

اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کی بہن روحین کی موت کا معمہ حل کرنے میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں پر اس کے لئے آپ کو ہمارا ساتھ دینا ہو گا

روحین کی موت کوئی حادثہ نہیں بلکہ قتل تھا

ہم آج رات بارہ بجے کے بعد آپ کے گھر کے پیچھے بنے باغیچے میں واقع سٹور میں آپ کا انتظار کریں گے اگر آپ یہ جاننا چاہتی ہیں کہ آپ کی بہن کا قتل کس نے اور کیوں کیا تو آج رات لازمی آجایئے گا

www.novelsclubb.com

امید ہے آپ ہمارے بلاوے کی پیشکش پر ضرور غور کریں گی

اگر آپ اپنی بہن کے قاتلوں تک پہنچنا چاہتی ہیں تو آپ کو آنا ہی ہو گا۔

جس طرح آئینے پر اک اک کر کے لفظ لکھے جا رہے تھے اسی طرح اک اک کر کے مٹ گئے اور لائبہ وہیں کھڑی آئینے کو دیکھتی رہ گئی۔

اس تحریر کو پڑھنے کے بعد لائبہ اپنا ڈر بھول کر بس رات کا انتظار کرنے لگی۔

روحین کی موت کوئی حادثہ نہیں بلکہ کچھ اور ہی معاملہ تھا اس بات کا شک تو لائبہ کو پہلے سے تھا اور اب اس تحریر کو پڑھنے کے بعد تو اسے یقین ہو گیا کہ اس رات ضرور اس کی بہن کی ساتھ کوئی انہونی ہوئی تھی۔

رات کو جب لائبہ کو اس بات کی تسلی ہو گئی کہ سب گھر والے سو چکے ہیں تو وہ دھیرے دھیرے چلتی اپنے کمرے سے نکل کر سیڑھیاں اترنے لگی

نیچے اترنے کے بعد اس نے سب سے پہلے ارد گرد کا جائزہ لیا اور جب اس بات کا مکمل یقین ہو گیا کہ سب سو چکے ہیں تب دبے دبے قدم اٹھاتی اپنے گھر کے پیچھے بنے باغیچے میں واقع سٹور کی جانب بڑھ گئی۔

سردیوں کی راتوں میں مغرب کے فوراً بعد ڈھلتے سائے کے ساتھ ہی وہ باغیچہ عجیب منظر پیش کرنے لگتا تھا

لائبہ کو بچپن ہی سے اس باغیچے سے وحشت ہوتی تھی اسی لئے وہ بچپن سے لے کر جوانی تک کبھی اس باغیچے میں نہیں آئی تھی پر آج بات ہی ایسی تھی کہ اسے اپنے سارے ڈر اور خوف کو سائیڈ پر رکھتے ہوئے اس باغیچے میں آنا پڑا وہ بھی رات کے بارہ بجے جب وہ باغیچہ اک اجڑی بستی کا منظر پیش کر رہا تھا۔

لائبہ نے جیسے ہی باغیچے میں قدم رکھا تو اسے محسوس ہوا کہ کوئی اس کے پیچھے کھڑا ہے وہ دل میں آیت الکرسی کا ورد کرتی تھوڑا سا آگے بڑھی تو پیچھے سے اک تیز ہوا کا جھونکا اس کے کھلے بالوں کو اڑا گیا۔

www.novelsclubb.com

لائبہ نے اپنی چیخ روکنے کے لئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا اور فوراً پیچھے مڑ کر دیکھا تو پیچھے سوائے پودوں کے کچھ نہ تھا

اس کا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا وجہ سردی نہیں بلکہ اک انجانا خوف تھا

وہ اپنی بہن کی موت کا معمہ حل کرنے کے لئے بنا سوچے سمجھے اس اجڑے ہوئے باغیچے میں چلی تو آئی تھی پر اب اس پر اسرار ماحول سے اسے بری طرح خوف آرہا تھا۔

مزید موسم میں موجود خنکی اور سنسان باغیچہ دل دہلا دینے والا منظر پیش کر رہا تھا۔

وہ دل کو تسلی دیتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی مطلوبہ سٹور روم کے پاس پہنچی جو باغیچے کے آخری کونے میں واقع تھا۔

سٹور روم کے دروازے کے پاس پہنچ کر سب سے پہلے اس نے اپنے لانگ کوٹ کی جیب سے ٹارچ نکالی اور آن کر کے لائٹ کا رخ دروازے کی جانب کیا تو دروازے پر لگا بڑا سا تالا دیکھ کر پریشان ہو گئی کیونکہ اس کے پاس اس دروازے کے تالے کی چابی نہیں تھی۔

"اب کیا کروں میں تو کبھی اس باغیچے میں آئی ہی نہیں اور نہ ہی مجھے معلوم تھا کہ اس سٹور روم کو تالا لگا ہے اب میں اس پرانے سے تالے کی چابی کہاں ڈھونڈتی پھروں, پہلے ہی پتا نہیں کیسے ہمت کر کے یہاں تک پہنچی ہوں اب واپس جا کر دادی کے کمرے میں چابی ڈھونڈنا آسان نہیں ہو گا

افففف کیا کروں کچھ سمجھ نہیں آرہا۔" لائبہ گہری سوچ میں گم تھی جب ٹک کی آواز کے ساتھ دروازے پر لگا تالا خود بخود ایسے کھل گیا جیسے کسی نے چابی لگا کر کھولا ہو۔

*****

www.novelsclubb.com

خود بخود تالا کھلتا دیکھ کر لائبہ مزید خوفزدہ ہو گئی۔

اندر آجایئے...

وہ ابھی دروازے کا تالا خود بخود کھلتا دیکھ کر خوف میں مبتلا تھی کہ اندر سے آئی گرج دار آواز نے اسے مزید چونکا دیا۔

گھبرائیں مت اندر آیئے ہم آپ کے دوست ہیں... سٹور روم کے اندر سے دوسری بار آئی آواز نے کچھ حد تک اس کے ڈر کو کم کیا تو وہ پہلے دایاں اور پھر بایاں قدم رکھ کر اندر داخل ہو گئی۔

کمرے میں گھپ اندھیرا چھایا تھا۔

جانے کیسے اندر داخل ہوتے ہی اس کی ٹارچ بھی بند ہو گئی تھی۔

لائبہ کو اندھیرے سے وحشت ہونے لگی تبھی اس نے واپسی کے لئے مڑنا چاہا تو دروازہ

www.novelsclubb.com

بھی اپنی جگہ سے غائب تھا۔

اس سے پہلے کے وہ ڈر کے چیخ و پکار کرتی کمرے میں اک ہلکی سی روشنی کی لو پھوٹی جو بڑھتے بڑھتے اتنی بڑھ گئی مانو جیسے کسی نے ہزاروں بلب اک ساتھ روشن کئے ہوں۔

لائبہ نے کمرے میں نظر دوڑائی تو حیران رہ گئی کیونکہ وہ کہیں سے اک چھوٹا اور خستہ حال سٹور روم نہیں لگ رہا تھا بلکہ وہ تو کسی بادشاہ کی حسین سلطنت جیسا تھا زمین پر سرخ رنگ کا دبیز قالین بچھا تھا اور دیواروں پر جیسے سونے اور چاندی کا کام ہوا تھا

کمرے کے بیچ و بیچ اک بڑا سا تخت بچھا تھا جس پر دو خوبصورت گاؤ تکیے سجا کر رکھے گئے تھے اسی گاؤ تکیے سے ٹیک لگائے اک درمیانی عمر کا شخص زرق برق لباس میں بیٹھا تھا۔

دکھنے میں وہ کسی ریاست کا بادشاہ معلوم ہوتا تھا۔

اس کے زرق برق لباس, گلے میں پڑے موتیوں کے ہار, سرخی مائل رنگت, گھنگریالے بال اور ہاتھ میں پکڑا سانپ کی طرح بل کھایا عصاء

اسے کسی ریاست کا بادشاہ ہی دکھاتے تھے

آیئے بیٹھیے.... وہ اپنی گھنی مونچھوں کو تاؤ دیتا گویا ہوا۔اس کے چٹکی بجانے پر دائیں جانب سنہری رنگ کی اک کرسی نمودار ہوئی جس پر وہ جھجھکتے ہوئے بیٹھ گئی۔

کیا آپ جانتی ہیں ہم نے آپ کو یہاں کس کام کے لئے بلایا ہے؟اس شخص نے اپنی رعب دار آواز میں بات کا آغاز کیا۔

ج ج جی میری آپی کے قاتل کا بتانے کے لئے... لائبہ نے سہمے ہوئے انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں....

وہ تو ہم آپ کو بتا چکے کہ آپ کی بہن کو طبعی موت نہیں آئی بلکہ قتل ہوا ہے ان کا...

مگر آپ کو یہاں بلانے کا مقصد کچھ اور ہی ہے دراصل آپ کی بہن آپ سے مل کر آپ کو سب کچھ بتانا چاہتی ہیں پر ان کا یہاں آنا ممکن نہیں وہ چاہتی ہیں کہ آپ ان کی دنیا میں آکر ان پر بیتی درد کی داستان سنیں اور پھر واپس آکر ان کے قاتلوں کو سخت سے سخت سزا دلوائیں...

اس لئے آپ کو ہمارے ساتھ ہماری دنیا میں آنا ہو گا آپ کے پاس سوچنے کے لئے کل شام تک کا وقت ہے اگر آپ اپنی بہن کے قاتلوں تک پہنچنا چاہتی ہیں تو کل ٹھیک اسی وقت یہاں چلی آیئے گا اور اگر نہ آنا چاہیں تب بھی آپ کی مرضی....

www.novelsclubb.com

ہاں پر اک بات یاد رکھیے گا آپ کے نہ آنے سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا البتہ آپ کی بہن کے قاتل ضرور آزاد گھومتے رہیں گے

اک بات اور اگر آپ ہماری دنیا میں جانا چاہتی ہیں تو اس کی اک شرط ہے بنا کسی کو بتائے آنا ہو گا اگر آپ نے کسی سے اس سلسلے میں بات کی تو ہم آپ کو کبھی بھی اپنی دنیا میں لے کر نہیں جا سکیں گے

یہ ہماری دنیا کا اصول ہے باقی جو آپ کو بہتر لگے۔

ہم پوری امید کے ساتھ کل آپ کا یہیں انتظار کریں گے اب آپ جا سکتی ہیں۔"

اس شخص نے اپنی جگہ سے اٹھ کر سٹور کا دروازہ کھول کر اسے باہر جانے کا اشارہ کیا۔

لائبہ جیسے ہی دروازے سے باہر نکلی کمرے میں ویسے ہی اندھیرا چھا گیا جیسے پہلے تھا۔

www.novelsclubb.com

ساری رات بیٹے کے لئے دعائیں کرتے گزری پھر جانے کب رات کے آخری پہر جائے نماز پر بیٹھے بیٹھے نیند نے انہیں آلیا۔

انہیں لگا کہ کوئی ان کے پاؤں دبا رہا ہے تو فوراً گھبرا کر اٹھیں اور دیکھا رامق ان کے پاؤں دبا رہا ہے۔

رامق تم.....

"کہاں تھے تم اب تک؟ تمہیں اس بات کا اندازہ بھی ہے کہ تمہاری ماں نے ساری رات کس اذیت میں گزاری۔" اس وقت وہ رامق سے سخت خفا دکھائیں دے رہیں تھیں۔

"سوری ماما بس یوں سمجھ لیں آپ ہی کی دلی خواہش پوری کرنے گیا تھا۔" ماں کو غصے میں دیکھنے کے باوجود رامق کی آنکھوں میں شرارت تھی۔

"میرا کونسا کام....؟رامق تمہیں شرارت سوجھ رہی ہے یعنی ماں کو پریشان کر کے تم خوش ہو رہے ہو؟" بیٹے کی آنکھوں چھپی شرارت دیکھ کر ان کی کی ناراضگی بڑھنے لگی۔

"افففف اوہ میری پیاری ماما آپ بھی نہ بچوں کی طرح منٹوں میں ناراض ہو جاتی ہیں۔

سب سے پہلے تو معاف کر دیں اپنے نکمے بیٹے کی آخری غلطی سمجھ کر پلیز....

آج کے بعد کبھی آپ کے بتائے بغیر زیادہ دیر گھر سے باہر نہیں رہوں گا اور جہاں تک بات رہی شرارت کی تو یہ سمجھ لیں کہ آپ کا بیٹا آج شرارت شرارت میں آپ کے دل ہی کی بات کر رہا ہے اور آپ پھر ناراض ہو رہی ہیں۔"

"میرے دل کی بات....

رامق مجھے پہیلیاں نہ بجھواؤ جو کہنا ہے صاف صاف کہو پہلے ہی ساری رات تمہاری پریشانی نے میرا دماغ خراب کئے رکھا اب تم مجھے مزید غصہ نہ دلاؤ اور جو کہنا ہے سیدھا سیدھا بول دو۔" عشرت اشرف نے تو جیسے آج بیٹے کو سدھارنے کا سوچ ہی لیا تھا اسی لئے اتنی سختی سے پیش آرہی تھیں پر سامنے بیٹھا انسان بھی ان کا لاڈلا اکلوتا بیٹا تھا جو منٹوں میں ان کا موڈ ٹھیک کرنا جانتا تھا۔

اگر آپ ایسے ڈانٹیں گی تو نہیں بتانے والا... رامق نے بچوں کی طرح منہ پھولا کر کہا۔

اچھا بابا نہیں ڈانٹتی اب بتا بھی دو... عشرت اشرف کی بے چینی بڑھنے لگی۔

"آپ کی بہو ڈھونڈنے گیا تھا۔" رامق نے حتی الامکان لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے کہا۔

"کیاااا؟ دماغ درست ہے تمہارا؟ ادھر آؤ ذرا منہ کھولو میں دیکھوں نشہ تو نہیں کیا تم نے...

غضب خدا کا بھلا ساری رات گاؤں میں کہاں سے یہ میری بہو ڈھونڈتا رہا رامق مجھے مزید غصہ نہ دلاؤ اور جلدی بتاؤ کہاں تھے تم ساری رات؟" عشرت اشرف کو بیٹے کی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔

"ماما میں نے کوئی نشہ وشہ نہیں کیا

یہ بات تو آپ بھی اچھے طریقے سے جانتی ہیں کہ میں نے کبھی سگریٹ تک نہیں پیا نشہ تو پھر دور کی بات...اور میں معذرت کر رہا ہوں نہ اور ساتھ میں وعدہ بھی کر رہا ہوں کہ آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی

آج کے بعد جب بھی کبھی دیر سے گھر واپسی کا ارادہ ہوا تو پکا آپ کو پہلے بتاؤں گا اب پلیز چھوڑ دیجیے اس بات کو پلیز زززز۔" رامق کا لہجہ ملتجی ہوا تو عشرت اشرف بھی کچھ نرم پڑ گئیں۔

"اچھا ٹھیک ہے پر یاد رکھنا اسے میں تمہاری آخری غلطی سمجھ کے معاف کر رہی ہوں آج کے بعد اگر ایسی کوئی بیوقوفی کی تو مجھ سے معافی کی امید مت رکھنا

پتا نہیں کیا ہو گیا ہے اس لڑکے کو بچپن سے لے کر آج تک جس نے کبھی ابرو ڈ میں رہ کر مجھے تنگ نہیں کیا تھا آج اپنے ملک میں آتے ہی عجیب حرکتیں کرنے لگا تعجب کی بات ہے ویسے اللہ خیر ہی کرے پریشان کر کے رکھ دیا ہے مجھے اس لڑکے نے..." وہ بڑبڑاتی ہوئیں کمرے سے باہر نکل گئیں اور رامق وہیں بیڈ پر آڑھا ترچھا ہو کر لیٹ گیا۔

"میں اپنے ربّ کا جتنا شکر کروں اتنا ہی کم ہے جس نے میرے بھائی کو صحت بخشی۔" بڑے بھائی کے ہوش میں آنے کی خبر سن کر عشرت اشرف کی خوشی دیدنی تھی تب سے سارے کام چھوڑ چھاڑ کر وہ بس بھائی کی تیمارداری میں لگیں تھیں اور رامق اپنی ماں کی معصومیت دیکھ کر پریشان تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اسی معصومیت کا دنیا فائدہ اٹھاتی ہے اور اسے ڈر بھی اسی بات کا تھا کہ اس کے بظاہر اچھے دکھنے والے ماموں اس کی ماں کی معصومیت کا فائدہ اٹھا کر کہیں انہیں نقصان نہ

www.novelsclubb.com

پہنچائیں بس اسی لئے وہ زیادہ وقت اپنی ماں کے ساتھ رہ کر اپنے so called ماموؤں پر نظر رکھنے کی حتی الامکان کوشش کرتا تھا

آج بھی جب ناشتے کی میز پر اس کے چھوٹے ماموں نے بڑے ماموں کے ہوش میں آنے کی اطلاع دی تب سے رامق ماں کے ساتھ ساتھ تھا۔

"بس یہ تو میری نیک سیرت بہن کی دعاؤں کا اثر ہے ورنہ مجھ گناہ گار کی کیا اوقات...."

شمشیر علی کا مکاری میں کوئی ثانی نہیں تھا اور یہ بات اس کے حد سے زیادہ میٹھے لہجے سے صاف عیاں تھی۔

"لگتا ہے آپ اپنا خیال نہیں رکھتے

دیکھیں ذرا کتنے کمزور ہو گئے ہیں۔" عشرت اشرف کے لہجے میں بھائی کے لئے بے پناہ محبت اور فکر واضح تھی۔

www.novelsclubb.com

"بھئی مجھ سے نہیں رکھا جاتا اپنا خیال....

زندگی کے اور جھمیلے کم ہیں جواب اپنی کیئر پر وقت ضائع کرتا پھروں...

میری زندگی تو بس غرباء کے لئے ہے۔

ان کے کام آتا رہوں اور کچھ نہیں چاہیے

اور خیال رکھنے کے لئے میری بہن ہے نہ....

اتنے سال بعد تم میری آنکھوں کی ٹھنڈک بن کر لوٹ ہی آئی ہو تو اب اپنی زندگی میں تمہیں خود سے الگ نہیں کروں گا بس..." شمشیر علی نے آخری درجے کی مکاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے بہن کے سامنے ایموشنل ڈرامہ رچایا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تو کس نے کہا ہے آپ سے کہ اب میں کبھی اپنے بھائیوں سے دور جاؤں گی۔

اب آگئی ہوں تو آپ کو کبھی نہ چھوڑ کر جانے کا وعدہ بھی کرتی ہوں۔" عشرت نے آنسو صاف کر کے بڑے بھائی کے گلے لگتے ہوئے کہا تو تینوں بھائی اک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ کر فاتحانہ انداز میں مسکرانے لگے۔

عشرت اشرف تو اس مسکراہٹ کو محبت سمجھیں پر ان سے کچھ فاصلے پر کھڑے رامق کو ان کی مسکراہٹ میں چھپی شیطانگی دکھائی دے رہی تھی تبھی اس نے وہیں کھڑے کھڑے اک بڑا فیصلہ کیا۔

👹👹👹👹

وہ باز نما پرندہ تیزی سے اڑتا ہوا اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھا۔

لائبہ کو اس پر سوار ہوئے دو گھنٹے گزر چکے تھے

قد و قامت سے وہ کافی عجیب اور بڑا پرندہ تھا پر اس کی شکل و صورت کیسی تھی اس بات کا اندازہ وہ رات کے اندھیرے میں لگا نہیں پائی۔

قریب ڈھائی گھنٹے کی مسافت کے بعد وہ پرندہ اک بہت بڑے گیٹ کے سامنے رک گیا۔

اور زمین سے آسمان کی جانب منہ اٹھا کر اپنی خوفناک آواز میں چلانے لگا تبھی اس گیٹ کے دونوں دروازے کھلتے چلتے گئے اور وہ لائبہ کو لے کر اڑتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

اندر داخل ہو کر لائبہ کو اندازہ ہوا کہ اس کا گزر کسی کھنڈر سے ہو رہا ہے۔

اک بڑے پتھریلے میدان سے ہوتا ہوا وہ پرندہ اسے اک تنگ و تاریک پتھروں کی بنی گلی سے لے کر گزرتا ہوا اک ہال میں آ کر رکا اور بیٹھ کر لائبہ کے اترنے کا انتظار کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی لائبہ اس پرندے سے اتری وہ تیزی سے اڑتا ہوا اسی راستے پر غائب ہو گیا جہاں سے گزر کر ابھی وہ دونوں آئے تھے۔

اس کے جانے کے بعد کتنی ہی دیر وہ اکیلے کھڑی گھبراتی رہی پھر خود ہی ہمت کرتی چل پھر کر اس ہال کا جائزہ لینے لگی۔

وہ ہال بھی پتھروں کا بنا تھا

پتھروں کی بنی دیواروں کو دیکھ کر باآسانی یہ اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ کوئی ہزاروں سال پرانے پتھر ہیں

وہ یوں ہی گھوم پھر کر اس جگہ کو دیکھ رہی تھی جب اس کے چند قدم آگے بنے ستون کے پیچھے سے چھوٹے قد کی پانچ عورتیں برآمد ہوئیں۔

پانچوں عورتوں کی جسامت سے لگتا تھا کہ وہ سب بونوں کی مخلوق سے تعلق رکھتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

لائبہ ابھی اس عجیب مخلوق کو دیکھ ہی رہی تھی کہ وہ سب چلتی ہوئیں اس کے قریب آئیں اور اسے سنبھلنے کا موقع دیے بغیر قطار کی صورت کھڑیں ہوئیں اور اسے اپنے کندھوں پر لاد کر تیزی سے آگے بڑھ گئیں۔

حیرانی کی بات تو یہ تھی کہ وہ چاہ کر بھی مزاحمت نہیں کر پا رہی تھی۔

لائبہ کو لے کر وہ اک کمرے میں آئیں اور اک بوسیدہ بستر پر پٹخ کر چلتی بنی۔

لائبہ نے آگے بڑھ کر ان میں سے اک عورت کو روکنا چاہا تو اس نے مڑتے ہوئے ہوا میں اڑ کر لائبہ کے سر میں اپنا چھوٹا سا سر اتنی زور سے مارا کے وہ وہیں چکرا کر بے ہوش ہو گئی۔

👹👹👹👹

www.novelsclubb.com

"یار ررر ریحان وہ جو نئی لڑکی آئی ہے نہ کلاس میں.... قسم سے پوری چاکلیٹ ہے یار...

اس کی جان لیوا سانولی رنگت نے تو میرے ہوش اڑا رکھے ہیں۔"اسد نے کمینے انداز میں کہا۔

"اسد میرے بھائی کہیں تو ہاتھ ہولا رکھ لیا کر ہر جگہ ہی شروع ہو جاتا ہے۔"اسامہ نے اسد کی بات پر قہقہہ لگا کر کہا۔

"اب کیا کروں تیرے بھائی میں دم ہی اتنا ہے تو...."اسد نے آنکھ مار کر کہا

اوہ بھائی کالج میں اگر کسی کو پتا چل گیا نہ تو پھر انجام اچھا نہیں ہو گا اسامہ نے پر سوچ انداز میں کہا۔

"ہاہاہا انجام کی فکر کس کو ہے میرے یار

ویسے بھی ہم رئیس زادوں کے منہ سے ایسی باتیں اچھی نہیں لگتیں۔"اس بار اسد نے صوفے سے ٹیک لگا کر بھرپور انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔

"تو بھائی کیسی باتیں اچھی لگتی ہیں ہمارے منہ سے؟"اسامہ نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"ہمارے منہ سے تو بس چڑیوں کے شکار کی باتیں اچھی لگتی ہیں۔"اس بار دونوں نے اک ساتھ مکروہ قہقہہ لگایا۔

"پر بھائی تُو بھرے کالج میں چڑیا کا شکار کرے گا کیسے ؟"اس بار باہر سے کمرے میں داخل ہوتے ریحان نے پوچھا۔

"بس تم لوگ دیکھتے جاؤ کیسے تمہارا بھائی اپنے شکار کو جال میں پھانستا ہے۔

تم لوگ تو ایسے پوچھ رہے ہو جیسے میری اس خوبی سے ناواقف ہو...."اسد نے کہا۔

"میری کیا مجال جو آپ کے ٹیلنٹ پر شک کروں سرکار میں تو بس یہ کہہ رہا تھا کہ آج سے پہلے ہم بس گاؤں میں شکار کا شوق پورا کیا کرتے تھے پر پہلی بار شہر میں یہ سب کرنے سے مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے

یارا اگر پکڑے گئے تو...."اس بار اسامہ کے ساتھ ریحان کا لہجہ بھی پریشانی لئے ہوا تھا۔

"اوہ بے وقوفو اتنے بڑے باپ کی اولاد ہونے کا کیا فائدہ اگر ہم پکڑے جائیں تو...

پیسہ....

پیسہ چلتا ہے بھائیو...

پیسہ لے کر ثبوت گواہ سب کھو جاتے ہیں

اور عینی شاہد تو ویسے ہی اندھے ہو جاتے ہیں۔"اسد کی بات سن کر ان دونوں کی چہرے پر بھی شیطانی مسکان نے احاطہ کیا۔

کالج میں اک نئی لڑکی آئی تھی جس کی پر کشش سانولی رنگت سب کو اپنی متوجہ کرتی تھی پر اس کا لیا دیا انداز دیکھ کر سب اس سے دور ہی رہتے تھے۔

www.novelsclubb.com

اسد نے جب سے اسے دیکھا تھا لگاتار دوستی کر کے اسے اپنے چنگل میں پھنسانے کی کوشش کر رہا تھا پر ہر بار اسے ناکامی کا سامنا ہی کرنا پڑتا اسی لئے اس بار اسد نے اپنے اوباش کزنز کے ساتھ مل کر اک شیطانی پلان تیار کر لیا۔

*****

لائبہ ہوش میں آچکی تھی پر اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ نیند کی گولی کے زیر اثر ہے۔

وہ آنکھیں کھولنا چاہ رہی تھی پر آنکھوں پر پڑا بوجھ اسے اس بات کی اجازت نہیں دے رہا تھا۔

اسے محسوس ہوا جیسے اس کی آنکھوں کے پپوٹوں پر شدید سوجن ہے۔

وہ مسلسل آنکھیں کھولنے کی کوشش کر رہی تھی پر ہر بار اسے ناکامی ہو رہی تھی اک آخری بار اس نے ہمت کر کے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تبھی اسے اپنے چہرے پر عجیب سا لمس محسوس ہوا

بوجھل طبیعت اور بند آنکھوں میں اسے کچھ سمجھ نہیں آیا کہ وہ کہاں ہے اوپر سے چہرے پر کسی کا لمس پا کے اسے لگا وہ اپنی دادی کے پاس ہے کیونکہ اکثر زہرہ بیگم ہی صبح صبح اسے جگانے آتیں تو ماتھے پر بوسہ دیا کرتیں تھیں۔

ابھی بھی اسے لگا کہ وہ اپنے کمرے میں ہے اور اس کی دادی اس کے پاس ہیں اور اسے پیار سے نماز کے لئے جگانے آئیں ہیں۔

پر اگلے ہی لمحے اس کے چہرے کے لمس پر بڑھتی تپش نے تو جیسے اس کے چہرے کو جھلسا کر رکھ دیا۔

اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے اس کے چہرے پر آگ لگا دی ہو اور وہ آگ اسے جلا کر راکھ بنانے پر تلی ہو۔

تکلیف کی شدت اس قدر زیادہ ہو گئی کہ ہمت نہ ہونے کے باوجود بھی اس کی کے حلق سے اک زوردار چیخ بر آمد ہوئی اور وہ پھر سے بے ہوش ہو گئی

******

یوں یاد آ کر اتنا بے چین نہ کیا کرو ❤️

اک یہی سزا کافی ھے کہ پاس نہیں ھو تم 😔

وہ گھنٹے بھر سے اسی ندی کے کنارے کھڑا اس کے انتظار میں تھا کہ کب وہ آئے اور کب وہ اس کا دیدار کر کے اپنے مچلتے دل کی بے چینی دور کرے۔

"کہاں رہ گئی ہو ظالم...

www.novelsclubb.com

تمہارے انتظار میں بڈھا ہونے والا ہوں۔" جب اس کے آنے کی امید دم توڑنے لگی تو وہ بڑبڑایا۔

"بھاؤ۔" عین اسی وقت پیچھے سے کوئی اس کے کان کے پاس آ کر بولا۔

"آگئی آپ محترمہ شرمیلی صاحبہ...؟"رامق نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو وہی گلابو اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

"ہاں آگئی...

کیوں تم میرا انتظار کر رہے تھے کیا؟"اس نے معصومیت پوچھا۔

"نہیں میں نے پاگل ہوں جو روز ادھر سبزہ اور جنگلی جانور دیکھنے چلا آتا ہوں۔"

رامق نے ناراضی دکھاتے ہوئے منہ موڑ کے کہا۔

"ارے اس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے بھئی...مجھے کوئی غیب کا علم تھوڑی نہ ہے کہ تمہارے آنے کی مجھے خود باخود خبر ہو جایا کرے اور ویسے یہ بتاؤ تم ناراض کیوں ہو رہے کیا میرے لئے آئے ہو جو ایسی باتیں کر رہے ہو؟"

لڑکی نے اک بار پھر معصومیت سے پوچھا۔

"آیا تو تمہارے لئے ہی تھا پر اب تمہاری جلی کٹی سن کے دل بھر گیا اب بس جا رہا ہوں۔" رامق سنجیدہ ہوا۔

"ارے رے رے رکو نہ اس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہوئی میں جلی کٹی تھوڑی نہ سنا رہی میں تو بس پوچھ رہی تھی۔" اس بار اس کی جھیل جیسی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئیں۔

"تم رو کیوں رہی رہی ہو؟ اچھا سوری یار دراصل جب سے میں یہاں سے ہو کر گیا ہوں پتا نہیں کیوں لگاتار میرا دل تمہیں دیکھنے کی ضد لئے بیٹھا ہے اور آج اسی ضد کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں یہاں کھینچا چلا آیا

یقین کرو صبح سے تمہارا انتظار کرتے کرتے تھک گیا ہوں بس اسی لئے موڈ آف ہو گیا۔ میرا مقصد تمہارا دل دکھانا تھوڑی نہ تھا میں تو بس تمہیں دیکھنے کے لئے کب سے بے چین تھا بس اسی لئے کچھ زیادہ ہی بول گیا۔" اس کی آنسوؤں سے بھری آنکھیں دیکھ کے رامق کے دل کو کچھ ہوا تو بے اختیار اسے اپنے دل کی بات بول گیا

حالانکہ ابھی تیسری ہی ملاقات میں وہ اظہار محبت کرنا مناسب نہیں سمجھتا تھا پر اس لڑکی کے آنسو اسے اک ہی سانس میں سب کچھ بولنے پر مجبور کر گئے اور وہ بے اختیار سب کچھ بول گیا۔

"جب سے تم آخری بار مل کر گئے میں روز یہاں اس امید پر آتی رہی کہ تم کسی دن تو آؤ گے پر ہر بار مجھے مایوس ہو کر لوٹنا پڑتا تھا پھر بھی میں روز یہاں اس امید پر آتی رہی کہ شاید تم آجاؤ پر تم نے نہیں آنا تھا تم نہیں آئے...

آج بھی گھر کے کاموں سے فارغ ہو کر تمہیں دیکھنے کی آس دل میں لئے یہاں چلی آئی اور جب تمہیں یہاں دیکھا تو مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تبھی تمہارے قریب آکر تمہیں متوجہ کیا اور تم نے بات کرتے ہی میری خوشی کو آنسوؤں میں بدل ڈالا

بہت سنگدل ہو تم..." وہ بہت بے دردی سے اپنے سیب کی طرح لال ہوتے گالوں کو رگڑ کر آنسو صاف کرتی واپس جانے کے مڑی تو رامق

www.novelsclubb.com

نے وقت ضائع کئے بغیر اس کا ہاتھ تھام کر اسے روک لیا۔

"پلیز مجھے معاف کر دو دیکھا جائے تو اس میں میری بھی کوئی غلطی نہیں

میں تو خود تم سے ملنے کے لئے اتنا بے چین تھا تبھی تمہارے انتظار میں یوں باؤلا ہوا

جا رہا ہوں۔

سوری یار پلیز مجھے معاف کر دو مجھے غصہ بہت کم آتا ہے بس آج آ گیا وجہ میں تمہیں

بتا چکا ہوں معذرت بھی کر رہا ہوں پلیز اب مسکرا دو۔"اس کے ناراض ہو کر

جانے سے رامق کے دل کو کچھ ہوا تھا تبھی اک بار پھر

بنا سوچے سمجھے اپنے دل کا حال بیان کر گیا۔

www.novelsclubb.com

"ایسے معاف نہیں کروں گی۔"وہ منہ پھولائے بولی۔

"تو پھر کیسے معاف کرو گی؟"رامق حیران ہوا۔

"پہلے تم اپنے کان پکڑ کے سو بار اٹھک بیٹھک کرو پھر سوچوں گی معاف کرنا ہے کہ نہیں..." 😜

اب وہ ساری ناراضی بھول کر واپس شرارت کے موڈ میں لگ رہی تھی۔

"کیا.....؟" رامق چلایا

"کان صاف کرو اپنے لڑکے سنائی نہیں دیا کہ میں نے کیا کہا۔" وہ اپنی ہنسی دباتے ہوئے بولی۔

"میں نہیں کر رہا کوئی اٹھک بیٹھک ویٹھک سمجھی۔" وہ منہ بنا کر کہتا رخ موڑ گیا۔

"ٹھیک ہے پھر مجھ سے بھی معافی کی کوئی امید مت رکھنا میں جا رہی ہوں۔" وہ بھی جواب میں منہ بنا کر کہتی واپسی کے لئے پلٹی۔

"اے اے ے ے رکو لگاتا ہوں اٹھک بیٹھک..."

اس کو واپس جاتا دیکھ کر رامق کے ہاتھ پاؤں پھولے۔

"اچھا لگاؤ پھر جلدی۔" وہ شرارت سے کہتی آ کر اس کے قریب بڑے سے پتھر پر بیٹھتے ہوئے بولی, پھر وہ بیچارا کان پکڑ کر اٹھک بیٹھک کرتا رہا اور وہ کھلکھلا کر ہنستی رہی...

*****

کلاس شروع ہو چکی تھی پروفیسر صاحب

لیکچر دے رہے تھے جب وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی کلاس میں داخل ہوئی

"مے آئی کم ان سر؟" اس نے پھولی ہوئی سانس کے ساتھ پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"آیئے محترمہ آیئے... ویسے یہ کونسا وقت ہے آنے کا؟" سمارٹ اور خوبرو پروفیسر غیاث الدین اکبر کا نام ان کی پر سنیلٹی سے میچ تو کرتا تھا پر انتہا درجے کے حسن پر یہ بارعب نام عجیب بھی لگتا تھا۔

"ج ج جی سر سوری ایکچوئیلی میری وین لیٹ آئی کچھ راستے میں ٹریفک جام بھی تھا بس اسی لئے... آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی۔" انتہائی غصیلے اور خوبصورت پروفیسر غیاث الدین اکبر کی صورت پر جہاں پوری یونی کی لڑکیاں فدا تھیں وہیں ان کے غصے سے ہمیشہ خائف بھی رہتی تھیں۔

لڑکیاں تو لڑکیاں اس کے غصے سے لڑکے بھی گھبراتے تھے

وہ یونیورسٹی کے پروفیسر کم اور سکول کے سخت مزاج ماسٹر زیادہ لگتے تھے۔

ہر وقت غصہ ان کی ناک پر رہتا

جہاں کوئی سٹوڈنٹ کلاس مس کرنے یا لیٹ آنے کی غلطی کرتا سمجھو وہیں اس کی کمبختی کا آغاز ہو جاتا تھا پھر اس سٹوڈنٹ پر ان کی خاص نظر رہتی تھی اور جہاں اس سٹوڈنٹ نے دوبارہ غلطی کی وہیں اس کی الٹی گنتی شروع...

اسی لئے اسد, اسامہ اور ریحان بھی ان کے سامنے

نہایت شریف بننے کی ایکٹنگ کرتے تھے۔

باقی ساری کلاس بھی ان کے سامنے دبک کر بیٹھی رہتی تھی۔

"آگئی ہیں تو بیٹھ بھی جایئے اور دھیان رکھیے گا دوبارہ لیٹ نہ ہوں نہیں تو اگلی بار آپ میرے لیکچر کے وقت کلاس سے باہر ہی رہیں گی۔" دوٹوک لہجے میں کہتے وہ دوبارہ کلاس کی طرف متوجہ ہوگئے اور وہ منہ بسور کر دھیمے دھیمے قدم اٹھاتی آخری ڈیسک پر جگہ دیکھ کر بیٹھ گئی یہ دیکھے بغیر کے ساتھ بیٹھے انسان کی حوس بھری نظریں اسے کس انداز میں دیکھ رہی ہیں۔

"چچا چپس کی دو پلیٹیں دیجئے نہ

آپ تو اک دے رہے..." کلاس سے فارغ ہو کر وہ سیدھا کینٹین میں آئی اور چپس کا آرڈر کیا

ہمیشہ سے وہ دو پلیٹ چپس کھاتی تھی

چپس میں تو جیسے اس کی جان تھی۔

"پر بیٹا دو کیوں آپ تو اکیلی ہیں نہ تو اک پلیٹ لیجئے۔" کینٹین پر کھڑا لڑکا آج چھٹی پر تھا اور اس کی جگہ اس کے ابا کینٹین پر کھڑے تھے اسی لئے وہ اس کی چپس کے لئے دیوانگی سے ناواقف تھے تبھی پوچھ لیا

کیونکہ اگر ان کی جگہ ان کا بیٹا کھڑا ہوتا تو بنا کہے ہی دو پلیٹیں لاتا کیونکہ اب وہ اچھے سے جان گیا تھا کہ فرح چپس کی دیوانی ہے۔

"ارے چچا دوسری پلیٹ میرے لئے

آخر بوائے فرینڈ جو ٹھہرا ان کا....." اسد تیزی سے اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتا ہوا خباثت سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"کیا بد تمیزی ہے یہ.....؟" فرح اپنے غصے کو قابو کرتی بولی۔

بد تمیزی کہاں...

"یہ تو پیار ہے اور جب پیار کیا تو ڈرنا کیا۔" اسد کا لہجہ فرح کو زہر لگا۔

بہتر ہو گا آپ اپنی حد میں رہیے مسٹر...

میں آپ کو جانتی تک نہیں اور آپ ایسے بے تکلف ہو رہے ہے جیسے میرے رشتے دار ہوں۔ 😠

"تو رشتہ بنانے میں کونسا وقت لگتا ہے میڈم...

ملیے نہ یونی کے بعد کہیں اکیلے میں رشتہ بھی بنالیں گے۔" اسد کا انداز انتہائی گھٹیا ہوتا جا رہا تھا

بکواس بند کیجئے آپ.....

میں آپ کی بے ہودگی برداشت کر رہی ہوں اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپ حد سے بڑھتے جائیں اور....

"ارے چچا آج آپ کھڑے ہیں یہاں...

www.novelsclubb.com

چھوٹا کہاں ہے؟"اس سے پہلے کہ وہ سارے لحاظ بلائے طاق رکھ کے تھپڑ مار کے اس کا منہ لال کرتی ہینڈسم سا غیاث الدین کینٹین میں آیا اور ڈیوٹی کے لئے کھڑے چچا سے مخاطب ہوا تبھی اپنے استاد کے احترام میں اسے خاموش ہونا پڑا نہیں تو وہ غصیلی سی لڑکی پتا نہیں آج کیا کر بیٹھتی۔

"نہیں سر جی آج چھوٹے کو بخار ہے اسی لئے اس کی جگہ ہمیں آنا پڑا آپ سنایئے کیسا چل رہا ہے پڑھنا پڑھانا۔" چچا نے مسکرا کر پوچھا۔

چچا سب اچھا جا رہا ہے بس کچھ سٹوڈنٹس پڑھائی میں توجہ نہیں دے رہے اسی لئے تھوڑا موڈ آف ہے آج باقی سب اچھا ہے۔

فرح کو لگا کہ سر اسی پر طنز کر رہے ہیں تبھی اسد کو سخت قسم کی گھوری سے نواز کر کینٹین سے باہر نکل گئی۔

"مسٹر اسد پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟"اس سے پہلے اسد بھی فرح کے پیچھے جاتا پیچھے سے آتی سر غیاث الدین کی آواز سن کر برا سا منہ بنا تارک گیا۔

"ج ج جی سر بہت اچھی جا رہی ہے

ہم تو شام کے تینوں کز نزمل کے کم سے کم تین گھنٹے صرف کتابوں کو ہی دیتے ہیں۔"

"اچھا جی ویری گڈ ویسے..."اس سے پہلے سر غیاث الدین کچھ اور کہہ کے اسد کے ہوش اڑاتے ان کا موبائل بجا اور انہیں کال پر مصروف دیکھ کر اسد نے وہاں سے خاموشی سے نکل جانے میں ہی عافیت جانی۔

---

لائبہ تم کتنی پیاری ہو۔

کتنی ی ی ی ی ی

پیاری ی ی ی....

کانوں میں یہ آواز پڑنے کے ساتھ ہی

www.novelsclubb.com

ایک بار پھر لائبہ ہوش میں آچکی تھی اس بار بھی اک انجانی طاقت اسے آنکھیں کھولنے نہیں دے رہی تھی۔

دھیرے دھیرے آواز تیز ہونے لگی

وہ آنکھیں کھولنے کے لئے تڑپ رہی تھی پر کامیاب نہیں ہو پا رہی تھی تبھی اسے روحین کی بتائی اک بات یاد آئی۔

روحین نے کہا تھا کہ....

"جب کبھی آپ کو لگے کہ آپ بے بس ہیں اور کوئی آپ کی مدد کرنے والا نہیں تو دل کی گہرائیوں سے اپنے ربّ کو یاد کریں۔"

www.novelsclubb.com

اللہ کا نام...

ہاں ہاں اللہ کا نام اس نے تیزی سے دل میں آیت الکرسی کا ورد شروع کر دیا ابھی وہ پوری آیت الکرسی بھی ختم نہیں کر پائی تھی کہ اک دم سے اس کی جکڑن ختم ہوئی

اور پل بھر میں اس کا جسم پھولوں کی طرح ہلکا پھلکا ہو گیا اور خود باخود اس کی آنکھیں کھل گئیں۔

کون تھا یہاں؟

سامنے آؤ...مجھے تو یہ کہہ کر یہاں لایا گیا تھا کہ میری ملاقات میری آپی سے کروائی جائے گی پر یہاں تو مجھے قیدی بنا کر رکھ لیا گیا ہے۔

میں کہتی ہوں میرے سامنے آؤ اور مجھے بتاؤ میری آپی کہاں ہیں؟

سامنے آؤ

تم کو سنائی نہیں دے رہی میری بات میں نے کہا میرے سامنے آؤ ابھی کے ابھی

www.novelsclubb.com

سامنے آؤ.....

وہ چلاتی رہی پر کسی کو اس کے سامنے نہیں آنا تھا وہ نہیں آیا۔

چلا چلا کر اس کا گلا بیٹھ گیا تھا بے بسی سی بے بسی تھی وہ کبھی اٹھ کر دیواروں کو ٹٹولتی کہ شاید اسے کہیں دروازہ ملے اور یہاں سے فرار ہو سکے پر ہر طرف بنی پتھر کی دیواریں دکھنے میں اک جیسی ہی تھیں دروازے کا تو کہیں نام و نشان تک نہ تھا۔

دیواروں کو پیٹتی روتی وہ اسی دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھتی چلی گئی اور اک بار پھر بے ہوش ہو گئی۔

اسے دوبارہ ہوش آئی تو وہی بونی عورتیں اس کے ارد گرد سنگھار کا سامان لئے کھڑی تھیں۔

لگاتار پتھر کی بنی دیوار کے ساتھ لگے رہنے سے اسی گردن میں بری طرح بل پڑ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنی گردن پکڑ کے درد سے کراہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

کون ہو تم لوگ؟

اور کیوں لائی ہو مجھے یہاں؟

وہ کہاں ہے جس نے مجھے یہاں بلایا ہے؟

بتاؤ میری روحین آپی کہاں ہے؟

مجھے اپنی سب باتوں کا جواب چاہیے

تم لوگ بولتی کیوں نہیں؟

میں کہتی ہوں بولو میں کہاں ہوں اور وہ کہاں ہے جس نے مجھے یہاں بلایا؟

بولووووو

وہ روتے ہوئے چلائی۔

www.novelsclubb.com

"یہ کپڑے پہن لو جلدی پھر ہم نے تمہیں تیار بھی کرنا ہے آقا تمہارا شدت سے انتظار کر رہے ہیں۔" بلآخر ان میں سے اک بونی عورت لال عروسی جوڑا اس کی جانب بڑھاتے ہوئے بولی۔

"کیوں پہنوں میں یہ جوڑا اور کون ہے آقا تمہارا جو میرا انتظار کر رہا ہے؟" لائبہ نے گھبرا کر پوچھا۔

"ہمارے آقا ہمارے مالک اس سلطنت کے بادشاہ...

اور کچھ دیر بعد تمہاری اور ان کی شادی ہونے جا رہی ہے اس لئے زیادہ سوال جواب کر کے ہمارا وقت ضائع مت کرو اور جلدی سے یہ کپڑے پہن لو تاکہ ہم تمہیں تیار کر سکیں۔" ان میں سے اک بونی عورت نے بتایا۔

"کیا بکواس کی تم نے

کون ہے تمہارا آقا, بادشاہ جو بھی 😠

اور اس کی ہمت بھی کیسے ہوئی یہ سب بکواس سوچنے کی۔

میں بس یہاں اپنی آپی سے ملنے آئی ہوں

www.novelsclubb.com

اور جو مجھے لایا تھا اسے بلاؤ ابھی, دماغ خراب مت کرو میرا...." لائبہ کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا۔

"وہ سب ہمیں نہیں پتا تم بس جلدی سے یہ کپڑے پہن لو ورنہ ہم زبردستی کریں گے۔" ان میں سے اک بونی عورت نے انگارہ ہوتی آنکھوں سے اسے گھور کر کہا۔

"نہیں بدلتی جاؤ کر لو جو کرنا ہے۔" لائبہ اپنا ڈر ان پر ظاہر کر کے کمزور نہیں دکھنا چاہتی تھی تبھی جواباً ان سے بھی زیادہ غرّائی۔

"لگتا ہے اسے شرافت کی زبان سمجھ نہیں آتی اب اس کے ساتھ دوسرے طریقے سے نمٹنا پڑے گا۔" ان میں اک بونی عورت کہتی روپ بدلنے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے سب عورتیں روپ بدل کر بڑے بڑے کنکھجوروں کا روپ اختیار کر گئیں۔ 🐛

وہ کنکھجورے تیزی سے اس کی جانب بڑھنے لگے۔ 🐛🐛🐛

اتنے بڑے کنکھجورے دیکھ کر لائبہ خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر بھاگنے لگی پر آخر کہاں تک بھاگا جا سکتا تھا آخر کار دائیں جانب بھاگتے ہوئے دیوار پر چڑھ کے آتے کنکھجورے نے اچھل کر اس پر وار کرنا چاہا تو اس نے خوف سے آنکھیں بند کر لیں پھر کچھ دیر یونہی ساکت رہنے کے بعد جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں تو سامنے کا منظر اس تحیر میں مبتلا کر گیا کیونکہ سامنے کچھ بھی نہیں تھا۔

کمرہ خالی تھا اور کنکھجورے غائب.....

"یا اللہ یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ مجھے بچا لیں پلیز....

کون لوگ ہیں یہ کیوں مارنا چاہتے ہیں مجھے اور یہ کنکھجوروں جیسی مخلوق... 🤔

اور اس مخلوق کا بادشاہ مجھ سے شادی کرنا

چاہتا ہے توبہ 😨

یہ کیا ہو رہا ہے آخر

وہ شخص کہاں ہے جو مجھے یہاں لایا تھا۔

کیا کروں اس بند کمرے میں کس سے مدد مانگوں کچھ سمجھ نہیں آرہا

لگتا ہے میں نے گھر میں کسی کو بنا بتائے یہاں آکر بہت بڑی غلطی کرلی ہائے اب کیا ہوگا۔"اپنا سر دونوں ہاتھوں میں پکڑ کے وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی۔

"سنو تم جو بھی ہو ابھی کے ابھی میرے سامنے آؤ ورنہ میں خود کو نقصان پہنچالوں گی پھر تم کیسے کروگے مجھ سے شادی؟

اگر مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو تو سامنے آؤ ابھی۔"وہ روتے چلاکر بولی۔

مملکت کنکھجور میں خوش آمدید... 🤗

"آپ نے پکارا ہم دوڑے چلے آئے حکم کیجئے دل دیں یا جان؟"لائبہ کی دھمکی اثر کر گئی اور کچھ ہی پل میں کمرے میں ہر طرف لال رنگ کا دھواں چھا گیا اور دیکھتے

www.novelsclubb.com

ہی دیکھتے اس دھوئیں میں سے وہی شخص زرک برق لباس پہنے نکلا جس نے اسے باغیچے والے کمرے میں بلا کر روحین سے ملاقات کروانے کا جھوٹا وعدہ کیا تھا۔

"ت تم؟"اس شخص کو دیکھ کر لائبہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"تو کیا تم نے مجھے یہاں قید کیا ہے؟"لائبہ کو اچنبھا ہوا

"اسے قید نہیں کہتے محبت کہتے ہیں"وہ لمبی بادشاہوں جیسی پوشاک پہنے دھیرے سے اپنے گلے میں جھولتی بیش قیمت مالا کو انگلی سے گھماتا بول رہا تھا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم؟تم نے مجھے کہا تھا کہ تم مجھے میری روحین آپی سے ملواؤ گے

یاد کرو تم ہی نے تو کہا تھا کہ میری آپی کی موت حادثاتی نہیں تھی

ان کا قتل ہوا ہے اور تم مجھے ان سے ملوا کے ان کے قاتل کے بارے میں پتا کروانے والے تھے

اوراب یہ اچانک تمہیں کیاہوا کیسی بہکی بہکی باتیں کررہے ہو تم...."لائبہ کواس کے اندازسے وحشت ہونے لگی۔

"ہاں توسچ ہی کہا تھامیں نے تمہاری بہن کی موت حادثاتی نہیں بلکہ اس کا قتل ہوا تھا۔

پر وہ آدھاسچ تھا...

پوراسچ یہ ہے کہ میں نے پہلی بار تمہیں عمران کے گاؤں میں دیکھا تھا

انسانوں کی دنیامیں میرا ٹھکانہ اس گاؤں کی نہر پر واقع درخت پر ہوتاہے جہاں پہلی بار تمہیں دیکھاتو کچھ اور دیکھنے کی چاہ نہ رہی۔

ہائے ےےے...."وہ دل پر ہاتھ رکھ کے تڑپنے کی اداکاری کرتے ہوئے بولا۔

"پھر کیا تھااس دن سے میں اپنی سلطنت چھوڑ کے صرف اور صرف انسانوں کی دنیا کاہو کررہ گیا۔

جہاں جہاں تم جاتی وہاں وہاں میں آتا...

ہر وقت تمہارے آس پاس رہنے کی وجہ سے روحین اور تمہارے باقی گھر والے بھی میری نَظر میں رہنے لگی یہاں تک کہ روحین کی موت کا منظر بھی میری نگاہوں سے گزرا۔"

"ک ک کیا؟ تم نے میری آپی کا قتل ہوتے دیکھا اور انہیں بچانے کی کوشش تک نہ کی؟" لائبہ کی آنکھیں پانیوں سے بھر گئیں۔

"ہاں نہیں کی کوشش, اور کیوں بچاتا میں اسے,

رنگین مزاج لوگوں کا تو میں ویسے بھی مرید رہا یوں ہمیشہ سے.. 😈

اور جہاں تک بات ہے تمہاری بہن سے تمہاری ملاقات کروانے کی تو وہ میرے بس میں نہیں

مانا کہ میں اک جن ہوں پر قدرت کو چیلنج نہیں کر سکتا گڑیا...

www.novelsclubb.com

مری ہوئی لڑکی سے تمہاری ملاقات نہیں کروا سکتا اس لئے بہتر ہو گا کہ تم اپنی بہن کی فاتحہ پڑھ لو

تمہاری بہن کا نام لے کر تمہیں یہاں بلانا تو اک بہانا تھا اصل میں تو تمہیں اپنی بنانا تھا۔

ارے نہیں نہیں میری جان رونا نہیں اچھا چلو میں تمہیں بتا تا دیتا ہوں کہ تمہاری بہن کو کس نے مارا تھا

ان کے قاتلوں کے بارے میں ہی جاننا چاہتی ہو نہ؟

میں بتا دوں گا تمہیں پر اس کے لئے میری چھوٹی سی شرط ہے

تم کل شام تک شادی کا جوڑا پہن کے شادی کے لئے تیار ہو جاؤ, میں وعدہ کرتا ہوں اسی وقت تمہیں تمہاری بہن کے قاتلوں کا نام بتا دوں گا۔"اس نے خباثت سے مسکرا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"منظور ہے..."

تبھی لائبہ کی آنکھ سے اک تارا ٹوٹ کے اس کی گال پر آیا تھا۔

*****

"بڑی بی بی یہ لیں آپ کی صبح کی چائے۔" اسلم کی بیوی شمیم صبح صبح زہرہ بیگم کی بیڈ ٹی لے کر آئی تو کہا۔

"لائبہ اور زخرف اٹھ گئیں تو انہیں بھی دے دو چائے بلکہ ایسا کرو ان کی چائے بھی یہیں رکھ دو اور انہیں یہیں بلا لاؤ۔ بڑے دن ہوئے گپ شپ نہیں ہوئی میری اپنی پوتیوں سے۔" زہرہ بیگم نے کہا۔

جی اچھا بی بی جی کہتی شمیم زخرف اور لائبہ کی چائے انہیں کے کمرے میں رکھ کے ان دونوں کو لینے چل دی۔

"بی بی جی بی بی جی زخرف بی بی آرہی ہیں اور لائبہ بی بی اپنے کمرے میں کہیں نہیں نظر آئی مجھے..." شمیم کے چہرے سے ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔

"کیا مطلب لائبہ اپنے کمرے میں نہیں...

وہیں کہیں ہو گی واش روم میں دیکھو یا بالکونی میں۔" زہرہ بیگم کے کمرے میں داخل ہوتی زخرف نے کہا۔

"میں نے سب جگہ دیکھ لیا وہ پورے گھر میں کہیں نہیں ہیں۔" شمیم نے مزید بتایا۔

"تم نے مین ڈور دیکھا وہ کھلا تو نہیں ہوا؟" زخرف نے پوچھا۔

"نہیں بی بی جی ہمیشہ کی طرح رات کو بڑی بی بی کے کہنے پر گیٹ کو اندر سے جو تالا لگتا وہ ابھی تک لگا ہے۔" شمیم نے بتایا۔

پھر کہاں چلی گئی یہ لڑکی وہ بھی بنا بتائے...

"لوگ کیا کہیں گے کہ بوڑھی عورت بچیوں کی تربیت بھی ٹھیک سے نہ کر سکی اک شادی سے پہلے نہر میں ڈوب گئی اور دوسری گھر سے بھاگ گئی۔" زہرہ بیگم نے کپکپاتے لبوں سے کہا اور کرسی پر ڈھے سی گئیں۔

"دادی کیا ہو گیا ہے آپ کو؟

آپ جیسی بہادر اور پڑھی لکھی خاتون کے منہ سے ایسی باتیں اچھی نہیں لگتیں۔

کہیں نہیں گئی, ہماری لائبہ بچی تھوڑی ہے جو بنا بتائے کہیں جائے, چلیں آپ لوگ میرے ساتھ اس کے کمرے میں دیکھ کر آتے ہیں۔" کہتی زخرف سب کو لے کر لائبہ کی کمرے کی جانب بڑھی۔

لائبہ کے کمرے میں پہنچ سب کی نظر سٹڈی ٹیبل پر پڑے کاغذ پر گئی جسے فوراً زخرف نے اچک لیا۔

www.novelsclubb.com

سب کو سارا خط پڑھ کے سنانے کے بعد زخرف خود بھی اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام کر رہ گئی۔

"یہ کیا کر دیا اس بے وقوف لڑکی نے, کسی غیر انسانی مخلوق کے ساتھ چلی گئی۔"خوف زخرف کے چہرے پر عیاں تھا۔

"ہائے بی بی جی کہیں ان پر کوئی جن ون تو عاشق نہیں ہو گیا اور انہیں ورغلا کے لے گیا ہو؟ کیونکہ ہمارے گاؤں میں سیانے کہتے تھے اگر کوئی خبیث جن کسی لڑکی پر عاشق ہو جائے تو سو طرح کے پینترے آزما کے اسے اپنی دنیا میں لے جاتا ہے ....."

"چپ کر پگلی کہیں بھی کچھ بھی بولتی ہے بی بی جی اسے عقل نہیں آپ چھوڑیں اسے۔"سب کو لائبہ کے کمرے میں جاتا دیکھ کر اسلم بھی تیزی سی ان کے پیچھے آتا ساری بات سن کر بیوی کو ٹوکتے ہوئے بولا۔

"نہیں اسلم اسے بولنے دو

بتاؤ شمیم تم کیا بتا رہی تھی۔"زہرہ بیگم نے آنسو پونچھ کر لہجے کو مضبوط بنانے کی کوشش کی۔

"بی بی جی میری دادی کہتی تھی کہ اگر خبیث جن کسی لڑکی پر عاشق ہو جائے تو تب تک جان نہیں چھوڑتا جب تک اسے کسی طرح ورغلا کر اپنی دنیا میں نہ لے جائے تب تک چین سے نہیں بیٹھتا اور اک بار اگر اپنی دنیا میں لے جائے تو دلہن کا جوڑا پہنا کر چاند کی چوہدویں کو چاند کے سامنے لے جا کر اس پر اپنی مہر لگا لیتا ہے پھر کبھی وہ لڑکی چاہ کر بھی اپنی دنیا میں لوٹ نہیں سکتی اور ساری زندگی اس کی باندی بن کر رہ جاتی ہے۔

ہاں اگر لڑکی چاند کی چوہدویں سے پہلے وہاں سے فرار کا راستہ ڈھونڈ لے تو بچنے کی امید رہتی ہے۔"

"آج کیا دن ہے؟"زہرہ بیگم نے پوچھا۔

بی بی جی آج چاند کی تیرویں ہے اور کل چوہدویں...."اسلم نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"زخرف,اسلم تم میرے ساتھ چلو...

اور شمیم تم گھر کا خیال رکھو ہم تھوڑی دیر میں آتے ہیں۔"آدھا گھنٹے کی خاموشی کے بعد زہرہ بیگم نے اپنا جھکا سر اٹھا کر کہا۔

"پر بی بی جی آپ لوگ کہاں جا رہے ہیں مجھے بھی لے چلیں اپنے ساتھ۔"شمیم نے گھبرا کر کہا۔

نہیں تم گھر پر ہی رہو ہمیں وقت لگ سکتا ہے اور اگر ہماری غیر موجودگی میں تمہارے بچے سکول سے گھر آ گئے تو گھر پر لگا تالا دیکھ کر پریشان نہ ہو جائیں اس لئے بہتر ہے تم گھر پر ہی رہو ہم لوگ جا کر آتے ہیں

اور ہاں اگر دیر ہو جائے تو پریشان نہ ہونا بس بچوں کے واپس آنے کے بعد گیٹ کو اندر سے لاک کر لینا اور تب تک نہ کھولنا جب تک ہم نہ آئیں

چلو اسلم, زخرف میرے ساتھ۔" کہتیں زہرہ بیگم لائبہ کے کمرے سے نکل گئیں۔

---

"یہاں اک عبدالرحمن نامی بزرگ رہتے تھے؟

کیااب بھی وہ یہیں رہتے ہیں؟"زہرہ بیگم زخرف اور اسلم کو لے شہر سے اک گھنٹے کے سفر پر واقع دیہات نما علاقے میں پہنچی تو وہیں چلتے چلتے اک تنگ وتاریک گلی میں اک گھر کا دروازہ کھٹکھٹا کر بولیں۔

"جی وہ یہیں رہتے ہیں مگر فی الحال وہ گھر پر موجود نہیں ہیں, کہیں باہر گئے ہیں اگر آپ لوگ انتظار کر سکتے ہیں تو آیئے میں آپ کے لئے بیٹھک کھول دیتی ہوں۔"اندر سے اک لڑکی آواز آئی۔

www.novelsclubb.com

"جی ہم انتظار کر لیں گے۔" زہرہ بیگم کے کہنے پر اس لڑکی بیرونی گیٹ کے ساتھ بنے کمرے کے چھوٹے سے دروازے کو کھول دیا جسے عام طور پر پنجاب میں بیٹھک کہا جاتا ہے۔

"دادی یہ کونسی جگہ ہے؟ اور آپ ہمیں یہاں کس سے ملوانے لائی ہیں؟" زخرف جو کب سے بے چین ہو رہی تھی سوال کئے بنا نہ رہ سکی۔

"زخرف میرے پاس تمہارے سوالوں کے کوئی لمبے چوڑے جواب تو نہیں ہیں پر اتنا ضرور کہوں گی کہ اگر لائبہ کی واپسی ممکن ہو سکتی ہے تو وہ صرف اور صرف اس انسان کی وجہ سے ہو سکتی ہے جس کے گھر ہم بیٹھے ہیں۔

میں اس انسان سے آج خود چالیس سال بعد مل رہی ہوں یہ ہمارے پرانے ہمسائے تھے دس سال ہمارے پڑوس میں رہنے کے بعد انہیں صرف اس مجبوری کے تحت اس گنجان آباد علاقے میں واقع اپنا پرانا گھر چھوڑنا پڑا تھا کیونکہ ان کا اک شرارتی جن ان کی قید سے چھوٹ کر فرار ہو گیا تھا اور محلے کے لوگوں کو تنگ کرنے لگا تھا

بس اسی وجہ سے انہوں نے وہ جگہ چھوڑ دی کہ کہیں پھر ایسا کچھ نہ ہو جس سے محلے داروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔"

"مطلب ان کے پاس جن قید ہیں دادی؟" زخرف کی دلچسپی میں اضافہ ہوا۔

زخرف میں تمہیں پہلے بھی بتا چکی ہوں کہ میرے پاس تمہارے سوالوں کے کوئی لمبے چوڑے جواب نہیں....

"مجھے جتنا پتا تھا تم کو بتا دیا اب چپ چاپ بیٹھ کے انتظار کرو۔" زہرہ بیگم کے لہجے کی سختی نے زخرف کو چپ کروا دیا۔

اسلام علیکم!

طویل انتظار کے بعد کمرے میں اک بزرگ نے قدم رکھتے ہوئے اپنی بھاری آواز میں سب کو سلام کیا اور زمین پر بچھی چادر پر آنکھیں بند کر کے بیٹھ گئے۔

ان کا جاہ و جلال انہیں عمر کے اس حصے میں بھی پرکشش دکھا رہا تھا۔

لمبے قد پر سفید چوگا, کالے رنگ کا امامہ شریف, لال داڑھی اور پر نور دمکتے چہرے کی کشادہ پیشانی پر گہرا نشان اس بات کی گواہی تھے کہ وہ اک نیک, نمازی اور پرہیز گار انسان ہیں۔

"زہرہ بہن بڑی مصیبت میں پڑ گئیں ہیں آپ تو...."

کافی دیر آنکھیں بند رکھنے کے بعد

اچانک آنکھیں کھول کر جب وہ زہرہ بیگم سے مخاطب ہوئے تو زخرف کے ساتھ ساتھ اسلم بھی ان کی آنکھوں کی لالی دیکھ کے گھبرا گیا۔

"آپ نے مجھے کیسے پہنچانا؟ جبکہ ہم تو پچھلے چالیس سالوں میں اک بار بھی نہیں ملے۔" زہرہ بیگم نے اچنبھے سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"زہرہ بہن ہمیں آپ کے یہاں پہنچنے سے قبل ہمارے خاص بندے (جن) نے نہ صرف آپ کے مسئلے سے آگاہ کر دیا تھا بلکہ آپ کے آنے کی اطلاع بھی دے دی تھی۔"

"تو بتایئے نہ میں کیا کروں؟ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں رہا

میں خالی ہاتھ رہ گئی

سب اپنے اک اک کر کے مجھے تنہا کرتے گئے اب دو پوتیوں کا سہارا تھا وہ بد بخت ان میں سے بھی اک کو لے گیا بتائیں میں کیا کروں؟" بات کرتے ہوئے زہرہ بیگم کے صبر کا پیمانہ چلک گیا اور روتے روتے ان کی ہچکی بندھ گئی۔

"بڑے بزرگ کہتے ہیں کچھ پانے کے لئے کچھ کھونا پڑتا ہے پر یہاں میں کہوں گا اک پوتی کو پانے کے لئے دوسری کو بھی کھونا پڑے گا۔" رحمٰن بابا کے چہرے پر پھیلی تبسم زہرہ بیگم کو مزید پریشانی میں مبتلا کر گئی۔

"آخر کہنا کیا چاہتے ہیں آپ؟"ان کی بات پر زہرہ بیگم کو اچنبھا ہوا۔

"میں جو کہنے والا ہوں وہ وقتی طور پر آپ کو جھٹکا تو دے گا پر وہی سب آپ کے زخموں کی مرہم بھی بنے گا۔

دراصل میرا کہنے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کی پوتی جسے وہ خبیث جن بہلا پھسلا کر اپنے ساتھ لے گیا ہے اسے واپس لانے کے لئے ہمیں بھی اسی طرح کی کوئی چال چلنی ہو گی اور چال چلنے کے لئے اس کی دنیا میں جانا بہت ضروری ہے۔"رحمن بابا نے بتایا

"مطلب؟"اس بار اسلم بولا۔

"مطلب یہ کہ اس جن کو مات دینے کے لئے آپ میں سے کسی اک کو اس کی دنیا میں جانا ہو گا۔"بابا نے کہا۔

"ہاں تو ٹھیک ہے میں تیار ہوں آپ مجھے بھیج دیں۔"اسلم فوراً بولا۔

نہیں تم نہیں جا سکتے...

اس دنیا میں جانے اور کسی انسان کو خبیث جنات کے چنگل سے نکالنے کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں میاں!! رحمن بابا نے کہا۔

"کیسے اصول؟" اس بار زہرہ بیگم گویا ہوئیں۔

"اگر کوئی انسان جنات کی دنیا میں پھنس جائے تو اسے بچانے کے لئے صرف اور صرف اس کا کوئی خونی رشتہ ہی اسے بچانے جا سکتا ہے اور جہاں تک میرا علم بتاتا ہے یہ آپ کا رشتہ دار نہیں گھر کا ملازم ہے۔

اس لئے یہ نہیں جا سکتا۔

آپ یا آپ کی پوتی زخرف ہی جا سکتی ہیں جن سے لائبہ کا خون کا رشتہ ہے۔

جہاں تک آپ کی بات ہے تو آپ ضعیفہ ہیں اس عمر میں اکیلی اس طاقتور جن کا مقابلہ

www.novelsclubb.com

کرنا ناممکن ہو گا آپ کے لئے...

آخر میں بچتی ہے زخرف آپ سب میں سے بس وہی ہے جو آپ کی دوسری پوتی کو اس دنیا سے نکال کر لا سکتی ہے۔"رحمٰن بابا نے بتایا۔

*****

نہیں میں اپنی دوسری پوتی کو بھی جانتے بوجھتے آگ کے دریا میں نہیں جھونکنے والی...."زہرہ بیگم لہجہ سخت ہوا۔

"زہرہ بہن یہاں ضد کی گنجائش نہیں ہے میرا مشورہ ہے ضد میں وقت ضائع مت کریں کیونکہ چاند کی چودھویں ہے اور چاند کی چودھویں کو اگر کوئی جن کسی انسان کو اپنا پابند کر لے تو چاہ کر بھی وہ انسان اس دنیا سے کبھی نکل نہیں سکتا۔

وہیں ایڑیاں رگڑتے رگڑتے موت تو آسکتی ہے پر رہائی نہیں مل سکتی

اس لئے ہمیں جو بھی کرنا ہے آج ہی کرنا ہے کیونکہ کل کا سورج نکلتے ہی وہ لائبہ پر اپنی مہر لگانے کی تیاریاں شروع کر دے گا پھر ہمارے لئے اسے مات دینا ناممکن ہو جائے گا۔"

"پر بابا وہ یہ سب کیوں کر رہا ہے؟" زخرف نے سوال کیا۔

"اک تو وہ خبیث جن لائبہ پر عاشق ہو گیا ہے دوسرا وہ جانتا ہے کہ اگر کوئی جن چاند کی چودھویں کو کسی انسان (لڑکی) پر اپنی مہر لگا کر شادی کر لے تو اس کی طاقت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ وہ تمام جنات خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم

بادشاہ ہوں یا غلام

سب کو اپنا غلام بنا کر ان پر حکمرانی کرتا ہے۔

ویسے تو وہ اپنے علاقے کا آقا ہے پر اس کی خواہش سارے کوہ قاف پر حکمرانی کی ہے اسی لئے اس نے آپ کی پوتی کا شکار کیا ہے۔"

"ٹھیک ہے میں جانے کے لئے تیار ہوں۔"زخرف نے کہا۔

لیکن زخرف....

"پلیز دادی کچھ مت کہیے اگر لائبہ کو بچانے کا واحد یہی راستہ ہے تو میں ضرور جاؤں گی

آپ بھی تو لائبہ کو واپس لانا چاہتی ہیں نہ...

تو پلیز مجھے جانے دیں

میں وعدہ کرتی ہوں وہاں ہر وقت آیت الکرسی کا ورد کرتی رہوں گی اور آپ ہی تو کہتی ہیں نہ کہ آیت الکرسی میں اللہ پاک نے اتنی طاقت رکھی ہے کہ کوئی آفت اور بلا ہمیں چھو بھی نہیں سکتی بس فیصلہ ہو گیا میں جا رہی ہوں اور آپ بھی مجھے جانے کی اجازت دے رہی ہیں۔"زخرف نے زہرہ بیگم کی بات کاٹ کر انہیں قائل کرنا چاہا۔

"ٹھیک ہے چلی جاؤ پر اک بات یاد رکھنا اگر تم دونوں جلد نہ لوٹیں تو میں مزید دکھ سہہ نہیں پاؤں گی اور جو تم دونوں کے اپنے گھر کا ہونے تک اللہ سے چند ادھار سانسیں مانگی ہیں نہ وہ بھی روک لوں گی۔" زہرہ بیگم جذباتی ہوئیں تو رونے لگیں

"پلیز دادی ایسی باتیں مت کریں

میں انشاءاللہ بہت جلد لائبہ کو لے آپ کے پاس لوٹ آؤں گی یہ میرا وعدہ ہے۔

رحمٰن بابا آپ بتایئے لائبہ کے پاس جانے کے لئے مجھے کیا کرنا ہوگا؟" زخرف نے بابا سے سوال کیا۔

******

www.novelsclubb.com

"سوچ لے اسامہ ایسے موقعے بار بار نہیں ملتے...

لوگ ترستے ہیں ایسی عیاشی کو...

اور تُو صاف انکار کر رہا ہے۔" ریحان نے کہا

"تو یار میں کونسا اپنی مرضی سے انکار کر رہا ہوں وہ تیرا ٹھر کی بھائی ہے نہ اسد اسی کے کہنے پر رک رہا ہوں, اس کو جو اس نئ کالی کلوٹی لڑکی کا بھوت چڑھا ہے اسی کے لئے روک رکھا ہے اس نے مجھے...

اس سے تو پٹی نہیں اب کہتا ہے کہ میں اس کی جگہ جاؤں اور نیک, شریف, اچھا بچہ بن کے پہلے اس لڑکی سے دوستی کروں پھر کمبائن سٹڈی کے بہانے بہلا پھسلا کر اس کے شکار کو کسی سنسان جگہ لے کر جاؤں جہاں یہ صاحب دل میں لگی آگ بجھا سکیں جو اس لڑکی نے ان کی بے عزتی کر کے لگائی ہے۔

اب تُو ہی بتا بھائی میں بیچارہ کیا کروں؟

یقین مان چاہ کر بھی میں آج تیرے ساتھ نہیں جا پاؤں گا جا تُو اکیلا ہی جی اپنی زندگی...." اسامہ نے خباثت سے بائیں آنکھ دبا کر کہا تو دونوں کا اک ساتھ مکروہ قہقہہ بلند ہوا۔

"ویسے بہت ہی بے وقوف ہے یہ اسد بھی جو رقص و سرور کی محفل چھوڑ کے اس بدشکل سی لڑکی کے پیچھے پڑا ہے

مانا کے ہمارے لڑکے میں دم بہت ہے پر یار اس وقت اسے ہمارے ساتھ خود بھی جانا چاہیے تھا اور تجھے بھی جانے دینا چاہیے تھا

ویسے بھی وہ لڑکی کونسا کہیں بھاگی جا رہی تھی واپس آ کر اس کا کڑوا گھونٹ مل کر بھر ہی لینا تھا ہم نے۔"اس بار ریحان آنکھوں میں شیطانی چمک لئے بولا۔

"چل چھوڑ بھائی اسد کی بے وقوفیوں کے قصے...

چل تو جا اور خوب انجوائے کرنا۔"اسامہ نے اک بار پھر آنکھ دبائی۔

www.novelsclubb.com

ریحان اور اسامہ کو اس کے دوست ایاز نے اپنے امیر باپ کے شہر سے دور سنسان علاقے میں واقع فارم ہاؤس میں دو دن کی دعوت دی تھی جس میں دن کو دوستوں کی گپ شپ اور رات کو رقص و سرور کی محفل میں عیاشی ہی عیاشی کا سامان تھا۔

ادھر اسد کی سوئی اپنی کلاس میں آنے والی نئی لڑکی پر اٹکی تھی جو کسی طرح بھی اس کے ہاتھ نہیں آرہی تھی الٹا ہر بار اسے ذلیل کر کے چلی جاتی تھی۔

ہر ملاقات کے بعد اس سے پانے کی خواہش شدت اختیار کرتی جارہی تھی۔

"

اسی کام کے لئے اس نے اسامہ کو بھی ایاز کے فارم ہاؤس جانے سے روک لیا تھا تاکہ اسامہ کو استعمال کر کے اس بلا پر قابو پا سکے۔

اچھا بھائی ہم تو چلے تو رہ یہاں اکیلا

کیونکہ تجھے روکنے والا تو خود اس وقت کسی کلب میں موج اڑا رہا ہو گا۔" ریحان نے اسامہ کو چڑانے کے لئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بھئی وہ بھی گیا ہے تم بھی جاؤ اک ہم ہی رہ جائیں گے اکیلے اس بھوت بنگلے میں..." 😉 اسامہ نے جل کر اپنے باپ اور تایا کی طرف سے شہر میں رہنے کے لئے دیے گئے شاندار بنگلے کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"دیکھنا کہیں سچ مچ کوئی بھوت ووت, چڑیل ڈائن نہ آ جائے اور پتا چلے ہمارے جانے کے بعد وہ تیرا خون شون پی گئی۔" ریحان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں قبول ہے چڑیل بھی پر اک شرط پر....

چڑیل حسین ہونی چاہیے۔" 😉

اسامہ نے شرارتی انداز میں کہا۔

"بس پھر تیاری پکڑ تو اپنا خون چڑیل کو پلانے کی میں تو چلا بائے کہتا تو ریحان گاڑی کی چابی کا چھلا انگلی میں گھماتا گھر سے نکل گیا۔

دو گھنٹے بعد (رات کے بارہ بجے)

ریحان کے جانے کے بعد اسامہ ٹی وی آن کر کے بیٹھ گیا

لگاتار چینل بدلتے ہوئے اب وہ بور ہونے لگا تھا

جب اسے اپنے مطلب کا کچھ بھی دیکھنے کو نہ ملا تو وہ آف کا بٹن پریس کر کے ریموٹ کو ہوا میں اچھالتا ڈرائنگ روم کی جانب بڑھ گیا جہاں شراب کی بوتلیں اس کی منتظر تھیں۔

شیلف میں سجی اک بوتل نکال کر وہ صوفے پر آ بیٹھا اور بوتل کو اپنے سامنے پڑے میز پر رکھ کر گلاس میں برف ڈالنے لگا۔

ڈرنک کرتے ہوئے اسے محسوس ہوا کہ اس کے پیچھے سے کوئی بہت تیزی سے گزرا ہے پھر اپنا وہم سمجھ کے پھر سے گلاس بھرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

تیسرے گلاس پر کھڑکیوں سے آتی تیز ہوا کے جھونکے نے اس سے ٹکرا کر جیسے ہوش کی دنیا میں واپس لانا چاہا پر وہ ایسا مدہوش تھا کہ سمجھ ہی نہ پایا موت اس کے سر پر آن کھڑی ہوئی ہے۔

تیسرا گلاس ختم کر کے جیسے ہی اس نے سر اٹھایا تو ٹھٹھک گیا کیونکہ اس کے سامنے پڑے صوفے پر ریحان براجمان تھا۔

"اے ے ے تم واپس کب آئے اور کیوں؟" نشے میں ٹوٹے پھوٹے لفظ اس کے منہ سے ادا ہوئے مگر سامنے بیٹھا ریحان خاموش رہا۔

"بولو ری ی ی حان تم واااپس کب اور ر ر کیوں آ گئے؟" اسامہ نے دوسری بار ٹوٹے پھوٹے

لفظوں میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"ری حاااان تو بولتا کیوں نہیں چپ کا روزہ رکھ کے لوٹا ہے کیا؟"اسامہ نے تیسری بار جھنجھلا کر پوچھا پر دوسری طرف ہنوز خاموشی تھی۔

کھلی کھڑکیوں کی آتی ہوا کبھی تیز اور کبھی ہلکی ہو رہی تھی۔

"ارے بھائی ی ی منہ پر ایلفی لگا کر آیا ہے کیا جو بولتا نہیں ں ں

حد ہے بھئی جواب ہی نہیں ں ں دے رہا

رک میں ں ں آآآت تا ہوں ت تیرے پاس۔"وہ صوفے کے سہارے کھڑا ہوا اور لڑکھڑاتے قدموں سے چل کر سامنے پڑے صوفے پر ریحان کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بھائی اب بول گھر واپس کیوں ں آ آ گیا؟

کیا گاڑی خراب ہو گئی تھی ی ی؟"اسامہ نے پھر سے اپنے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں پوچھا۔

"ہاں گاڑی خراب ہو گئی تھی۔"اس کے ساتھ بیٹھے ریحان نے عجیب آواز میں کہا پر اسامہ کو نشے میں ہونے کے باعث محسوس ہی نہیں ہوئی ریحان کی آواز میں تبدیلی۔

وہ گردن کو کبھی دائیں اور کبھی بائیں جانب جھٹکے دیتا اور کبھی بنا پلکیں جھپکائے ٹکٹکی باندھے ساتھ بیٹھے اسامہ کو دیکھے جاتا پر اسامہ نشے میں ایسا جھوم رہا تھا کہ کچھ بھی نوٹ نہیں کر پایا۔

"اوہ بھائی ی اس کا امطلب تیری عیاشی کا پرو گرام کینسل....

ہاہاہاری ی حان بیچارہ اپنا سا منہ لے کر گھر آ گیا نہ شراب ملی نہ شباب....ہاہاہا چل میرا بھائی تو پریشان نہ ہو شباب تو نہیں شراب ہے میرے پاس لے پی"...وہ اس کی جانب اپنا گلاس بڑھاتے ہوئے بولا۔

"کس نے کہا شباب نہیں...

وہ دیکھ اپنے پیچھے" 👈

ریحان نے اپنی گردن کو دائیں سے بائیں جھٹکا دے کر کہا۔

اسامہ نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو عریاں لباس پہنے اک حسین و جمیل لڑکی چہرے پر مسکان سجائے اسامہ کو ہی دیکھ رہی تھی۔

"ارے واہ بھائی تُو تو بڑا سیانا نکلا فارم ہاؤس نہیں تو گھر پر ہی لے آیا۔" اسامہ پر جوش انداز میں کہتا ریحان کی جانب پلٹا تو متحیر رہ گیا کیونکہ اب وہاں ریحان کا نام و نشان تک باقی نہ تھا۔

ی ی یہ کہاں چلا گیا... 🤔

www.novelsclubb.com

خیر گیا تو گیا

میری رات سہانی کرنے کا انتظام تو کر گیا۔

سنو چندہ...

وہ واپس لڑکی کی جانب رخ کر کے بولا تو وہ جگہ بھی خالی تھی۔

"ارے وہ چاند سی چندہ کہاں ں ں گئی ی۔" ابھی وہ بڑبڑا ہی رہا تھا کہ ڈرائنگ روم کے باہر سے آتی چھن چھن کی آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔

"لو ہم آپ کو یہاں ڈھونڈ رہے ہیں اور آپ باہر ہیں۔" اسامہ بڑبڑاتا ہوا ڈگمگاتے قدموں سے اٹھا اور ڈرائنگ روم سے نکل کر متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا پر وہ کہیں نظر نہیں آئی۔

اس سے پہلے کے وہ اسے اپنا وہم تصور کر کے واپس ڈرائنگ روم میں جاتا سیڑھیوں سے آتی چھن چھن کی آواز نے اک بار پھر اس کا دھیان اپنی جانب کھینچ لیا۔

.ارے چندہ جی آپ یہاں ہیں اور میں سمجھا مجھے وہم ہوا ہے کہ ریحان گھر پر کسی حسینہ کو لایا ہے...

میں آیا چندہ جی ابھی آیا.... کہتا وہ جھومتا, لڑکھڑاتا سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

"ارے رے رے بھئی ہم نے تمہارا کیا بگاڑا جو ہمیں گرانے پر تُلی ہو؟" آخری سیڑھی پر قدم رکھتا اسامہ چلتی تیز ہوا سے چڑ کر بولا جس نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔

چھت پر پہنچ کر اس نے دیکھا کے وہ لڑکی چھت کے بیچ و بیچ کھڑی اسے دیکھ کر مسکرا رہی ہے۔

گوری رنگت, تیکھے نقوش پر لمبے گھنے سیاہ بال اوپر سے اس کا دعوت دیتا عریاں لباس اسامہ کے ہوش اڑانے کے لئے کافی تھا۔

خالی گلاس ہوا میں اچھالتا وہ لڑکھڑاتے قدموں سے اس قریب پہنچا تو سامنے لڑکی کی جگہ ریحان کو کھڑا دیکھ کر گھبرا گیا۔

لڑکی کی جگہ ریحان کو دیکھ کر وہ منہ بناتا واپس مڑنے ہی والا تھا لڑکی کی میٹھی آواز میں "رکیے نہ" سن کے اک بار پھر مڑا۔

"ارے یہاں تو ریحان کھڑا تھا چندا جی آپ کیسے آئی؟" اسامہ کے چہرے پر آئی بیزاری خوشگوار حیرت میں بدلی۔

"مجھے تو آنا ہی تھا...

تمہارا خون پی کر تمہیں کتے کی موت جو مارنا تھا۔" پل بھر وہ میٹھی آواز خوفناک بھاری آواز میں بدلی اور اس حسینہ کی گردن گھوم کر پیچھے کی جانب آگئی۔

"کون ہو تم؟" اس حسینہ کا بدلتا ہوا خوفناک روپ دیکھ کر اسامہ کا سارا نشہ پل بھر میں کافور ہو گیا۔

"تمہاری موت....

وہ موت جو تم نے مجھ سمیت جانے کتنی معصوم لڑکیوں کو دی۔

وہ موت جو تم جیسے جانور کسی کو دیتے وقت اک بار بھی خدا کا خوف نہیں کرتے۔

وہ موت جو تم سے تمہاری ساری عیاشیاں چھین کر تمہیں جہنم کی بھڑکتی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جھونک دے گی۔" وہ لڑکی اپنی کان کے پردوں کو چیرتی ہوئی خوفناک بھاری آواز میں بولتے ہوئے شاید رو رہی تھی۔اس کی آنکھوں سے خون کے آنسو بہہ رہے تھے۔اسامہ کا مارے خوف کے برا حال تھا نشہ تو کب کا اڑ چکا تھا اب تو جان بچانے کے لالے پڑے تھے۔

وہ لگاتار بھاگ رہا تھا کبھی چھت کے اک کونے سے دوسرے کونے میں تو کبھی واپس چھت کے دروازے کی جانب جہاں سے سیڑھیاں چڑھ کے وہ خود اپنی موت کے منہ میں آیا تھا۔

چھت کے جس کونے میں وہ جاتا ہر طرف وہ پہلے سے موجود ہوتی اور ہر بار اس کا روپ پہلے سے زیادہ ہیبت ناک ہو جاتا...

اس کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ اب اس کے منہ سے بھی خون کی رال ٹپکنے لگی تھی چہرہ خوفناک حد تک بگڑتا جا رہا تھا

www.novelsclubb.com

چہرے کے سارے نقوش مٹ چکے تھے سوائے ہونٹوں اور آنکھوں کے...

چہرے پر ہر طرف آنکھیں ہی آنکھیں نظر آرہی تھیں۔

دو

پھر چار

پھر چھے

پھر آٹھ... آنکھیں ہی آنکھیں جن سے ٹپکتا خون اب اس تیزی سے بہہ رہا تھا کہ پوری چھت حتی کہ اسامہ کا آدھا وجود اس خون میں ڈوبنے لگا تھا۔

نہیں

نہیں

نہیں ں ں ں....

وہ اک زوردار چیخ کے ساتھ بھاگتا ہوا چھت سے کود گیا۔

www.novelsclubb.com

"زخرف بیٹا آپ میری بیٹھک کے بیرونی دروازے سے باہر نکلیں گی تو بائیں جانب گلی کے کونے میں کالا سوٹ پہنے اک لڑکا کھڑا ہے بس اسی کے ساتھ چلی جائیں جہاں وہ لے جائے, اور اک بات یاد رکھنا بیٹا جب تک وہ خود نہ بولے اس سے کوئی سوال مت کرنا بس چپ چاپ اس کے ساتھ سفر کرتی رہنا۔

اور اک بات یہ تعویذ پہن لو اس کے پہننے کا فائدہ یہ ہو گا کہ کوہ قاف میں موجود کوئی بھی غیر انسانی مخلوق آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی اور اس خبیث جن سے لڑنے میں بھی آسانی ہو گی کیوں کہ اس تعویذ کے ہوتے ہوئے وہ آپ کو کبھی نقصان نہیں پہنچا پائے گا باقی سب باتیں آپ کو وہ لڑکا بتائے گا اب اک لمحے کی تاخیر مت کرو اور جاؤ یہاں سے کیونکہ وقت بہت کم ہے ہمارے پاس لائبہ کو بچانے کے لئے۔" رحمن بابا کے کہنے پر زخرف دادی کے گلے لگ کر اسلم سے سر پر پیار لیتی ڈھیروں دعاؤں کے سایے تلے روانہ ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

******

"سنیے مجھے رحمن بابا نے بھیجا ہے۔" زخرف گلی کے کونے میں پہنچی تو دکھنے میں اک لمبا چوڑا لڑکا کالا لباس پہنے اس کی جانب پشت کئے کھڑا تھا جسے دو منٹ گھورنے کے بعد اس نے مخاطب کیا پر وہ عجیب انسان بنا مڑے اور کچھ کہے سیدھا چل پڑا جس کے پیچھے زخرف کو تقریباً بھاگنا پڑ رہا تھا پھر بھی اس کے برابر نہیں پہنچ پا رہی تھی یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ شخص زمین سے تھوڑا اوپر ہوا میں اڑ رہا ہے کیونکہ اتنی سپیڈ تو اڑنے والے کی ہی ہوتی ہے پھر بھی بظاہر وہ چلتا ہی دکھائی دے رہا تھا۔

زخرف کو اگر رحمن بابا نے چپ چاپ چلتے رہنے کی تلقین نہ کی ہوتی تو شاید اب تک اتنی تیز چلنے پر اس لڑکے کی اچھی خاصی عزت افزائی کر چکی ہوتی۔

پر مرتی کیا نہ کرتی والی حالت میں وہ صرف بابا کی وجہ سے چپ چاپ اس کے پیچھے دوڑ لگا رہی تھی ورنہ اب تک تو اس کی طبیعت صاف کر چکی ہوتی۔

www.novelsclubb.com

وہ تیزی سے چلتا ہوا گلیوں سے نکل کر سڑک پر بس کے قریب پہنچا اور بس کے رکتے ہی بس میں سوار ہو گیا۔

زخرف بھی خاموشی سے اس کے پیچھے بس میں چڑھ گئی۔

حیرت انگیز طور پر پوری بس خالی تھی۔

بس میں کوئی سواری نہیں تھی سوائے اس لڑکے اور زخرف کے....

بس ٹھیک پانچ منٹ بعد کہیں رکی اور زخرف اس لڑکے کے پیچھے پیچھے بس سے نیچے اتر آئی جو ابھی بھی زخرف سے رخ موڑے ہوئے تھا اسی وجہ سے وہ ابھی تک اس کا چہرہ بھی دیکھ نہیں پائی تھی۔

زخرف بس سے نیچے اتری تبھی لاشعوری طور پر اک نگاہ پیچھے جاتی بس پر پڑی تو سانس لینا ہی بھول گئی جو بنا ڈرائیور کے چلتی ہوئی اب اس کی نظروں سے اوجھل ہو رہی تھی۔

اکھڑی سانسوں کے ساتھ واپس مڑ کے اس لڑکے کو دیکھا تو وہ بھی غائب تھا اور خود وہ اک ویران صحرا میں اکیلی کھڑی تھی جس کی مٹی بھی لال رنگ کی تھی اور اوپر آسمان بھی خون رنگ کا تھا۔

آااپ کہاں گئے مجھے اکیلا چھوڑ کے....

پلیز واپس آئیں مجھے ڈر لگ رہا ہے

پلیز....

زخرف اور لائبہ میں یہ فرق تھا کہ لائبہ بچپن ہی سے نڈر تھی اور زخرف شروع ہی سے ڈرپوک دبو قسم کی لڑکی تھی تبھی لائبہ ہمیشہ اسے ڈرپوک کہہ کر چڑایا کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اک انجان انسان کے ساتھ آنے کا فیصلہ بھی اس نے صرف اور صرف لائبہ کی زندگی کی

خاطر ہی کیا تھا ورنہ جتنی وہ ڈرپوک تھی کبھی اکیلی گھر سے باہر بھی نہیں نکلتی تھی پر یہاں بات اس کی بہن کی زندگی کی تھی تبھی اپنے سارے ڈر, خوف کو پس پشت ڈالتی وہ اک انجان شخص کے ساتھ کسی اور ہی دنیا میں چلی آئی تھی جہاں سے وہ بھی اب غائب تھا اسے اکیلا چھوڑ کر....

"پلیز واپس آجائیں مجھے پیاس بھی لگ رہی ہے۔" زخرف کو محسوس ہوا جیسے پل بھر میں اس کے گلے میں کانٹے اگ آئے ہیں

گرم صحرا میں پیاس کی شدت نے اسے رونے پر مجبور کر دیا تھا۔

"ارے آپ رو کیوں رہی ہیں؟ کہیں پیاس کی وجہ سے تو نہیں؟ مجھے احساس تھا کہ یہاں آتے ہی آپ کو پیاس لگ جائے گی تبھی آپ کے لئے پانی لینے چلا گیا تھا یہ لیجئے پیئیں اور دعائیں دیجئے۔" اس سے پہلے کے زخرف خوف اور پیاس کے باعث روتے روتے بے ہوش ہوتی کسی نرم مگر رعب دار آواز نے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کروالی۔

زخرف نے مڑ کے دیکھا تو اک لمبا چوڑا لڑکا کالا کرتا شلوار پہنے ہاتھ میں پانی لئے کھڑا دھیمی مسکان کے ساتھ اس کو دیکھ رہا تھا۔

گہری سانولی رنگت پر تیکھے نقوش اور مسکراتا چہرہ اس کی شان میں اضافہ کر رہے تھے۔

اوپر سے گلے میں لٹکتی خوبصورت سنہری چین میں چمکتا چھوٹا سا باز نما پرندہ دل کو قابو کر لینے کی حد تک پر کشش تھا۔

"لوگ کہتے ہیں ہیں گورے رنگ والے ہی حسین ہوتے ہیں پر اس انسان کو دیکھ کر لگتا ہے وہ غلط

کہتے ہیں کیونکہ اس انسان کی گہری چائے رنگت مقابل کو گرویدہ کرنے کو کافی ہے

افف میں کیا سوچ رہی ہوں۔" سامنے کھڑے لڑکے کے دوبارہ مخاطب کرنے پر وہ شرمندہ ہوتی ہوش کی دنیا میں لوٹی۔

"ج ج جی مجھے بہت پیاس لگی ہے شاید پیاس کی شدت سے آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور تو کوئی بات نہیں بھلا میں کیوں رونے لگی؟" زخرف اپنی خفت مٹاتے ڈر والی بات دبا کر مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ سے پانی کا کٹورا پکڑ کے ندیدوں کی طرح پینے لگی۔

"لگتا ہے آپ کو کچھ زیادہ ہی پیاس لگی ہے۔"

وہ اک بار پھر اپنی جان لیوا مسکراہٹ اس کی جانب اچھالتا اس کے سامنے ریت پر ہی آلتی پالتی مار کے بیٹھ گیا۔

"ج جی شاید یہاں گرمی بہت ہے اسی لئے۔" زخرف نے اپنے ندیدے پن پر مزید شرمندہ ہوتے ہوئے گرمی کا بہانہ بنا کر بات ادھوری چھوڑی۔

"ارے آپ ابھی سے گرمی کی شکایت کر رہی ہیں جبکہ آگے جا کر گرمی شدت اختیار کرنے والی ہے۔" بات کرتے ہوئے اس کے چہرے پر میٹھی سی مسکان ایسے قائم تھی جیسے وہ پیدا ہی اس مسکان کے ساتھ ہوا ہو۔

"کیا مطلب آپ کا؟"نازک مزاج زخرف گھبرا گئی۔

"ارے آپ اتنا گھبرا کیوں رہی ہیں؟میں تو بس یونہی کہہ رہا تھا۔"

"چلیے اگر ہم یہیں بیٹھے رہے تو وقت ضائع ہو گا ہمیں چلنا چاہیے۔"زخرف نے اس لڑکے کی پر کشش مسکان سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"جی جی چلیے میں بھی یہی کہنے والا تھا۔"اس کے کہنے پر دونوں کپڑے جھاڑتے ہوئے کھڑے ہوئے اور اپنی منزل کی رواں دواں ہو گئے۔

*****

"کس مصیبت میں پھنس گئی ہوں میں....

یااللہ میری مدد کریں اس وقت سوائے آپ کے مجھے کوئی نہیں بچا سکتا

www.novelsclubb.com

پلیز پیارے اللہ مجھے کوئی راستہ دکھائیں میں بہت بڑی مصیبت میں پھنس گئی ہوں پلیز پیارے اللہ پلیز۔"لائبہ رو رو کر اللہ پاک سے دعائیں مانگ رہی تھی آنسو تھے کے تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے

یونہی روتے روتے کب اس کی آنکھ لگی اسے علم ہی نہ ہوا۔ 😴

"لائبہ میری جان پریشان کیوں ہوتی ہو؟

میں نہیں ہوں تمہارے پاس تو کیا ہوا...

اللہ پاک تو ہیں نہ تمہارے پاس

ہر پل...

www.novelsclubb.com

ہر وقت...

ایسے کیسے ہو سکتا ہے کہ بندہ اپنے ربّ کو پکارے اور وہ مدد نہ کرے...

اللہ تو بڑا رحیم اور نہایت رحم والا ہے وہ تمہیں ضرور راستہ دکھائے گا

پر اس سے پہلے مجھ سے اک وعدہ کرو آئندہ کبھی بھی دادی کی اجازت کے بغیر کوئی غلط قدم نہیں اٹھاؤ گی..."روحین لائبہ کا سر اپنی گود میں لئے بیٹھی تھی اور بہت محبت سے اس کے سر میں انگلیاں پھیرتے ہوئے اسے سمجھا رہی تھی۔

"میں وعدہ کرتی ہوں آئندہ کبھی بھی دادی کی اجازت کے بغیر کوئی کام نہیں کروں گی

اتنی بڑی مصیبت میں پھنسنے کے بعد مجھے احساس ہو رہا ہے کہ بچوں کو کبھی اپنے بزرگوں کی اجازت کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہیے ورنہ نتائج ایسے ہی سنگین ہو سکتے ہیں جیسے نتائج کا سامنا مجھے ہے۔"لائبہ نے روحین کا ہاتھ تھام کر وعدہ کیا اور اس کی گود میں منہ چھپا کر رونے لگی۔

www.novelsclubb.com

کان کے پردوں کو چیرتی ہوئی باز کی آواز سن کر اس کی آنکھ کھلی تو پتا چلا کے وہ خواب دیکھ رہی تھی۔

"مطلب یہ خواب تھا؟

کاش یہ حقیقت ہوتی...

میں تو ابھی بھی اس جن کی قید میں ہوں۔ 😢

اک منٹ اک منٹ 🤔

آپی نے کہا کہ ایسے کیسے ہو سکتا ہے کہ بندہ اللہ کو مدد کے لئے پکارے اور وہ مدد نہ کرے

مطلب اللہ پاک نے میری سن لی؟ 🤗

اور یہ بند کمرے میں باز کی آواز کہاں سے آ رہی ہے؟"

اس نے اٹھ کر کمرے کے چاروں جانب گھوم کر دیواروں کے ساتھ کان لگا کر سننے کی کوشش کی اور بلآخر چوتھی کوشش میں وہ یہ جاننے میں کامیاب ہو گئی کہ باز کی آواز کہاں سے آ رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

دیوار کے چوتھے کونے میں کان لگانے پر اسے محسوس ہوا وہ دیوار کھوکھلی ہے تبھی تو آسانی سے باز کی آواز اندر آ گئی ورنہ پچھلے کئی گھنٹوں سے جس بند کمرے میں ہوا تک کے آنے کی گنجائش نہ تھی اچانک باز کی آواز با آسانی اندر پہنچنا اچنبھے کی ہی بات تھی۔

وہ یونہی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر باہر سے آتی آواز سننے کی کوشش کر رہی تھی جب اسے محسوس ہوا کہ اس کا وزن پڑنے سے وہ دیوار اپنی جگہ سے تھوڑا سرک کر آگے نکل گئی ہے

بروقت دماغ نے کام کیا تبھی اس نے زور لگا کر دیوار کو باہر کی جانب دھکیلنا شروع کیا تو دیکھتے ہی دیکھتے وہ کسی دروازے کی طرح کھلتی چلی گئی اور لائبہ کو باہر ڈھلتی شام کا منظر دکھائی دیا اور وہیں آسمان پر گول گول چکر لگا کر گھومتا باز نما پرندہ بھی...

جو لگاتار اپنا حلق کے بل چلا رہا تھا۔

باز کو دیکھتے ہی اس کے دماغ میں جھماکا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"یہ پرندہ اب بس آپ کے حکم کا غلام ہے...."

لائبہ کو یاد آیا کہ جب وہ اس دنیا میں آئی تھی تبھی اک غیب سے آتی آواز نے یہ بھی بتایا تھا کہ یہ پرندہ اب سے صرف آپ ہی کے حکم کا غلام ہے۔

وہ ابھی یہ بات سوچ ہی رہی تھی کہ وہی باز نما پرندہ زمین پر آ کے لائبہ کے سامنے جھک گیا اور لائبہ کو بس دو پل لگے فیصلہ کرنے میں...

وہ تیزی سے جھکے ہوئے باز نما پرندے پر سوار ہو گئی اور وہ پرندہ بھی جیسے اس کے بیٹھنے کے انتظار میں تھا تیزی سے اڑان بھرتا ہوا کے میں جھومنے لگا۔

---

www.novelsclubb.com

ات گئے اسد نے گھر آ کر گاڑی پورچ میں کھڑی کی۔

وہ صحن سے گزرتا ہوا جا رہا تھا تبھی اپنے پیروں کے نیچے سے آتی چِپ چِپ کی آواز پر ٹھٹھک کر رکا۔۔

نشے میں گرتے پڑتے سوئچ بورڈ کے پاس پہنچ کر جیسے ہی اس نے لائٹ آن کی تو سامنے کا منظر دیکھ کر خوف سے کانپنے لگا کیونکہ سامنے پڑی اسامہ کی لاش کئی ٹکڑوں میں بٹی ہوئی تھی۔

چہرے اور جسم پر جگہ جگہ نوچنے کے نشان تھے۔

ٹانگے دھڑ سے الگ پڑی تھیں اور گردن تن سے جدا تھی۔

اتنا ہیبت ناک منظر دیکھ کر اس پر کپکپی طاری ہو گئی جبکہ سارا نشہ بھک سے اڑ گیا۔

کتنی ہی دیر یونہی کھڑے رہنے کے بعد کانپتے ہاتھ سے اس نے اپنی جیب کو ٹٹول کر موبائل نکالا اور اپنے بابا کو کال ملائی۔

چند گھنٹوں میں پورا خاندان گاؤں سے روتا پیٹتا شہر پہنچ گیا۔

دن چڑھے پولیس آئی تو ہر طرح کی تحقیقات کے بعد یہی ثابت ہوا کہ اسامہ نشے میں دھت چھت پر ٹہلتا ہوا پیر پھسلنے کے باعث نیچے گرا اور جانبر نہ ہو سکا۔

ویسے بھی اسامہ کا قتل کسی انسان کے ہاتھوں تو ہوا نہ تھا جو تحقیقات میں کچھ ثابت ہوتا۔

بہت رونے دھونے کے بعد شمشیر علی کو بھی ماننا پڑا کے اسامہ کی موت حادثاتی تھی۔

اس پورے معاملے میں اسد کو گہرا شاک لگا تھا۔

اسی لئے وہ اک کونے میں بیٹھا ساری کاروائی دیکھتا رہا اور آنسو بہاتا رہا۔

اسامہ کی تدفین کے لئے جب اسد کو قبرستان میں جنازے کے ساتھ لے جایا گیا تو اسد کو سامنے پڑی اسامہ کی پوری لاش دیکھ کر اک اور جھٹکا لگا کیونکہ جب اس نے آخری بار اسامہ کو دیکھا تھا تب اسامہ کی لاش کئی ٹکڑوں میں تھی اور اب اس کا پورا جسم ٹھیک ٹھاک تھا۔

*****

وہ پرندہ تیزی سے اڑتا ہوا ریتلے علاقے سے پہاڑی علاقے میں جا رہا تھا۔

لائبہ اس پر بیٹھی نیچے کا منظر باآسانی دیکھ سکتی تھی۔

جس رات لائبہ اس عجیب دنیا میں آئی تھی

اس وقت رات کی سیاہی کے باعث وہ اس جگہ کو غور سے دیکھ نہیں پائی تھی پر آج

دن کے اجالے میں اس جگہ کا عجیب منظر اسے حیران کئے دے رہا تھا۔

لال رنگ کی ریت اور لال ہی آسمان دکھنے میں عجیب منظر پیش کر رہے تھے۔

وہ کبھی اوپر چہرہ اٹھا کے دیکھتی تو کبھی نیچے سر جھکا کر دیکھتی۔

ہر بار وہ پہلے سے زیادہ حیران اور بے چین ہو جاتی۔

www.novelsclubb.com

"کس دنیا میں آ گئی ہوں میں؟

کس سے پوچھوں؟

یہاں میرا ہے ہی کون جس سے سوال کروں؟ سوائے اس پرندے کے.....

یہ یہ ہاں یہ پرندہ میری مدد کر سکتا ہے مجھے راستہ دکھا سکتا ہے کیونکہ یہ اب میرے حکم کا غلام ہے پر سب سے بڑا مسئلہ تو یہ ہے کہ یہ بول نہیں سکتا تو بیچارہ مجھے واپسی کا راستہ کیسے بتائے گا خیر جو بھی ہو دیکھا جائے گا اللہ مالک ہے

اگر میرا ربّ مجھے اس قید سے نکال سکتا ہے تو اس عجیب دنیا سے بھی نکال دے گا انشاءاللہ۔"خود ہی سوال کرتی اور خود ہی جواب دیتی وہ الجھ سی گئی تھی۔

اس پرندے پر سفر کرتے اسے اک گھنٹہ گزر چکا تھا اب وہ ریتلے علاقے سے کافی دور نکل آئے تھے۔

"رکو مجھے پیاس لگی ہے میں نے پانی پینا ہے۔"لائبہ جو کل رات سے پیاسی تھی نیچے کنواں دیکھ کر بول اٹھی۔

www.novelsclubb.com

اس کے حکم کی فوری تعمیل کرتا وہ باز اپنا رخ زمین کی جانب کر کے تیزی سے اڑتا ہوا کنوئیں کے قریب آ کر رک گیا۔

باز کے زمین پر پہنچتے ہی لائبہ تیزی سے زمین پر اتری اور بھاگ کر کنوئیں کے پاس گئی۔

کنوئیں میں لٹکیتی رسی کو جان لگا اوپر کھینچا تو اس رسی کے ساتھ جڑی چمڑے کی بالٹی میں بھرا پانی دیکھ کر اس کی پیاس مزید چمک اٹھی۔

اس سے پہلے کہ وہ جھک کر پانی لبوں سے لگاتی پیچھے سے باز کی چلاّنے کی آواز سن کر پیچھے مڑی تو پیچھے کا وحشت ناک منظر دیکھ کر اس کے ہاتھ پاؤں پھُول گئے۔

کیونکہ پیچھے تین بڑے سائز کے خوفناک کنکھجورے پے در پے وار کر کے باز کو زخمی کر رہے تھے

وہ باز لاکھ اڑنے کی کوشش کرتا پر ہر بار وہ خوفناک کنکھجورے اس کی کوشش کو ناکام بنا دیتے۔

بیچارا باز اب ہمت ہارنے لگا تھا۔

اس سے پہلے کے وہ مکمل طور پر ڈھے جاتا لائبہ نے تیزی سے آیت الکرسی کا ورد شروع کر دیا

ابھی وہ تین بار ہی آیت الکرسی پڑھ پائی تھی کہ وہ سارے کنکھجورے اپنی جگہ سے غائب ہو گئے۔

اللہ پاک کے کلام کی طاقت سے وہ شیطانی طاقتیں وہاں سے بھاگنے پر مجبور ہو گئیں تھیں۔

پر جاتے جاتے اس کی سواری کو بری طرح زخمی کر گئیں تھیں۔

وہ تقریباً بھاگتی ہوئی باز کے پاس گئی اور اسے اٹھانے کی کوشش کرنے لگی

www.novelsclubb.com

"پلیز اٹھو

اٹھو نہ پلیز پلیز پلیز....

اگر تم بے ہوش ہو گئے تو میں اس عجیب دنیا میں اکیلی رہ جاؤں گی تمہیں اللہ کا واسطہ اٹھو پلیز اٹھو...." 😢

وہ روتے ہوئے اسے ہوش میں لانے کے لئے چلا رہی تھی تبھی اس نے آنکھیں کھول دیں۔

******

آج تم اداس کیوں لگ رہے ہو؟"گلابو جو کب سے رامق کو خاموش بیٹھا دیکھ رہی تھی کہنے سے خود کو روک نہ پائی۔

"ہاں یار بس تھوڑا دکھی ہوں۔"رامق نے جھکے سر کے ساتھ کہا۔

"کیوں دکھی ہو؟"گلابو نے پھر سے سوال کیا۔

"میں سوچ رہا ہوں اگر انسان صرف اور صرف اپنی اولاد کی ہر جائز و ناجائز خواہشات پوری کرنے کے لئے کماتا ہے تو بہت غلط کرتا ہے۔

ایسی دولت سے توانسان غریب ہی اچھا ہے۔

غریب انسان اپنی کمائی سے اپنی اولاد کے منہ جو نوالا ڈالتا ہے وہ کم سے کم حلال کا تو ہوتا ہے۔

میری نظر میں امیر انسان سے بہت بہتر ہوتا ہے غریب... کیونکہ وہ بچپن ہی سے اپنی اولاد کو سہی غلط کا فرق بتانے لگتا ہے۔

جبکہ امیر اس کے برعکس ہمیشہ اپنی اولاد کو بڑھاوا دیتا ہے۔

امیر اپنے بچے کے ہر غلط کام پر اپنی دولت سے پردہ ڈالتا ہے اور وہی پردہ بچے کو بڑھاوا دیتا رہتا ہے

اور وہی بڑھاوا اک دن اس کی اولاد کے لئے ناسور بن جاتا ہے, اور وہی ناسور اک دن اس کی اولاد کے برے انجام کا باعث بنتا ہے۔

مجھے نہیں پتا کہ میں یہ سب تمہیں کیوں بتا رہا ہوں۔

www.novelsclubb.com

شاید اس لئے کہ ماما کے بعد تم میری زندگی میں وہ واحد انسان ہو جس پر خود باخود اعتبار کرنے کو دل چاہتا ہے۔

دل جسے اپنا مانتا ہے...

جانے کیوں دل چاہتا ہے تم سے ہر بات بلا جھجھک کہہ دیا کروں۔"

"رامق تمہارے جذبات میرے جذبات اب اک ہی ہیں...

جو تمہاری زبان پے ہے سچ پوچھو تو وہی میرے دل میں ہے پر زبان پر لانے کی ہمت ہی نہیں ہوئی کبھی خیر تم بتاؤ کیا بتا رہے تھے۔" رامق کی بات کا مفہوم سمجھتے ہوئے آج اس نے بھی اپنے دل کی بات ڈھکے چھپے الفاظ میں کہہ دی تھی۔

"تمہیں پتا ہے جب میرے بابا اس دنیا میں مجھے اور ماما کو تنہا چھوڑ کر چلے گئے تھے تب میں بہت چھوٹا تھا

میری ماں نے مجھے پالنے کے لئے دردر کی ٹھوکریں کھائیں کبھی کسی سکول میں پڑھایا تو کبھی گھر کے باہر پھولوں کی دکان لگا کر گھر کے چھوٹے موٹے خرچ کے ساتھ ساتھ میری تعلیم کا بوجھ بھی اپنے نازک کندھوں پر لیا۔

تب کبھی میرے سگے تین رئیس ماموؤں کو اپنی بہن کا خیال نہیں آیا

انہوں نے کبھی مڑ کے اپنی اکلوتی بہن کو فون کر کے یہ پوچھنے کی زحمت بھی نہیں کی کہ وہ پرائے دیس میں شوہر کے بغیر کیسے چھوٹے سے بچے کے ساتھ جی رہی ہے۔

تین سگے امیر ترین بھائیوں کے ہوتے ہوئے میری ماں چھوٹی چھوٹی نوکریاں کر کے مجھے پڑھاتی رہی یہاں تک کہ ان کی محنت نے مجھے آج اک بڑا بزنس مین بنا دیا۔

اور اب جب میں اپنی ماما کو دنیا کی ہر آسائش اور ہر خوشی دینے کے قابل ہوا ہوں تو اچانک میرے ماموؤں کو اپنی بہن کی یاد ستانے لگی...

ماما کو اپنی چکنی چپڑی محبت بھری باتوں سے بہلا پھسلا کر پاکستان آنے پر راضی کر لیا بڑے ماموں نے, اور ماما کی ضد کے آگے مجھے بھی ہار ماننی پڑی۔

میں ماما کی طرح سیدھا سادہ معصوم انسان نہیں ہوں یار میں بنا باپ کے بچپن گزار کر دنیا کے ہر سرد و گرم سے واقف ہو گیا ہوں

تو کیسے مان لیتا کہ میرے ماموؤں کی اچانک جاگنے والی محبت خالص ہے۔

تبھی میں نے ماما کے ساتھ پاکستان آ کر ان لوگوں کی چال کے بارے میں خود پتا لگانے کا فیصلہ کیا تو اللہ نے اک دن خود ہی مجھے ان کا اصل چہرہ دکھا دیا۔

تینوں بھائی (ماموں) اک دن ڈرائنگ روم میں بیٹھے نانا ابا کی جائیداد کے بٹوارے کی بات کر رہے تھے

www.novelsclubb.com

ان کا کہنا تھا کہ دھوکے سے میری ماما (اپنی

بہن) سے ان پیپرز پر سائن کروا کے ان کو نانا ابا کی جائیداد سے بے دخل کر کے آپس میں برابر حصے بانٹ لیتے ہیں۔

میں نے جب ان کی گھٹیا پلاننگ اپنے کانوں سے سنی تو ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنے کا سوچا پر کہتے ہیں نہ بہترین بدل دینے والی ذات صرف اللہ پاک کی ہے پھر جب قدرت نے مجھ سے پہلے ہی ان کو ان کے گناہوں کی سزا دینے کا فیصلہ کر لیا تھا

تو میری کیا اوقات تھی کچھ کرنے کی...

اسی رات شہر سے آئی اک کال سن کر حویلی میں کہرام مچ گیا تھا۔

دراصل میرے تینوں کزنز (ماموں کے بیٹے) شہر ہی رہتے ہیں

اور تعلیم حاصل کرنے کے نام پر ہر گری ہوئی حرکت بھی کرتے ہیں اور میرے ماموں ان کے ہر کالے کرتوت پر اپنے پیسے سے پردہ ڈال دیتے ہیں پر اس بار شاید

ان کے گناہوں کا گڑھا بھر گیا تھا تبھی میرا کزن اسامہ چھت پر کھڑا شراب کے نشے میں دھت پیر پھسلنے کے باعث چھت سے گرا اور جانبر نہ ہو سکا۔

میرے ماموں (اس کے والد) بہت روئے پر کیا کر سکتے تھے دنیا میں تو پیسے سے اپنے بیٹے کو بچا سکتے تھے پر اب تو وہ اس دنیا کا باسی ہی نہیں رہا تھا اب سوائے پچھتاؤں کے کچھ باقی نہ تھا

جس بنگلے میں میرے کزنز رہائش پذیر تھے اسی کے چوکیدار سے پوچھنے پر مجھے پتا چلا کہ وہ تینوں اکثر شراب پیتے تھے اور ڈانس کلب میں جانا تو ان کا معمول تھا۔

رنگین مزاج تو اتنے تھے کہ اکثر گھر پر ہی شراب اور شباب کی محفلیں رکھ کے اپنے جیسے بگڑے رئیس زادوں کو مدعو کر کے گناہوں کا بازار گرم رکھتے تھے۔

جانتی ہو میں کینیڈا میں پیدا ہوا پر گوروں میں رہنے کے باوجود میری ماں نے میری ایسی تربیت کی کہ الحمدللہ کبھی کوئی نماز قضاء نہیں کی...

کبھی کسی عورت کو بری نظر سے نہیں دیکھا...

میری ماں کی تربیت ہی ایسی ہے کہ میرے لئے دنیا کی ہر عورت قابل احترام ہے پھر چاہے وہ اک گھریلو شریف عورت ہو یا کوئی کال گرل...

میں نے کبھی کسی کو اس نظر سے دیکھا ہی نہیں...

اور یہ سب میری ماں کی اچھی تربیت کا نتیجہ ہے۔

میں اپنے ربّ لا شکر کرتا ہوں جس نے ہمیں بابا کے بعد غریب بنا دیا کم سے کم ہم دولت کی تباہ کاریوں سے تو بچ گئے۔"

"مجھے بھی تم سے اک بات کہنی ہے رامق۔" رامق کی باتیں سن کر اپنی آنکھوں میں آئے آنسو صاف کر کے اس نے ابھی لب وا کئے ہی تھے کہ رامق کی ماما کی کال آگئی اور وہ دوبارہ ملنے کے وعدے کے ساتھ واپس لوٹ گیا۔

"آہہہ اک دن صرف اک دن کی دوری میرے اور تخت وتاج کے بیچ...

کل کا سورج میرے لئے تخت وتاج کا تحفہ لائے گا۔

کل میں کوہ قاف میں بسنے والی ہر مخلوق پر حکومت کروں گا

ہاں میں ابنِ ابلیس کوہ قاف کا حاکم بن جاؤں گا۔

ہاہاہا....

اور سب سے بڑھ کے میں اس حسینہ کو پالوں گا کل سے وہ صرف میری ہو گی

صرف میری۔" 👹

"آقا وہ فرار ہو گئی قید خانے سے..."

www.novelsclubb.com

ابن ابلیس جھومتا ہوا فتح کا جشن منا رہا تھا جب اپنی اک کنیز کی آواز پر چونکا۔

"کیا بکواس کر رہی ہو تم؟

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ میں نے تو اس پر کڑا پہرا بٹھایا تھا۔

یہ ناممکن ہے وہ نازک سی لڑکی اکیلی کبھی بھی اس مضبوط پتھروں سے بنے کمرے سے نہیں نکل سکتی۔

ضرور کسی سے نے اس کی مدد کی ہے پتا کرو کس کی اتنی ہمت ہوئی کہ ابن ابلیس سے ٹکر لے۔

میں اسے جلا کر راکھ کر دوں گا۔"

"جی آقا میں ابھی پتا لگاتی ہوں۔" کہتی ہوئی کنیز واپس چلی گئی۔

کچھ دیر بعد اسی کنیز نے آکر بتایا کہ لائبہ کے ساتھ ساتھ ان کا قیدی باز بھی غائب ہے۔

www.novelsclubb.com

"افف یہ کیا کر دیا میں نے.... 😣

اپنے ہی ہاتھوں اپنی بربادی کے در وا کر دیے۔

وہ باز تو اس لڑکی سے بھی اہم تھا میرے لئے...

اگر امام الدین کو پتا چل گیا کہ اسے میں نے اپنا قیدی بنا کر رکھا ہے تو وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا۔

کچھ بھی کرو کچھ بھی...پر ان دونوں کو صبح ہونے سے پہلے پہلے ڈھونڈ کر لاؤ۔

جانتے ہو نہ اس باز کی آزادی ہماری موت ہے۔

وہ بہت خطرناک ہو سکتا ہے اگر وہ اپنی اصلی حالت میں لوٹ آیا تو ہم سب کو زندہ درگور کر دے گا۔

افف مجھ سے کتنی بڑی غلطی ہو گئی میں نے اسے اس لڑکی کا غلام بنا کر اپنے ہاتھ خود کاٹ ڈالے۔

اگر ان دونوں میں سے کسی اک کو بھی پتا چل گیا کہ وہ دونوں اک ساتھ کیا کیا کر سکتے ہیں تو میں برباد ہو جاؤں گا

کیا کروں؟ ہر طرف خطرہ ہی خطرہ ہے۔

تم سب اک کام کرو فوراً ان کی تلاش میں نکلو اور جہاں وہ دونوں نظر آئیں وہیں انہیں مار ڈالو کیونکہ ان دونوں کا زندہ رہنا اب میرے لئے موت کے مترادف ہے۔

جاؤ میرا حکم ہے ساری فوج کو ان کی تلاش میں لگا دو۔

جاؤ جاؤ جاؤووو....."وہ غم و غصے میں چلایا تو اس کی ساری کنکھجور فوج لائبہ اور اس باز نما پرندے کی تلاش میں نکل گئی۔ 🐛🐛🐛

******

لائبہ لگاتار چلا چلا کر اسے جگا رہی تھی جبھی اس نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولیں۔

www.novelsclubb.com

اس کی آنکھوں میں دیکھ کر جانے کیوں لائبہ کو لگا کہ اس کی آنکھوں میں کوئی راز پوشیدہ ہے جسے وہ چاہ کر لائبہ کو بتا نہیں پا رہا۔

میں بھی پاگل ہوں کچھ بھی سوچ لیتی ہوں

اپنی بیوقوفی پر خود کو ملامت کرتی وہ کنوئیں کے پاس آئی اور اس چمڑے کی بالٹی سے ہاتھوں میں پانی بھر کے باز کے قریب لائی اور اس کے منہ کے آگے اپنی پانی سے بھری ہتھیلی کی۔

باز نے دو گھونٹ پانی پیا باقی کا پانی اس کی ہتھیلی سے نکل کر ریت میں جذب ہو گیا۔

لائبہ کو اندازہ تھا کہ اتنے بڑے پرندے کی دو گھونٹ پانی سے پیاس بجھنا ممکن نہیں اسی لئے اس نے تین سے چار مرتبہ وہی عمل دہرایا تب جا کر اسے لگا کہ اس باز کی پیاس کچھ حد تک بجھ گئی ہے۔

"میں جانتی ہوں تمہیں بہت زور سے لگی ہے ان کنکھجوروں نے تمہیں بہت بری طرح میں ڈنگ مارے ہیں۔

پھر بھی ہمیں یہاں سے نکلنے کی کوشش کرنی ہو گی کیونکہ اب وہ ہمارے اس ٹھکانے کے بارے میں جان گئے ہیں

پلیز تھوڑی سی ہمت کرو تاکہ ہم کسی محفوظ مقام تک پہنچ پائیں۔

جانے کو تو میں اکیلی بھی جا سکتی ہوں پر تم نے مجھے اس ظالم جن کی قید سے آزاد کروایا ہے اس لئے میرا دل تمہیں اس حالت میں اکیلا چھوڑ کر جانے کو بھی نہیں کر رہا پلیز تھوڑی سی ہمت کر لو...

تمہاری جسامت ہی ایسی ہے کہ تمہیں اٹھانا بھی میرے لئے ممکن نہیں پلیز پلیز پلیز ہمت کر کے صرف محفوظ مقام تک اڑنے کی کوشش کر لو۔"لائبہ اپنی دھن میں بولے جا رہی تھی جبکہ وہ بازا سے اپنی بند ہوتی آنکھوں سے بڑی حسرت سے یوں دیکھ رہا تھا جیسے کچھ کہنا چاہتا ہو پر چاہ کر بھی منہ نہ کھول پا رہا ہو۔

اس نے یونہی لائبہ کو دیکھتے دیکھتے آنکھیں بند کر لیں۔

اس کے وجود کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ بے جان پڑا ہو۔

شاید یہ مر گیا ہے۔

اگر چند سانسیں باقی بھی ہیں تب بھی ان کنکھجوروں کے ڈنگ اتنے زہریلے ہوں گے کہ بچ نہیں پائے گا۔

اگر چھوٹے سے کنکھجورے کا ڈنگ اتنا زہریلا ہو سکتا ہے کہ جان لے کر ہی چھوڑے تو اتنے بڑے کنکھجوروں کا تو اک ڈنگ ہی کافی ہو گا جان لینے کے لئے.... 😱😱😕

"اب تو میں چاہ کر بھی اسے بچا نہیں سکتی

بہتر یہی ہو گا کہ میں اسے یہاں چھوڑ کر اکیلی ہی بھاگ جاؤں

www.novelsclubb.com

ہاں یہی ٹھیک رہے گا اس سے پہلے اس جن کے کارندے دوبارہ یہاں آئیں مجھے یہاں سے بھاگ جانا چاہیے۔" یہی سوچ کر اس نے اس باز کو وہیں چھوڑا اور تیزی سے اٹھ کر دائیں طرف دوڑ لگا دی۔

"لائبہ خود غرض انسان کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

ہمیشہ دوسروں کی فکر اور مدد کرنے والے ہی سیدھا راستہ تلاش کر پاتے ہیں۔"

ابھی وہ چند قدم بھی نہ بھاگ پائی تھی کہ اسے اپنے بچپن کی بات یاد آئی جب زخرف کے پیر پر لگی چوٹ کی وجہ سے وہ آہستہ آہستہ چل رہی تھی جبکہ گھر جلدی پہنچنے کے چکر میں لائبہ تیزی سے بھاگ کر گھر آ گئی تھی, تب روحین نے اسے بہت محبت اور نرمی سے سمجھایا تھا۔

www.novelsclubb.com

تب اپنی غلطی پر شرمندہ ہو کر لائبہ واپس گئی تھی اور زخرف کا بیگ پکڑ کر اسے سہارا دے کر گھر لائی تھی۔

آج بھی وہ خود غرضی کرنے جارہی تھی جب اسے روحین کی بچپن میں سمجھائی بات یاد آئی تو شرمندہ ہوتی واپس مڑی اور اسی رفتار سے بھاگتی ہوئی باز کے قریب آئی اور اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگی۔

کچھ بھی تھا آخر اس باز نے اسے اس ظالم جن کی قید سے آزاد کروا کے اس پر احسان کیا تھا, اگر وہ اسے بروقت وہاں سے نہ نکالتا تو وہ جن اسے اپنی پابند کر کے ساری عمر کے لئے اپنی غلام بنالیتا اور وہ کبھی واپس اپنی دادی اور بہن کے پاس نہ جا پاتی۔

"مجھے معاف کرنا میں اپنی جان بچانے کے چکر میں خود غرض ہو گئی تھی۔

پر میں بھی کیا کروں لڑکی ہوں نہ شاید جان سے بھی بڑھ کر عزت بچانے کی فکر ہے اس کی نیت خراب ہے اسی بات کا خوف ہے مجھے...

اسی لئے جلد از جلد یہاں سے نکل کر کسی محفوظ مقام پر جانا چاہتی ہوں پلیز تم اٹھو میرے لئے..." اس کی آواز رندھ گئی تھی شاید بے بسی نے اسے رلا دیا تھا اپنی

جان اور سب سے بڑھ کے اپنی عزت بچانے کے چکر میں وہ اگر تھوڑی خود غرضی کر بھی رہی تھی تو کیا غلط تھا؟

مگر اس کی دادی کی تربیت اور بڑی بہن کی سکھائی اچھی باتوں نے ان حالات میں بھی اس کا ضمیر مرنے نہیں دیا تھا وہ ابھی بھی زندہ تھا اسی لئے تو وہ چاہ کر بھی اکیلی جا نہیں پائی تھی۔

تم میرے محسن ہو

میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ تمہیں اس حال میں اکیلا چھوڑ کر نہیں جاؤں گی پھر چاہے میری بھی جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔

******

www.novelsclubb.com

"رکیے پلیز...."اس لڑکے کے پیچھے کئی گھنٹوں سے بنا رکے تیز تیز چلتی دھان پان سی زخرف ہلکان ہو رہی تھی تبھی پاؤں مڑنے سے بول اٹھی۔

"جی میں؟ مطلب مجھے بلایا آپ نے؟" وہ مڑ کر ریت پر بیٹھی زخرف سے مخاطب تھا۔

"نہیں تو میں توریت کے ٹیلوں سے باتیں کر رہی ہوں۔" پاؤں کی تکلیف کو دباتی وہ دانت کچکچا کر بولی تو وہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔

افف پھر وہی مسکان.... 😍

اک بار پھر اس کی میٹھی مسکان زخرف کو مسمرائز کر گئی۔

"آپ کے پیروں کی نیچے پہیے لگے ہیں کیا جو اتنی تیز چلتے ہیں؟ 😒

انسان کم سے کم ساتھ چلنے والے کا احساس ہی کر لیتا ہے پر نہیں جی آپ تو چلے جا رہے ہیں بنا یہ دیکھے کے پیچھے چلنے والے انسان کی کیا حالت ہو رہی ہے آپ کو پتا بھی ہے آپ کے ساتھ قدم سے قدم ملانے کے چکر میں, میں پاؤں میں موچ کروا

www.novelsclubb.com

بیٹھی ہوں اور آپ ہیں کہ کیسے انجان بنے پوچھ رہے ہیں جی میں؟ مطلب مجھے بلایا آپ نے؟

جیسے بڑے کوئی معصوم ہیں آپ۔" 😉

لائبہ کی فکر اوپر سے کئی گھنٹوں سے بنا رکے پیدل اتنا لمبا سفر کرتے پاؤں میں موچ آنے سے زخرف کا تو دماغ ہی گھوم گیا تھا تبھی غصے میں بنا سوچے سمجھے سارے لحاظ بالائے طاق رکھتی وہ اس لڑکے سے لڑنے بیٹھ گئی تھی۔

"ارے رے رے اتنا غصہ... 😱

اگر میرے تیز چلنے کی وجہ سے آپ کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑا ہے تو میں معذرت چاہتا ہوں لائیے اپنا پیر دکھائیے۔" وہ خجل ہوتا ریتلی زمین پر اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے گویا ہوا۔

"نہیں نہیں میں نہیں دکھاؤں گی مجھے بہت درد ہو رہا ہے اور مجھے پتا ہے آپ موچ نکالیں گے تو اور بھی درد ہو گا۔" زخرف گھبرا کر پیچھے سرکتے ہوئے بولی۔

"ارے آپ سے کس نے کہا کہ میں آپ کی موچ نکالنے آیا ہوں؟

میں تو آپ کو دکھانے آیا ہوں وہ دیکھیے آسمان پر کتنی حسین چڑیوں کا غول۔" وہ آسمان کی جانب شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"اچھا کہاں 😍

اک منٹ اک منٹ آپ کیا مجھے بچی سمجھ رہے ہیں یا بدھو؟ جو آپ بولیں گے اوپر چڑیا دیکھو اور میں دیکھوں گی تو آپ نیچے سے میری پاؤں کی موچ نکال دیں گے" 😕

www.novelsclubb.com

زخرف اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے منہ بنا کر بولی۔

"ہاہاہاارے واہ آپ تو بہت عقلمند ہیں بڑی جلدی یہ سمجھ جاتی ہیں کہ سامنے والا کیا کرنے والا ہے۔"

*****

افف اس کا کھلکھلا کر ہنسنا تو اس کی دھیمی مسکان سے بھی جان لیوا ہے۔" 😍😍😍

اس کے قہقہے نے اک بار پھر زخرف کے دل کو تیز تیز دھڑکنے پر مجبور کیا تھا فرق صرف اتنا تھا کہ اس بار میٹھی مسکان کی جگہ اک جاندار قہقہے نے لے لی تھی۔

وہ کھل کر ہنستا ہوا اور بھی پیارا لگ رہا تھا

اس کا دلکش انداز دیکھ کر زخرف اک بار پھر سوچوں کے بھنور میں ڈوب کی ابھری اور خود کو ملامت کرتی پھر سے گویا ہوئی۔

"میں بتا رہی ہوں مجھے نہیں نکلوانی کوئی موچ ووچ ہاں..." زخرف کا انداز ضدی بچے والا تھا۔

"تو پھر کیا کیا جائے...؟" اس نے آگے بڑھ کے زخرف کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا تو زخرف کا دل نجانے کیوں بے قابو ہونے لگا۔

اس کا دلکش انداز پہلے تو زخرف کو مبہوت کر گیا پھر دوسرے ہی پل گھبرا کر نظریں جھکانے پر مجبور....

"وہ وہ مجھے نہیں پتا بس میں اتنا جانتی ہوں کہ میں مزید پیدل نہیں چل سکتی اور موچ نکلوانے سے مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔" زخرف نے کہا۔

"اگر آپ موچ نہیں نکلوائیں گی تو پیدل بھی نہیں چل پائیں گی اور اگر چل نہ پائی تو وقت پر اپنی بہن تک کیسے پہنچ پائیں گی بولیں؟" اس بار وہ سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا

"آپ ہی بتائیں نہ میں کیا کروں؟

میں سچ کہہ رہی ہوں مجھے بہت ڈر لگتا ہے موچ نکلوانے سے, پلیز کوئی اور راستہ نکالیں نہ پلیییییز۔" لڑکے کی بات سن کر زخرف کی ضد کی جگہ اب پریشانی نے لے لی۔

"موچ آپ نکلوانے سے ڈرتی ہیں اور اس حالت میں مزید پیدل چلنا آپ کے لئے ممکن نہیں رہا

تو پھر کیا کیا جائے؟

کیونکہ یہاں زیادہ دیر تک رک کر وقت ضائع کرنا ہمارے لئے ٹھیک نہیں ہے , ہمیں جلد سے جلد آپ کی بہن تک پہنچنا ہے مگر اس حالت میں تو آپ نہیں جا پائیں گی۔

ہمممم اک راستہ ہے...

آپ ایسا کریں پیچھے سے میری گردن پر ہاتھ ڈال کر لٹک جائیں, ایسے میں آپ کو اپنی پیٹھ پر لاد کر وہاں تک پہنچا دوں گا۔"اس نے کافی دیر سوچنے کے بعد اپنی پیٹھ زخرف کی جانب موڑی اور اسے اپنی پیٹھ پر سوار ہونے کو کہا۔

زخرف جو اس کی دلکش مسکان اور گہری کالی آنکھوں کی چمک سے گھبرا رہی تھی اس کی پیٹھ کی سواری کا سن کر تو اس کی جان پر بن آئی۔

"جججی ی کیا؟"گھبراہٹ میں اس کے منہ سے ایسے ہی ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا ہوئے۔

دیکھیے محترمہ آپ مجھے غلط مت سمجھیے...

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت ہمارا یہاں رکنا آپ کی بہن کے لئے ٹھیک نہیں کیونکہ ہمارا مقصد جلد از جلد اس جن تک پہنچ کر اسے ختم کر کے آپ کی بہن کو اس کی قید سے آزاد کروانا ہے لیکن اگر آپ چل نہیں پائیں گی تو کل صبح تک ہم کبھی وہاں نہیں پہنچ پائیں گے۔

ویسے بھی اک جوان لڑکی کو میں گود میں اٹھا کر لے جانے سے تو رہا اور ویسے بھی یہ سب مناسب نہیں...

اس لئے وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے آپ مجبوری میں ہی سہی پر میری پیٹھ پر سوار ہو جائیں تاکہ ہم جلد از جلد آپ کی بہن تک پہنچ کر اس کی جان بچا سکیں کہیے اب آپ کیا کہتی ہیں؟"اس کے سوال کے جواب میں زخرف نے چپ چاپ پیچھے سے اس کی گردن میں بازو ڈال دیے اور وہ بھی مزید کچھ کہے بغیر زخرف کو بوری کی طرح اپنی پیٹھ پر لادے تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

---

لائبہ کو انجان دنیا میں اکیلا رہ جانے کا خوف کھائے جا رہا تھا پریشانی اس قدر بڑھی کہ آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔

روتے ہوئے وہ اس مہربان پرندے کے زخموں پر ہاتھ پھیرنے لگی۔

لائبہ نے اس بات کو نوٹ ہی نہیں کیا کہ وہ اس پرندے کے زخموں پر جیسے جیسے ہاتھ پھیرتی جا رہی تھی وہ مندمل ہوتے جا رہے تھے۔

اس کے آخری زخم چھوتے کو ہی اس نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں اور تیزی سے اٹھ بیٹھا۔

اس کو دیکھ کر کہیں سے بھی ایسا نہیں نہیں لگ رہا تھا کہ کچھ دیر پہلے اس پر زہریلے کنکھجوروں نے حملہ کیا تھا۔

اس وقت دکھنے میں وہ کہیں سے بھی بیمار نہیں لگ رہا تھا۔

وہ اٹھا اور جھوم کر اپنے پر پھڑ پھڑائے گویا لائبہ کو بیٹھنے کی دعوت دے رہا ہو۔

لائبہ پہلے تو اسے حیران ہو کر دیکھتی رہی پھر تیزی سے اٹھ کر خوشی اور حیرانگی کے ملے جلے تاثرات لئے اس پر سوار ہو گئی اور اس کی بیٹھتے ہی وہ باز ہواؤں میں جھومنے لگا۔

*****

"ویسے محترمہ آپ کا نام کیا ہے۔"اس لڑکے نے پوچھا۔

"زخرف اور آپ کا؟"اس بار زخرف نے سوال کیا۔

"آہہہ میرے تو بہت سے نام ہیں پر فی الحال جو نام ہے وہ بتا دیتا ہوں۔

بندے کو کالا ہیرا کہتے ہیں۔"اس بار نے اس نے مڑ کے زخرف کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو وہ جھینپ سی گئی۔

اک تو وہ اس لڑکے کی پیٹھ پر سوار ہونے کے باعث اس کی قربت دوسرا وہی اس کی جان لیوا مسکان جس نے زخرف کے دل کی دھڑکنوں میں اتھل پتھل مچا رکھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"افف یہ بندہ آخر چاہتا کیا ہے؟ 😒

سیدھے طریقے سے بات نہیں کر سکتا... کیا ہر بار مسکرا کر میری جان مصیبت میں ڈالنا ضروری ہوتا ہے کیا؟ 😕

جب سے ملا ہے میرے صبر کا امتحان لے رہا ہے مجال ہے جو مجھے اک پل بھی سکون کی سانس لینے دی ہو مسکرا مسکرا کر جان لینے پر تلا ہے بد تمیز...." 😒

"اک بات بتائیں یہ منہ بنا کر کیا کیا سوچتی رہتی ہیں آپ... اوپر سے اتنا وزن ہے آپ کا کہ مجھ بیچارے کی تو بس ہی ہو گئی ہے۔" زخرف اس بات سے مکمل طور پر انجان تھی کہ جس شخص کے ساتھ وہ سفر کر رہی ہے وہ سوچیں بھی پڑھ لیتا ہے تبھی تو شرارتی انداز میں اسے طنز کر رہا تھا۔

"میں نے کبھی منہ نہیں بنایا... 😊 اور کیا کہا آپ نے کہ میں موٹی ہوں؟ 😠

دراصل آپ خود ماچس کی تیلی جیسے ہیں نہ اس لئے آپ کو میں موٹی لگ رہی ہوں

دودھ شودھ مکھن وکھن کھا کر جان بنائیں جیسی آپ کی صحت ہے ایسے تو عنقریب آپ سے اپنا وزن بھی برداشت نہیں ہو گا اس لئے بہتر ہے آپ ذرا اپنے کھانے پینے پر دھیان دیں۔" زخرف کو اس کا مذاق ہضم نہیں ہوا تھا تبھی تو اتنے لمبے چوڑے جاندار بندے کو ماچس کی تیلی بول کر اپنا حساب بے باک کر رہی تھی۔

"ارے رے میں نے موٹی تو نہیں کہا میں تو بس یہ کہہ رہا تھا کہ وزن تھوڑا زیادہ ہے آپ تو سیدھی ہی ہو گئیں مجھ معصوم کے ساتھ..." وہ چہرے پر معصومیت سجا کر بولا۔

"آپ زیادہ بنیں مت زیادہ وزن کا مطلب موٹی ہی ہوتا ہے پاگل نہیں ہوں میں جو آپ یوں بدھو بنا رہے ہیں مجھے..."

www.novelsclubb.com

"اچھا اچھا محترمہ غلطی ہو گئی اب سے جو بھی بولوں گا سوچ سمجھ کر بولوں گا مبادا آپ ناراض ہی نہ ہو جائیں۔" زخرف کے تیور دیکھ کر اس نے بات ختم کرنے میں ہی عافیت جانی۔

"ہم ابن ابلیس کے ٹھکانے پر پہنچ گئے ہیں

آپ یہاں ریت کے ٹیلے کی آڑھ میں چھپ کر بیٹھی رہیے جب تک میں پتا لگاتا ہوں کہ اس نے آپ کی بہن کو کہاں قید کر کے رکھا ہے۔"

"اک منٹ اک منٹ یہ ابن ابلیس کون ہے۔"اس کی آدھی بات سن کر ہی زخرف نے سوال کر ڈالا۔

"ابن ابلیس وہ خبیث جن ہے جس نے آپ کی بہن کو ورگلا کر یہاں بلایا اور قید کر لیا۔

اگر آپ کو یاد ہو تو رحمن بابا نے ہمیں یہاں اسی ضمن میں بھیجا ہے۔

اب کچھ سمجھ آئی یا مزید تفصیل سے سمجھاؤں؟"

"ج ج جی آگئی سمجھ..."اس کے انداز پر شرمندہ ہوتی وہ رخ موڑ گئی۔

"اچھا میں چلتا ہوں دھیان رہے آپ اس ٹیلے سے باہر نہ نکلیں ورنہ کسی مصیبت میں پھنس سکتی ہیں۔" وہ انگلی سے اس کے ارد گرد دائرہ کھینچتا ہوا بولا۔

"اچھا سنیے...

آپ کی واپسی کب تک ہو گی؟ مجھے یہاں اکیلے ڈر لگے گا۔"

"فکر مت کیجئے میں نے آپ کے ارد گرد طلسماتی دائرہ کھینچ دیا ہے اب آپ کو یہاں میرے علاوہ کوئی نہیں دیکھ سکتا، پر دھیان رہے کسی بھی حالت میں آپ نے اس دائرہ سے باہر نہیں نکلنا...

کیونکہ اگر آپ اس دائرے سے باہر نکلیں تو آپ کو ابن ابلیس کے سپاہی فوراً ہی گرفتار کر لیں گے اور ایسے آپ کسی بڑی مصیبت میں پھنس سکتی ہیں اور ڈرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں میں آپ کے پاس ہی ہوں ہر پل، ہر لمحہ۔" وہ زخرف کی معصومیت کو نظروں کے راستے دل میں اتارتا ہوا پیار سے سمجھا کر اک بار پھر اسے اپنی جان لیوا مسکان تحفے میں دے کر اس پتھروں کے بنے قلعے میں داخل ہو گیا۔

"افف اوہ تسلی تک ٹھیک تھا اب یہ اس کا ہر بات پر مسکرانا ضروری ہوتا ہے کیا؟"

زخرف اک بار پھر اپنا ڈر بھول کر اس کی دلکش مسکان دیکھ کر جھینپ گئی۔

"کتنی عجیب بات ہے اس ریتلے علاقے میں اتنا بڑا قلعہ وہ بھی پتھروں سے بنا ہوا۔" 🤔

"ویسے کچھ بھی کہو پر سنیلٹی خوب ہے اس بدتمیز لڑکے کی..." وہ اک بار پھر اس کی زیادہ وزن والی شرارت سوچ کر مسکرا دی۔

کچھ دیر بعد اسے سامنے سے آتے بہت بڑے سائز کے کنکھجورے دکھائی دیے جو قطار بنائے قلعے میں داخل ہو رہے تھے۔

انہیں دیکھ کر زخرف گھبرا گئی اور لاشعوری طور پر خود کو ریت میں چھپانے لگی تبھی کسی نے پیچھے سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو خوف کے مارے اس کے حلق سے اک فلک شگاف چیخ برآمد ہونے ہی والی تھی جسے کالے ہیرے نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کے بروقت روک دیا۔

"ارے کیا کر رہی ہیں آپ؟ آپ کو اندازہ بھی ہے کہ آپ کی چیخ سن کے سامنے کھڑی ابن ابلیس کی فوج متوجہ ہو سکتی تھی اور آپ کی اس حماقت سے لمحوں میں ہم ان کے قیدی بن سکتے تھے۔

آپ کوئی چھوٹی بچی تو نہیں ہیں جسے بار بار سمجھایا جائے۔

اٹھیے اب میرا منہ کیا دیکھ رہی ہیں آگے بھی جانا ہے یہاں نہیں ہے آپ کی بہن...

شاید فرار ہو گئی ہے وہ یہاں سے..." وہ ابن ابلیس کے آخری کنکھجور فوجی کو قلعے کے اندر جاتا دیکھ کر بولا بنا یہ دیکھے کہ اس کے رویے نے زخرف کو کتنی تکلیف پہنچائی اور اس کی جھیل سی آنکھیں لبالب پانیوں سے کیسے بھری ہیں۔

وہ چپ چاپ ریت پر ہاتھ رکھتی بمشکل کھڑی ہوئی اور دیکھا کہ وہ کب کا آگے بڑھ گیا اسے سہارا دیے بغیر...

زخرف کا دل جانے کیوں اس لڑکے کی بات پر دکھا تھا جس سے ملے اسے ابھی چند گھنٹے ہی ہوئے تھے۔

کچھ ہی گھنٹوں میں وہ اسے اپنا اپنا سا لگنے لگا تھا پر اب اچانک اس کا یہ روکھا پھیکا انداز اسے اندر تک گھائل کر گیا تھا۔

اس وقت تو وہ خود اپنی حالت پر حیران تھی کہ وہ کیوں ایسے انسان کے بات کو دل پر لے رہی ہے جس سے ملے اسے ابھی چند گھنٹے ہی ہوئے ہیں۔

ان سب باتوں کے باوجود کچھ تو تھا اس لڑکے میں جو اسے اپنی جانب کھینچتا تھا اس کی سحر انگیز پرسنیلٹی زخرف کے دل کو مجبور کئے دے رہی تھی اس کے سامنے جھکنے پر....

www.novelsclubb.com

وہ جب دس قدم چل چکا تب بھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا تو زخرف بھی اپنے اندر اٹھتے نرم گرم جذبے پر لعنت بھیجتی بے دردی سے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے پیر کی تکلیف کو نظر انداز کرتی اس کے پیچھے ہو لی۔

*****

رامق آج گلابو کو اپنے ساتھ مال میں شاپنگ کروانے کے لئے لایا تھا۔

وہ جنگل کی باسی اتنے بڑے مال میں آکر نروس ہونے لگی تھی۔

بڑے بڑے شیشوں کے دروازے, لفٹ اور ارد گرد گھومتی جینز شرٹ میں ملبوس لڑکیاں اسے حیران کئے دے رہی تھیں۔

وہ منہ کھولے ارد گرد دیکھتی کبھی کسی سے ٹکرا رہی تھی تو کبھی کسی سے....

رامق اس کی معصوم حرکتوں کو دیکھ کر مسکرائے جا رہا تھا۔

"اوئے ہنس کیوں رہے ہو؟" وہ اپنا گھاگھرا سنبھالتی اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"ہنس کب رہا ہوں میں تو مسکرا رہا ہوں۔" رامق اسے پر شوق نگاہوں سے دیکھتا ہوا گویا ہوا۔

"ہاں تو اک ہی بات ہے نہ...

مسکرانا اور ہنسنا۔" وہ رامق کی لودیتی نظروں سے گھبرا ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی۔

"جی نہیں کوئی اک بات نہیں

دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے

جیسے کسی کو دیکھ کر ہنسنا یعنی اس کی ہنسی اڑانا, جبکہ کسی کو دیکھ کر مسکرانے کا مطلب محبت بھی تو ہو سکتا ہے۔"

"مجھے نہیں پتا تم کیا بول رہے ہو

چلو جلدی کرو جو بھی دلانے لائے ہو جلدی دلاؤ مجھے واپس بھی جانا ہے اگر بستی میں کسی پتا چل گیا کہ میں اک انجان آدمی کے ساتھ بستی سے باہر آئی ہوں تو قیامت آجائے گی۔" وہ اس کی بات کا مطلب سمجھے ہی بات بدل گئی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا باقی سب تو ٹھیک ہے یار پر کم سے کم آدمی تو نہ کہو اتنا ہینڈسم لڑکا تمہیں آدمی لگ رہا ہے کیا؟" رامق نے مصنوعی خفگی کا اظہار کیا۔

"اچھا جی میاں ہینڈسم کچھ دلائیں گے بھی یا میں خود ہی واپس چلی جاؤں۔" وہ منہ بنا کر بولی۔

"آئے ہائے ہائے محترمہ دفع کریں ہینڈسم کو ہینڈسم سے پہلے جو بولا ہے بس وہ دوبارہ بول دیں۔" وہ جھومتے ہوئے بولا۔

"کیا بولا ہے میں نے ہینڈسم سے پہلے ؟ 🤔

امم میاں....افف..." وہ جواب دیے بغیر سر پر ہاتھ مارتی آگے بڑھ گئی مبادا رامق اسے چھیڑنا ہی نہ شروع کر دے۔

****

www.novelsclubb.com

وہ باز کئی گھنٹے کی پرواز کے بعد لائبہ کو لے کر اک عالیشان محل کے دروازے پہ پہنچا جو

شاید سونے کا بنا تھا۔

جہازی سائز کا گیٹ باہر کھڑے سپاہیوں نے کھولا جو دکھنے میں تو سب ہی انسان تھے پر گلے میں پڑی چین میں لٹکتا ننھا سا باز نما لاکٹ اس کی توجہ رہ رہ کہ اپنی جانب کھینچ رہا تھا۔

محل کا گیٹ کھلتے وہ تیزی سے اڑتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

لائبہ اس کے اوپر بیٹھی ارد گرد کا جائزہ لیتی حیران ہو رہی تھی۔

وہ اک بڑی سی راہداری سے گزرتا ہوا اب اک نا ختم ہونے والے لان سے گزر رہا تھا جو لان کم اور اک بڑا سا باغ زیادہ دکھائی دیتا تھا۔

اس کے بعد آیا اک بڑا سا ہال جس سے نکل کر

وہ سونے کی بنی سیڑھیوں سے ہوتا ہوا اب اک اور راہداری میں داخل ہو چکا تھا جہاں قطار در قطار بنے کمروں میں سے وہ اک کمرے کے باہر آ کر رکا تو دروازہ خود با خود کھلتا چلا گیا اور اس کے اندر داخل ہوتے ہی وہ دروازہ خود با خود بند ہو گیا۔

اس بڑے سے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے اپنے پر سمیٹے اور زمین پر جھکنے کے سے انداز میں کچھ ایسے بیٹھ گیا کہ لائبہ آسانی سے نیچے اتر سکے۔

لائبہ کے نیچے اترتے ہی وہ تیزی سے واپس چلا گیا۔

اتنے بڑے کمرے میں اس وقت لائبہ اکیلی کھڑی تھی۔

اس نے ارد گرد نظریں گھما کر دیکھا تو حیران رہ گئی کیونکہ اس کمرے کی دیواریں , چھت , زمین... یہاں تک کہ فرنیچر بھی سونے کا تھا۔

اتنے بڑے محل کا اس قدر حسین کمرہ تو اس نے کبھی خوابوں میں بھی نہیں دیکھا تھا جتنا وہ آج کھلی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

اس کی نگاہ جس طرف بھی اٹھتی سونے کی چمک اس کو خوش آمدید کہتی...

"افف اتنی خوبصورت جگہ 😍

میں کہاں آگئی ہوں؟اور یہ باز مجھے چھوڑ کر کہاں چلا گیا ہے؟"وہ ابھی یہ سب سوچ ہی رہی تھی کہ ٹک کی آواز سے دروازہ کھلا اور تین حسین و جمیل لڑکیاں رنگ برنگے فراک پہنے اٹھکیلیاں کرتیں اس کے پاس چلی آئیں۔

"شہزادی لائبہ آگئیں۔"لائبہ ان تینوں کے حسن و جمال کی دل ہی دل میں تعریف کر ہی رہی تھی جبھی ان میں سے اک نٹ کھٹ پیاری سی لڑکی چہک کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"کیاااا؟

کیا کہا آپ نے شہزادی ی لائبہ....؟" 😨 ان میں سے اک لڑکی کے منہ سے نکلنے والے الفاظ لائبہ کو مزید تحیر میں مبتلا کر گئے۔

"جی آپ ہماری شہزادی ہیں۔

شہزادی لائبہ۔"اس پہلے کے وہ لڑکی کچھ اور بولتی اک ادھیڑ عمر شخص زرق برق لباس پہنے اندر داخل ہوااور لائبہ کی بات کا جواب دیتے ہوئے اس کے پاس آکر رک گیا۔

دکھنے وہ شخص کسی سلطنت کا عظیم بادشاہ دکھائی دیتا تھا۔

زرق برق لباس پر پہنی بہت سی سونے کی مالائیں کمرے میں مزید چمک کا باعث بن رہی تھیں۔

اوپر سے سر پر رکھا سونے کا تاج اس کی شان میں مزید اضافہ کر رہا تھا۔

"آاپ کون؟"لائبہ کے لہجے میں گھبراہٹ واضح تھی۔

"پیاری بیٹی کیا ساری باتیں کھڑے کھڑے ہی پوچھ لیں گی؟آیئے آرام سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔"اس شخص نے کمرے کے دائیں جانب پڑے جہازی سائز

کے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو لائبہ چپ چاپ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس صوفے پر جا بیٹھی اور اسی صوفے کے سامنے پڑے صوفے پر وہ شخص بھی براجمان ہو گیا۔

"میں بیٹھ گئی اب بتایئے کون ہیں آپ؟ اور میں کہاں ہوں؟ اور وہ باز کہاں ہے جو مجھے یہاں لایا تھا؟"

"ارے رے رے آرام سے... آرام سے

کیا ہو گیا آپ کو؟ کیا اک ہی سانس میں سب پوچھ لیں گی؟ ویسے میں بھی یہاں آپ کو سب کچھ بتانے ہی آیا تھا۔"

"تو بتایئے نہ دیر کس بات کی؟" لائبہ کی بے چینی اس کے چہرے سے عیاں تھی۔

"ٹھیک ہے میں سب کچھ بتاتا ہوں پر پہلے آپ کو وعدہ کرنا ہو گا آپ میری پوری بات توجہ سے سنیں گی اور جو میں کہوں گا اس پر عمل بھی کریں گی۔"اس شخص نے کہا۔

"تو کیا آپ بھی مجھے اس جن کی طرح قیدی بنانے کے لئے جال بھن رہے ہیں؟" لائبہ کے ماتھے پر بل واضح تھے۔

"خدانا خواستہ میں کیوں ایسا کرنے لگا۔

آپ تو میری بیٹی جیسی ہیں میں تو بس آپ پر اک حقیقت کھولنے جا رہا ہوں اور جہاں تک رہی وعدہ کرنے کی بات تو اس میں بھی آپ ہی کا فائدہ ہے اگر آپ کو مجھ پر کسی بھی قسم کا کوئی شک ہے تو آپ مت کیجئے وعدہ, بس میری پوری بات تحمل کے ساتھ سن لیجئے۔

رہی بات قید کی تو جس نے آپ کو قید کیا تھا وہ جن تھا

اک خبیث جن.... جسے کوہ قاف کی مخلوق نے اس کی حرکات سے تنگ آ کر دھتکار دیا تھا اور مجبوراً صحرا میں جا کر اس نے اپنے جیسے برے جنات اور چڑیلوں کو ملا کر اپنی اک چھوٹی سی فوج تیار کر لی تھی اور خود کو صحرا کا بادشاہ سمجھ بیٹھا تھا۔

اب میں آپ کو اپنے اور اس کے تعلق کے بارے میں بتاتا ہوں...

جہاں آپ اس وقت موجود ہیں یہ پرستان ہے اور میں اس سلطنت کا بادشاہ جہان شمیل

یعنی پرستان کا بادشاہ....

میں جوانی کے دنوں میں ساری جادوئی دنیا گھومنے کی خواہش لے کر کوہ قاف پہنچا تو مجھے وہاں عائشہ ملی۔

www.novelsclubb.com

عائشہ اک جنّی تھی جس کا تعلق مسلمان شاہی گھرانے سے تھا۔

الحمدللہ میں بھی مسلمان تھا۔

اک ملاقات کے بعد ملاقاتوں کا سلسلہ چل نکلا اور پہلی ملاقات میں ہوئی دوستی چند ہی ملاقاتوں میں محبت کی صورت اختیار کر گئی۔

میں نے پرستان واپس آ کر اپنے والدین سے عائشہ کا ذکر کیا تو انہوں نے عائشہ کے مذہب کے بارے میں سنتے ہی ہاں کر دی۔

دوسری طرف عائشہ کے والدین کو منانے میں مجھے تھوڑی مشکل کا سامنا ضرور ہوا کیونکہ میں پری زاد تھا اور وہ جنات...

پھر بھی اک ہی مذہب ہونے کے باعث انہیں بھی ہاں کرنی ہی پڑی۔

ہماری شادی بہت دھوم دھام سے ہوئی اور اگلے ہی سال اللہ پاک نے ہمیں دو جڑواں بیٹوں سے نوازا۔

www.novelsclubb.com

ہم اپنی زندگی سے بہت خوش تھے جب اچانک اک دن ہمارا چار سالہ بیٹا زرداب شمیل محل کے باہر دوستوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے غائب ہو گیا۔

بٹیا کیا آپ جانتی ہیں پچھلے بیس سال سے ہم اپنے بچے کو دیوانوں کی طرح ڈھونڈ رہے ہیں پر وہ ہمیں نہیں ملا۔

ہماری ملکہ عائشہ بیٹے کی گمشدگی کا سن کر اپنے حواس کھو بیٹھیں اور اسی حالت میں چند ہی ماہ بعد مجھے اور اپنے دوسرے بیٹے اواب شمیل کو چھوڑ کے دنیا سے رخصت ہو گئیں۔

اپنی محبوب بیوی کے چلے جانے کا غم شاید میری بھی جان ہی لے لیتا اگر میرے ساتھ میرے بیٹا اواب شمیل نہ ہوتا۔

میرا بیٹا اواب شمیل جیسے جیسے جوان ہوا ویسے ویسے مجھے احساس ہوتا چلا گیا کہ میرا بیٹے میں پری زاد اور جنات دونوں کی خصوصیات پائی جاتی ہیں یعنی آدھی میری طرف سے اور آدھی اس کی امی عائشہ کی طرف سے...

اواب شمیل جوان ہوا تو مجھے اس میں مضبوط اعصاب کا مالک اک شہزادہ نظر آیا۔

جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی اس نے اپنے بھائی کی تلاش کی کوششوں کو تیز کر دیا۔

میں تو اتنے سالوں میں اپنے دوسرے بیٹے زرداب شمیل کی واپسی کی امید بھی کھو بیٹھا تھا پر میرے بیٹے اواب شمیل نے دن رات کی پرواہ کئے بغیر اپنی انتھک محنت سے اپنے بھائی کا پتا لگا لیا۔

دراصل ابن ابلیس میری ملکہ عائشہ کا چچازاد بھی تھا اور شروع ہی سے اس کی خواہش عائشہ سے شادی کر کے تخت وتاج حاصل کرنے کی تھی پر جب عائشہ کے والدین نے عائشہ کی شادی میرے ساتھ کر دی تو اس نے عائشہ کے والد کو جان سے مارنے کی کوشش کی اور جب اسے یہ حرکت کرتے دربانوں نے دیکھ لیا تو اسے سزا کے طور پر ملک بدر کر دیا گیا اسی کا بدلہ لینے کے لئے اس نے ہمارے بیٹے زرداب شمیل کو اغوا کر کے اپنا قیدی بنا لیا اور اسے کبھی اپنے پری زاد روپ میں آنے ہی نہ دیا۔

www.novelsclubb.com

دراصل ہم پری زادوں کا دوسرا روپ بازروپ ہے جس میں ہم دو ہی صورتوں میں آتے ہیں

اک تو جب ہمیں کسی دشمن پر حملہ کرنا ہوتا

ہے...

دوسرا جب کوئی ہماری طاقت چھین کر ہمیں اپنا قیدی بناتا ہے تب...

اس نے میرے بیٹے زرداب شمیل کو اپنا قیدی بنا کر رکھا ہم یہ جان تو گئے تھے پر ہمارے ہاتھ بندھے تھے اور ہم چاہ کر بھی اسے بچا نہیں سکتے تھے کیونکہ ہمارے بڑے بزرگ کہتے ہیں کہ جب کسی پری زاد کو کوئی جن اپنا قیدی بناتا ہے تو اسے سوائے انسان کے اور کوئی نہیں بچا سکتا۔

ہم پچھلے دو سالوں سے کسی مسیحا کے انتظار میں تھے اور اللہ پاک نے آپ کو اس مسیحا کے روپ میں بھیج دیا۔

ابن ابلیس نے آپ پر اپنی گندی نظر رکھی تھی دوسرا اسے کہیں سے یہ پتا چل گیا تھا کہ اگر کوئی جن کسی انسان لڑکی سے چاند کی چوہدویں کو شادی کر لے تو سارے کوہ قاف پر اس کی حکومت بن جاتی ہے اور وہ لڑکی ہمیشہ کے لئے اس جن کی پابند ہو کر اک غلام بن کر رہ جاتی ہے۔

تبھی اس نے انسانوں کی دنیا میں جا کر آپ کو ورغلایا اور اپنی دنیا میں لے آیا۔

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر اک بار آپ اس کی دنیا میں آ گئیں تو کبھی واپس نہیں جا سکتیں

دراصل کوہ قاف اور پرستان کا یہ اصول ہے کہ اگر کوئی انسان غلطی سے یہاں آ جائے تو وہ تب تک واپس نہیں جا سکتا جب تک وہ ہماری دنیا کے کسی باسی سے شادی نہ کر لے۔

بس وہ اپنے اسی گندے مقصد کے لئے آپ کو اپنی دنیا میں ورغلا کر لایا اور سواری کے لئے اپنے قیدی باز کو آپ کو لینے کے لئے بھیج دیا کیونکہ وہ خود صحرا سے باہر کوہ قاف کی سرحد تک نہیں جا سکتا تھا وجہ اس کو وہاں سے ملادیس نکالا تھی۔

پر اتنی ہوشیاری دکھانے والا ابن ابلیس اس باز کو وہاں بھیجتے ہوئے یہ بھول گیا کہ ہم پری زاد باز روپ میں جس کے غلام ہو جائیں بس پھر اسی کے خیر خواہ رہتے ہیں۔

وہ باز یعنی میر ابیٹا زرداب شمیل بھی جب ابن ابلیس کی غلامی سے نکل کر آپ کی غلامی میں آیا تو صرف اور صرف آپ کا خیر خواہ ہو گیا۔

پھر جب آپ کو ابن ابلیس نے قید کیا تو اس نے اپنی چونچ کی طاقت سے اس کے قلعے کی وہ دیوار توڑ دی جہاں آپ قید تھیں اور خود باہر چلانے لگا تا کہ آپ کو اس کی آواز سنائی دے اور آپ وہاں سے نکلنے کی کوئی کوشش کریں۔

پھر وہی ہوا جیسے ہی آپ نے اس کی آواز کے تعاقب میں اس دیوار کو ہاتھ لگایا تو وہ کسی دروازے کی مانند کھلتی چلی گئی اور آپ وہاں سے آزاد ہو گئیں۔

لیکن میرا بیٹا تب بھی آزاد نہیں ہوا تھا وہ اس وقت بھی غلامی کی زنجیر سے بندھا تھا آپ کی غلامی کی زنجیر سے....

پھر اس کے بعد جب ابن ابلیس کی کنکھجور فوج کے کچھ سپاہیوں نے آپ کو پکڑنا چاہا تب بھی میرا بیٹا آپ کی ڈھال بنا رہا یہاں تک کہ ان کے زہریلے ڈنگ اسے مار ہی ڈالتے لیکن آپ نے اس پر احسان کیا اور چھوڑ کے جانے کی بجائے اس کی مدد کرنے کی ٹھانی۔

شاید آپ نہیں جانتیں کہ ہمارے بزرگوں کا کہنا ہے کہ اگر کوئی جن یا پری زاد کسی کا غلام ہو تو اسے سوائے کسی انسان کے کوئی اس غلامی سے آزاد نہیں کر سکتا تبھی تو جیسے جیسے آپ میرے بیٹے کے زخموں پر ہاتھ پھیرتی گئیں ویسے ویسے وہ ٹھیک ہوتے

گئے اور اسی پل شہزادہ زرداب شمیل آزاد ہو گیا اور خود باخود اڑتا ہوا اپنی دنیا پرستان میں لوٹ آیا۔

آپ نے مجھ پر جو احسان کیا ہے اس کا بدلہ تو میں کبھی نہیں چکا سکتا پر ہاں آپ کی اس دنیا سے نکلنے میں مدد کر کے واپس انسانوں کی دنیا میں بھیجوا سکتا ہوں۔

پر اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ کی شادی کسی پری زاد یا جن سے ہوا گر ایسا نہ ہوا تو آپ کبھی لوٹ نہیں پائیں گی۔

آپ نے میرے بیٹے کو بچایا اسی لئے میں احسان کا بدلہ اسے آپ کے نام کر کے چکانے کی اک چھوٹی سی کاوش کر رہا ہوں کیونکہ وہ جن اور پری زاد دونوں ہی ہے۔

اب آپ بتائیں کیا آپ میرے بیٹے شہزادے زرداب شمیل کو اپنے جیون ساتھی کے طور پر قبول کریں گی؟" پوری بات بتانے کے بعد بادشاہ جہان شمیل نے لائبہ کا ہاتھ اپنے بیٹے کے لئے مانگا۔

www.novelsclubb.com

"کیا کوئی اور راستہ نہیں مجھے واپس میری دنیا میں بھیجنے کا؟" جانے کتنے پل متحیر اور پریشان رہنے کے بعد لائبہ کے منہ سے بس یہی لفظ ادا ہوئے۔

"جی نہیں اور کوئی راستہ نہیں اور افسوس اب تو آپ کے پاس سوچنے کے لئے بس دو ہی گھنٹے بچے ہیں کیونکہ دو گھنٹے بعد سورج ڈھل جائے گا اور چودھویں کا چاند نکل آئے گا

چوہدویں کا چاند نکلتے ہی ابن ابلیس کا جادو مکمل ہو جائے گا اور اس کے بعد آپ بے شک ابن ابلیس کی پہنچ سے دور رہیں پر واپس اپنی دنیا میں کبھی نہیں جا پائیں گی

اس لئے میری آپ سے درخواست ہے کہ اس بارے میں سنجیدگی سے سوچیں اور جلد از جلد مجھے اپنا فیصلہ بتائیں

اب ہم چلتے ہیں اور کچھ دیر بعد آپ کا فیصلہ سننے آئیں گے۔" کہتے ہوئے بادشاہ جہان شمیل صوفے سے اٹھ کھڑے ہوئے اور ان تینوں لڑکیوں (پریوں) کے ہمراہ کمرے سے باہر نکل گئے۔

*****

"لگتا ہے تم مجھے یہاں کچھ دلانے نہیں بلکہ صرف میرا وقت ضائع کرنے لائے ہو۔" 😊

گلا بو منہ بنا کر کہتی جیولری شاپ سے باہر نکلنے ہی والی تھی کہ پیچھے سے رامق نے اس کا ہاتھ پکڑا سے روک لیا۔

"ایسے کیسے جا سکتی ہیں آپ محترمہ...

اپنا تحفہ تو لیتی جائیں۔" رامق نے جو ہاتھ پکڑ کے اسے روکا تھا اسی کو اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے سیدھا کرتے ہوئے دوسرے ہاتھ میں پکڑی نازک سی ہیرے کی انگوٹھی پہنا کر اس کے کان میں سرگوشی کی۔

"چھوڑو میرا ہاتھ تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرا ہاتھ پکڑنے کی؟" گلا بو کے چلا کر کہنے پر رامق دنگ رہ گیا۔

"کیا کہہ رہی ہو تم یار

تم تو میرے جذبات سے اچھی طرح واقف ہو اور جنگل میں جب ہم ملے تھے تو تم نے بھی ڈھکے چھپے الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا تھا تو اب جب میں اس رشتے کو کوئی نام دینا چاہ رہا ہوں تو تمہیں کیا اعتراض ہے؟" گلابو کے انداز پر رامق کے سینے میں چھن کر کے کچھ ٹوٹا تھا پر وہ شاید مرد ہونے کی وجہ سے اپنے چہرے کے تاثرات نارمل رکھے ہوئے تھا۔

"نہیں ہیں میرے دل میں تمہارے لئے کوئی جذبات سمجھے... 😠

خود سے قیاس آرائیاں لگانی بند کرو۔

میں نے تمہیں اپنا دوست مانا پر تم بھی باقی مردوں کی طرح ہی نکلے حوس کے مارے ہوئے۔" گلابو نے اک بار پھر چلا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا بکواس ہے؟ تم بھی اچھی طرح سے جانتی ہو کہ میں ویسا لڑکا نہیں ہوں اور اب بھی میں نے بہت مہذب انداز اپنایا ہے تمہیں پرپوز کرنے کے لئے...

پھر تم سب جانتے بوجھتے یہ سب تماشہ کر کے مجھے ہرٹ کیوں کر رہی ہو؟"گلابو کے چلانے سے اس جیولری شاپ میں کھڑے خریدار متوجہ ہونے لگے تھے تبھی رامق اسے بازو سے پکڑ کر سائیڈ پر لا کر دبی دبی آواز میں چلایا جس میں بے پناہ غم و غصہ تھا۔

غصہ اپنی مردانگی پر انگلی اٹھنے کا, خود کو حوس کا مارا ہوا سن کر کوئی بھی شریف انسان ایسے ہی ری ایکٹ کرتا یا شاید اس سے کہیں زیادہ پر رامق اپنی تربیت اور محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر حد درجہ نرمی برت رہا تھا۔

"سب مرد اک جیسے ہی ہوتے ہیں

گندے غلیظ, گری ہوئی سوچ کے مالک سمجھے

یہی حقیقت ہے۔"وہ منہ پھیرتے ہوئی آنکھوں سے نکلتے آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کرتے ہوئی بولی۔

www.novelsclubb.com

"تم ایسا کیوں کر رہی ہو گلابو؟" رامق اس کے آنسو دیکھ کر تڑپ ہی تو گیا تھا۔

میں جانتا ہوں تم بھی مجھ سے اتنی ہی محبت کرنے لگی ہو جتنی کہ میں تم سے کرتا ہوں

میں یہ بھی جانتا ہوں تمہیں میری محبت کی پاکیزگی پر رتی برابر بھی شک نہیں۔

پر میں یہ نہیں جانتا کہ تم یہ سب کیوں کہہ رہی ہو پلیز مجھے بتاؤ گلابو مجھے تکلیف دے رہا ہے تمہارا یہ رویہ پلیز بتاؤ کیوں کر رہی ہو یہ سب؟" رامق زور زور سے پلکوں کو جھپکتا ہوا شاید اپنے آنسو روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"تم وجہ جاننا چاہتے ہو نہ؟

تو آج رات 11 بجے جنگل سے ملحقہ کچی سڑک پر آ جانا تمہیں تمہاری ہر بات کا جواب وہیں سے مل جائے گا۔" وہ اک جھٹکے سے اپنا بازو چھڑواتی مال سے نکلتی چلی گئی اور رامق بھری بھری آنکھوں سے اسے جاتا ہوا دیکھتا رہ گیا۔

****

ایاز کا فارم ہاؤس شہر سے بہت دور تھا اس لئے دونوں دوستوں نے جنگل سے شارٹ کٹ لے کر جانے کا فیصلہ کیا ریحان نے پکی سڑک سے گاڑی کا رخ کچی سڑک کی جانب موڑا اور گاڑی کو جنگل کے راستوں پر دوڑانے لگا۔

ریان اور ایاز دونوں گپیں لگاتے جا رہے تھے جب اچانک جھٹکے سے ان کی گاڑی رکی۔

"کیا ہوا گاڑی کیوں روک دی؟" ایاز نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ریحان سے سوال کیا۔

"ابے یار سامنے دیکھ قیامت کھڑی ہے۔" ریحان کے کہنے پر جیسے ہی ایاز نے فرنٹ مرر سے سامنے جھانکنے کی کوشش کی تو نظریں پلٹنے سے انکاری ہو گئیں۔

ان کی گاڑی سے تھوڑا سا آگے دائیں جانب اک حسینہ درخت سے ٹیک لگائے کھڑی تھی۔

بلیک ٹائٹس کے ساتھ ریڈ کلر کی سلیو لیس شرٹ پر کھلے باب کٹ بال قیامت ڈھا رہے تھے

اس کی بلیک ٹائٹس گھٹنوں تک ہی آتی تھی اس کی نیچے گوری گوری برہنہ ٹانگیں عجیب واہیات منظر پیش کر رہی تھیں

اوپر سے پہنی ریڈ سلیو لیس شرٹ جو اتنی چھوٹی اور تنگ تھی کہ بمشکل اس کے پیٹ کو ہی ڈھانپ سکی تھی پر سائیڈ سے کمر صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"چل چل چل گاڑی آگے بڑھا ضرور لفٹ کے انتظار میں کھڑی ہو گی۔" ایاز نے پر جوش انداز میں کہا۔

"کیا آپ کو مدد کی ضرورت ہے میم؟" ریحان نے جیسے ہی گاڑی آگے بڑھائی تو ایاز نے سوال داغا۔

"اوہ یس دراصل وہ تھوڑا پیچھے میری گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو گیا تھا تب سے میں کسی لفٹ کے انتظار میں تھی تھینک گوڈ کوئی تو آیا اس سنسان سڑک پر...." اس قاتل حسینہ نے اک ادا سے اپنے سہلاتے ہوئے کہا۔

"آیئے نہ میم ہم تو بنے ہی مدد کے لئے ہیں

آیئے آیئے پیچھے بیٹھیے۔" ریحان گاڑی سے نکل کر ایاز کو آنکھ سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالنے کا اشارہ کرتا لڑکی کے لئے بیک ڈور کھولتا ہوا شیریں انداز میں بولا اور لڑکی کے بیٹھتے ہی خود بھی اس کے ساتھ بیک سیٹ پر براجمان ہو گیا۔

ریحان کے بیٹھتے ہی ایاز نے گاڑی سٹارٹ کر لی۔

سنسان جنگل اکیلی لڑکی وہ بھی دعوت دیتے ہوئے برہنہ لباس میں جب حوس کے پجاریوں کے ساتھ بیٹھی ہو تو کیسے نہ وہ اس کا فائدہ اٹھاتے۔

لڑکی کے بائیں جانب بیٹھا ریحان لگاتار اسے گھور رہا تھا اور لڑکی بھی رہ رہ کہ اس کی جانب دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

"آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں جیسے مجھے جانتے ہوں؟" اس لڑکی نے اپنے بالوں سے کھیلتے ہوئے کہا۔

"جانتا تو نہیں پر اب جان جاؤں گا۔" ریحان نے اپنی جگہ سے سرک کر اس کے کان میں سرگوشی کی اور اس کے چہرے پر جھک گیا۔

"ہاں جان بھی جاؤ گے اور پہچان بھی..." اس لڑکی نے اک جھٹکے سے ریحان کو پیچھے دھکیلا اور روپ بدلنے لگی۔

باب کٹ بال لمبے بالوں میں, ٹائٹس اور شرٹ جگہ جگہ سے پھٹی ہوئی کالے رنگ کی شلوار قمیض میں, سفید اور خوبصورت چہرہ پیلی رنگت اور جگہ جگہ لگے زخموں میں تبدیل ہو گیا۔ 😰

"اب پہچانا کہ ابھی بھی نہیں پہچانا؟"فرنٹ مرر سے اس کا بدلتا روپ دیکھ کر گاڑی روکنے کی کوشش کرتے ایاز کو اس نے اپنے لمبے بالوں میں جکڑ کر ریحان کو مخاطب کیا۔

"ت ت تم؟"ریحان نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ پسینے سے تر چہرہ صاف کرتے ہوئے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کہا۔

ہاں میں تیری موت... 😠

www.novelsclubb.com

وہی موت جو تو نے آج سے اک سال پہلے مجھے دی تھی اور آج میں وہی تحفہ تجھے لوٹانے آئی ہوں۔

"اور تو...چپ چاپ جہاں میں کہتی ہوں وہیں اس گاڑی کو لے جاورنہ یہیں زندہ گاڑھ دوں گی اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو گی کے جنگل کے بیچ و بیچ تیری لاش دفن ہے سمجھا۔"روحین نے چلا کر گاڑی چلاتے ایاز کو کہا۔

"پ پ پر میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے مجھے تو چ چ چھوڑ دیں۔" 🙏

ایاز نے روتے ہوئے فریاد کی۔

"اگر میں وہی کچھ دیر پہلے والی زندہ لڑکی ہوتی تو بھی میرا فائدہ ویسے ہی اٹھاتا نہ جیسے یہ بیچ کمینہ اٹھانے والا تھا اسی لئے سزا تو تیری بھی بنتی ہے

اور ہاں فکر نہ کر مرے گا نہیں تو...بس اپنے جیسے اوباش رئیس زادوں کے لئے عبرت کا نشان بن جائے گا۔

www.novelsclubb.com

چل اب بکواس بند کر اور گاڑی کو کھائی کی طرف لے جا۔"روحین نے اپنے جن لمبے بالوں سے ایاز کو جکڑا تھا اس کو مزید کس لیا جس کی وجہ سے ایاز کی سانس رکنے لگی۔

"ج ج جی میں لے لے کر جاتا ہوں کھائی کی طرف پلیز مجھے چھوڑ دیں میری سانس رک رہی ہے۔"

ایاز کے ہاتھ جوڑ کر کہنے پر روحین نے اس کے گرد اپنے بالوں کا گھیرا کھولا لیا اور سانس بحال ہوتے ہی وہ روحین کے ڈر سے تیزی سے گاڑی چلاتا کھائی پر پہنچ گیا۔

"کھائی آگئی اب کیا کروں؟"ایاز نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"گاڑی کو چلاتے ہوئے کھائی سے نیچے پھینک دے۔"روحین نے بدلتی ہوئی بھاری آواز میں کہا۔

"جلدی کر جلدی ی ی ورنہ..." روحین کے ورنہ کہتے ہی اس کا چہرہ خوفناک حد تک بگڑنے لگا اور خوفزدہ ہو کر ایاز نے گاڑی کھائی کی نظر کر دی۔

گاڑی کے کھائی میں گرتے ہی روحین اپنی جگہ سے غائب ہو گئی جبکہ ریحان زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے وہیں ابدی نیند سو گیا مگر ایاز شدید زخمی ہونے کے باوجود زندہ تو بچ گیا مگر ہمیشہ کے لئے اپنی ٹانگوں سے محروم ہو گیا۔

******

"دادی چلیے نہ کتنی دیر ہو گئی ہے وہ لوگ ہمارا انتظار کرتے ہوں گے۔" عمران نے آج صبح ہی سے اپنی دادی کے ناک میں دم کر رکھا تھا۔

ناشتہ لانے کے بعد سب کو جگا کے تیار کروایا اب وہ اپنی حویلی سے ملنے والی سوزوکی وین صاف کر رہا تھا جس میں بیٹھ کر کچھ ہی دیر میں اس کی دادی, بھائی, رشتہ دار اور گاؤں والوں نے اس کی بہن عشاء کے سسرال اس کے دعوت ولیمہ میں شمولیت کے لئے جانا تھا۔

اک دن پہلے اکلوتی بہن کے فرض سے سبکدوش ہونے والے عمران کی خوشی دیدنی تھی آخر اسی دن کے لئے ہی تو اس نے حویلی کے رئیس زادوں کے جائز و ناجائز کام کر کے پیسہ کمایا تھا اور اسی پیسے سے نہ صرف چھوٹے بھائی کو پڑھنے کے لئے بیرون ملک بھیج چکا تھا بلکہ بہن کو بھی بیاہ رہا تھا۔

گھر بھی اب پکا اور حسین تھا, اپنی سوزوکی وین تھی اور کیا چاہیے زندگی کی ہر آسائش تو مل چکی تھی۔

"اگر کوئی نہیں آرہا تو میں پھر اکیلا ہی جا رہا ہوں۔" عمران کی پیار بھری دھمکی کا اثر کچھ یوں ہوا کہ سب سے پہلے اس کی دادی ہی وین میں سوار ہو گئیں ان کے بعد رشتے دار اور گاؤں کے لوگ بھی اک اک کر کے بیٹھتے چلے گئے البتہ بیرون ملک پڑھائی کے لئے گیا عمران کا چھوٹا بھائی ابراہیم اپنی بہن کی شادی میں شرکت نہیں کر پایا تھا۔

سارے راستے گانے گنگنائے گئے۔

www.novelsclubb.com

کبھی کوئی چٹکلا سناتا تو کبھی کوئی ٹپے...

سارا راستہ بس یونہی ہنسی مذاق میں کٹ گیا اور شہر آ گیا جہاں عمران نے بڑے چاؤ سے بہن بیاہی تھی۔

عمران کے ساتھ باقی مہمان بھی اک اک کر کے وین سے نیچے اترنے لگے۔

سب نے اک اک کر کے پھلوں کے ٹوکروں کے ساتھ ناشتے کی کچھ ڈشز بھی اٹھائیں اور عشاء کے سسرالی گھر کی جانب بڑھ گئے۔

گھر کے سامنے پہنچ کر دیکھا تو پورا محلہ اس کے گھر کے سامنے کھڑا چہ مگوئیاں کر رہا تھا۔

"اللہ خیر اتنے لوگ میری بچی کے گھر کے آگے کیوں جمع ہیں عمران...؟" اس کی دادی جو پہلے ہی دل کی مریضہ تھیں گھبرا کر عمران سے بولیں۔

"دادی پریشان مت ہوں شادی والا گھر ہے نہ شاید اسی لئے اتنی بھیڑ ہے آیئے اندر چل کے عشاء سے ملتے ہیں۔" عمران اپنی دادی کو تسلی دیتا ہوا کندھے سے تھام کر گھر کے اندر داخل ہو گیا۔

گھر کے اندر کے حالات بھی باہر سے مختلف نہ تھے گھر میں جابجا کھڑے لوگ توبہ کرتے نظر آرہے تھے۔

لوگوں کے ہجوم سے نکل کر عمران جیسے ہی عشاء کے کمرے میں داخل ہوا اس پر لرزہ طاری ہو گیا۔

سامنے بیڈ پر اس کی لاڈلی پھولوں جیسی بہن کا لاشہ برہنہ حالت میں پڑا اپنے اوپر گزری قیامت کی داستان سنا رہا تھا

www.novelsclubb.com

سنا ہے اس کے بھائی نے بنا چھان پھٹک کے بس چمکتا دمکتا گھر دیکھ کر بہن بیاہ دی

یہ جانے بغیر کہ لڑکا اک نمبر کا لچا, نشئی اور جواری ہے جو کل ہی جوٗا ہار کے جواریوں سے اپنی جان بچانے کی خاطر اپنی نئ نویلی دلہن کو ان کے حوالے کر کے فرار ہو گیا اور وہ نشے میں دھت ظالم جواری ساری رات اس معصوم کے جسم سے گدھ کی طرح گوشت نوچتے رہے اور تب چھوڑا جب اس کے تن سے روح جدا ہوئی۔"

اک عورت دوسری کو گزشتہ رات گزرنے والی قیامت کے بارے میں بتا رہی تھی۔

"توبہ ہے بہن سارا محلہ جانتا ہے کہ یہ گھر کرایے کا ہے اور اس میں رہنے والا کیسا تھا لڑکی کے بیوقوف بھائی نے ہمسائیوں تک سے پوچھنے کی زحمت نہ کی ورنہ ہم تو بتا ہی دیتے کہ یہ بہت بڑا کمینہ نشئی اور جواری ہے اتنے بڑے گھر کی ظاہری چمک دمک دیکھ کر اپنی بہن یہاں بیاہنے والے نے تو سر بازار ہی اپنی عزت کا جنازہ نکال دیا توبہ توبہ لالچ بری بلا ہے بہن لگتا ہے لڑکی کے بھائی کو اس بڑے گھر میں بہن

www.novelsclubb.com

دینے کی لالچ نے ذلیل کروادیا۔"اسی عورت کے ساتھ کھڑی دوسری عورت کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولی۔

******

"اللہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے سر اگر آپ نہ ہوتے تو مجھے بہت مسئلہ ہو جاتا کیونکہ میرے گھر میں کوئی مرد نہیں اک میں ہوں اور اک میری بوڑھی دادی...

والدین کا تو بہت پہلے ہی انتقال ہو گیا تھا شاید جب میں دو سال کی تھی۔"فرح نے آنکھوں میں آئی نمی کو آنکھیں بند کر کے اندر ہی اندر روکتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں آپ میری سٹوڈنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ چھوٹی بہن جیسی بھی ہیں اور ویسے بھی استاد کا اپنے شاگرد کے ساتھ روحانی باپ کا رشتہ ہوتا ہے

اب میں نے ایسا بھی کوئی بڑا کام نہیں کیا بس اک گاڑی کا ہی تو انتظام کیا ہے آپ کے اور آپ کی دادی کے لئے, جس میں آپ لوگ ائیر پورٹ جا رہے ہیں۔" سر غیاث الدین نے مسکرا کر اپنی موٹے شیشوں والی عینک درست کرتے ہوئے کہا۔

"ویسے آپ ملک چھوڑ کر کیوں جا رہیں ہیں؟" سر غیاث الدین نے پوچھا۔

"سر میں بہت پہلے ہی اعلی تعلیم کے لئے بیرون ملک جانا چاہتی تھی پر دادی کی طرف سے اجازت نہ ملنے کی وجہ سے نہیں جا سکی تھی پر اب دادی بھی ساتھ جانے پر راضی ہیں تو میں نے سوچا ایسا موقع ضائع کیوں کروں اسی لئے ان کی اجازت ملتے ہی کل کی فلائٹ سے انگلینڈ جا رہی ہوں انہیں ساتھ لے کر..."

"چلیں ٹھیک ہے ایسا کریں جنگل کے ساتھ واقع کچی سڑک سے جایئے گا وہاں سے آپ شارٹ کٹ لے کر آسانی سے وقت سے پہلے ائیر پورٹ پہنچ جائیں گی۔

چلیے اب میں چلتا ہوں اللہ پاک آپ کو کامیاب کرے اللہ حافظ۔" کہتے ہوئے سر غیاث الدین کنٹین سے اٹھ کر چلے گئے اور فرح وہاں اکیلی بیٹھی سموسوں پر ہاتھ صاف کرنے لگی۔

"ابھی تو میرے دل میں لگی آگ بھی ٹھنڈی نہیں ہوئی فرح بے بی اور تم دامن بچا کے نکلنے کے چکر میں ہو... 😠

میرا نام بھی اسد ہے اپنا بدلہ لئے بغیر تمہیں کہیں جانے نہیں دوں گا۔" اسد جو وہیں کنٹین میں پچھلے ٹیبل پر بیٹھا ساری باتیں سن رہا تھا دل میں شیطانی پلان بناتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

اسد کا پلان رات کو حویلی جا کر آرام کر کے اگلی صبح جنگل میں چھپ کر فرح کی گاڑی کا انتظار کرنے کا تھا تاکہ جب فرح کی گاڑی جنگل سے ملحقہ کچی سڑک سے گزرے تو اس کے ڈرائیور کو باندھ کر آسانی سے فرح کو گن پوائنٹ پر اغواء کر کے اسے اپنی حوس کا نشانہ بنایا جا سکے۔

شام کی کلاس کے بعد اسد شہر میں واقع ڈانس کلب سے نشہ کر کے جھومتا ہوا دس بجے کے قریب گاؤں کے لئے نکلا۔

******

"گلابو تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہو؟

میں اب جیتے جی تمہاری دوری سہہ نہیں پاؤں گا۔

تمہاری دوری کا درد برداشت کرنے سے اچھا ہے میں مر ہی جاؤں۔" رات کے ساڑھے دس بجے کا وقت تھا جب اسے رہ رہ کے گلابو کی نفرت بھری باتیں یاد آ رہی تھیں۔

"اس نے مجھے گیارہ بجے جنگل والی کچی سڑک پر بلایا تھا اور گیارہ تو بجنے ہی والے ہیں مجھے ابھی نکلنا چاہیے تاکہ آدھے گھنٹے میں جنگل پہنچ جاؤں۔" وہ اپنا موبائل اٹھا کر

جیب میں رکھتا ہوا دبے پاؤں اپنے کمرے سے نکل کر حویلی کے پچھلے دروازے کی جانب بڑھ گیا جہاں سے 20 منٹ کی ڈرائیو پر جنگل سے جڑی کچی سڑک تھی۔

******

اسد شہر کے کلب سے شارٹ کٹ لے کر جنگل سے حویلی کے گیٹ پر پہنچ کر گاڑی سے نکلا تو سامنے دکھائی دینے والے منظر نے اس کا سارا نشہ پل بھر میں اتار پھینکا۔

جلدی حویلی پہنچنے کی غرض سے اسد نے شارٹ کٹ لیا یہ کچا راستہ تھا جو جنگل میں سے گزرتا تھا۔ گھنے درختوں کو چیرتی ہوئی گاڑی حویلی کے دیو ہیکل دروازے کے باہر رک گئی۔ اسد لڑکھراتے قدموں سے آگے بڑھا اس نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولنا چاہا مگر اسکا ہاتھ ہوا میں ہی معلق ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"مم... میں"

اسد کا سارا نشہ کافور ہو گیا۔

"میں واپس جنگل میں کیسے پہنچ گیا۔"

اسد جنگل کے بیچ وبیچ کھڑا تھا اس نے گھبرا کر اپنے ارد گرد نظر ڈورائی تا حد نگاہ گھنے جنگل اور اندھیرے کے سوا کچھ نا تھا۔

"عجیب بات ہے یار شاید میں نے کچھ زیادہ ہی پی لی۔ مجھے منہ پر پانی کے چھینٹے مارنے چاہئیں۔"

اسد سوچتا ہوا پانی کی بوتل نکالنے کے لئے واپس گاڑی میں بیٹھ گیا۔ پانی کی بوتل اٹھاتے ہوئے جیسے ہی اس کی نظر سامنے پڑی تو اس کی آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہو گئیں کیونکہ گاڑی کے شیشے سے اسے سامنے اپنی حویلی کا گیٹ نظر آرہا تھا۔ کچھ دیر یوں ہی اپنی جگہ متحیر بیٹھے رہنے کے بعد وہ اپنے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتا گاڑی سے باہر نکلا، اب وہ مکمل ہوش میں آچکا تھا۔

"دیکھا میں اپنی حویلی پہنچ چکا ہوں بس نشے کی وجہ سے سب الٹا سیدھا نظر آرہا تھا۔"

گاڑی سے باہر نکل کر بند آنکھوں سے اک بھرپور انگڑائی لیتا وہ خود سے ہمکلام ہوا۔

پانی کی بوتل کو ہوا میں اچھالتے ہوئے اسکی نظر سامنے اٹھی تو جھکنا بھول گئی وہ پھٹی کی پھٹی آنکھوں سے سامنے دیکھ رہا تھا جہاں حویلی کا نام و نشان نہ تھا وہ دوبارہ جنگل میں کھڑا تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ؟"

اسد نے گھبرا کر کہا اور واپس گاڑی میں بیٹھ کر سامنے دیکھا شیشے کے اس پار جہاں حویلی کا منظر تھا۔اور پھر گاڑی سے باہر نکل کر دیکھا تو وہ جنگل میں کھڑا تھا۔اس نے یہ عمل چار سے پانچ بار دہرایا اور ہر بار گاڑی سے اسے سامنے حویلی نظر آتی اور باہر نکل کر وہ خود کو جنگل کے عین وسط میں کھڑا پاتا۔

www.novelsclubb.com

وہ اب مکمل ہوش میں آ چکا تھا،اور اپنے ساتھ ہونے والے اس عجیب عمل سے بری طرح خوف محسوس کر رہا تھا۔

یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ...؟"اس نے بری طرح گھبرا کر دوڑ لگا دی۔

لگاتار بھاگنے کی وجہ سے وہ بری طرح ہانپ رہا تھا

اپنی سانس کو بحال کرتے ہوئے جب اس نے ارد گرد نظر دوڑائی تو وہ جنگل سے ملحقہ کچی سڑک پر کھڑا تھا۔

******

شکر ہے میں جنگل سے بخیر و عافیت باہر نکل آیا۔" وہ بڑبڑاتا ہوا آگے بڑھنے ہی والا تھا جب اک تیز ہوا کے جھونکے نے اسے ہلا کر رکھ دیا۔

"ارے یہ کیا؟ اچانک ہوا کیسے چلنے لگی؟" اسد نے سر اٹھا کہ آسمان کی جانب دیکھا تو مزید خوفزدہ ہو گیا کیونکہ آسمان بھی خون رنگ ہو رہا تھا۔

دیکھتے ہی دیکھتے وہ تیز ہوا آندھی اور پھر طوفان میں بدل گئی۔

گھبراہٹ کے باعث وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ وہ کس طرف جا رہا ہے, وہ جس طرف بھی بھاگنا چاہتا تیز ہوا کے تھپیڑے اسے اٹھا اسی جگہ پٹخ دیتے۔

تبھی اسے بھی کانوں کے پاس سرسراتی ہوئی سرگوشی سنائی دی

"کیا ہوا اسد ڈر لگ رہا ہے؟ بس ذرا سی آندھی سے ڈر گئے...؟

تم تو اپنے باپ کی دولت سے دنیا کی ہر چیز خرید سکتے ہو نہ... تو خرید لو نہ اس آندھی کو بھی اپنی دولت سے اور روک دو,

جیسے مجھے خرید کے پامال کرنے کے بعد میری سانسیں روک دی تھیں... 😢

روکو نہ اسد روکو

روکووو۔" 😡

وہ میٹھی آواز بھاری ہوئی تو اسد کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

"ک ک کون ہو تم؟ سامنے آؤ, کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا جو یوں میرے پیچھے پڑی ہو۔" اسد کے لہجے میں خوف اور آواز میں لرزش واضح تھی۔

وہ غیب سے آتی اس آواز سے بری طرح خائف تھا۔

"میں تمہاری موت ہوں۔ 😠

اور تم نے میرا کیا بگاڑا ہے آؤ تمہیں دکھاؤں وحشی درندے..."

"دیکھو..." وہ دیدے پھاڑے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جب پیچھے سے کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

ڈراسمہا اسد تیزی سے مڑا تو ششدر رہ گیا کیونکہ اس کے سامنے جگہ جگہ سے پھٹی کالی شلوار قمیض پہنے روحین کھڑی تھی اس کے پیر ہوا میں معلق تھے۔

"کیا ہوا؟ حیران کیوں ہو رہے ہو؟ کچھ انوکھا دیکھ لیا کیا؟

تم نے ہی کیا ہے میرا یہ حال دیکھو...

www.novelsclubb.com

دیکھو یہ کپڑے پھاڑ کے تم نے ہی تو میری عزت کو تار تار کیا تھا

بھول گئے کیا؟

ارے اتنی جلدی بھول گئے چلو میں یاد کروا دیتی ہوں.... 😠

ارے وحشی انسان غور سے دیکھ میں وہی نازک کلی ہوں جسے مسل کر تو جنگل میں پھینک گیا تھا اور آج میں تجھے ویسے ہی مسل کر اپنی موت کا بدلا لوں گی۔" روحین کی آواز پورے جنگل میں گونج رہی تھی۔

دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بال سانپ کی طرح ہوا میں لہراتے ہوئے اسد کی طرف بڑھے اور اسے اپنے شکنجے میں لے کر زمین پر بری طرح ادھر ادھر پٹخنے لگے۔

بار بار زمین میں پٹخنے کے باعث اسد کا سر پھٹ گیا تھا وہ چلا چلا کر معافی مانگتا رہا پر روحین کو اس پر ترس نہیں آنا تھا نہیں آیا...

چلاؤ اور زور سے چلاؤ میں بھی تو دیکھوں کون آتا ہے آج تیری مدد کو...

کوئی نہیں آئے گا تیری پکار پے..

جیسے میری چیخ کسی کو سنائی نہیں دی تھی ویسے ہی تیری بھی کوئی نہیں سن پائے گا تو بھی ویسے ہی تڑپے گا جیسے میں تڑپی تھی۔

"رحم کرو رحم۔"اسد نے ہاتھ جوڑ کے کہا۔

"ہاہاہاتو نے کیا تھا مجھ پر رحم جو میں تجھ پر رحم کروں,اگر کبھی تجھے تیرے باپ نے کلمہ سکھایا ہو تو پڑھ لے کیونکہ یہ تیرا آخری وقت ہے۔"کہتے ہی روحین لہولہان ہوئے اسد کو آخری بار زمین پر پٹخنے ہی والی تھی کہ اس کے عقب سے اک جانی پہچانی آواز ابھری

گلابو....

"اوہ آ گئے تم بھی...

آؤ آؤ تم بھی شو دیکھ لو۔

بنا ٹکٹ کے یہ دنیا کا واحد شو ہے۔"روحین پیچھے مڑ کے رامق کو دیکھتے ہوئے استہزائیہ بولی۔

"گلابو تمہارا یہ روپ...؟"

"ہاں یہی ہے میرا اصلی روپ اور میں کوئی گلا بوولا بو نہیں سمجھے, میرا نام روحین ہے

وہ روحین جسے تمہارے اس درندے کزن نے باقی دو درندوں کے ساتھ مل کر پہلے اپنی حوس کا نشانہ بنایا پھر موت کے گھاٹ اتار کے اسی جنگل میں میری لاش پھینک کر چلتے بنا

تمہیں کیا لگا تھا کہ تم سے محبت میں دیوانی ہو رہی تھی جو تمہارے ساتھ ساتھ رہتی تھی؟

نہیں رامق بابو نہیں

میں تو تمہیں اس دن کے لئے تیار کر رہی تھی۔" تحیر میں مبتلا رامق ابھی سوال کر ہی رہا تھا کہ روحین نے درمیان سے اس کی بات اچک لی۔

"رامّق خدا کے لئے اس سے کہو کہ مجھے چھوڑ دے۔

یہ مجھے مار ڈالے گی اسی نے اسامہ اور ریحان کو بھی مارا ہے اور اب یہ مجھے بھی مار ڈالے گی بچالو پلیز مجھے بچالو۔"

"اگر تم بچنا چاہتے ہو تو بتاؤ جو یہ لڑکی کہہ رہی ہے وہ سب سچ ہے؟

اگر سچ ہے تو بتاؤ کیا کیا تھا تم لوگوں نے اس کے ساتھ...؟ دیکھو اسد اگر بچنا ہے تو سچ بولنا ورنہ یہ سمجھ لو کہ میں تمہیں ہرگز نہیں بچاؤں گا, اس لئے اگر جان پیاری ہے تو سچ بولنا بس..." اسد کی التجا کے جواب میں رامق کا مؤقف سخت اور واضح تھا۔

اسد اس وقت زندگی اور موت کے بیچ میں لٹک رہا تھا

اس پل اک جھوٹ اسے موت کے منہ دھکیل سکتا تھا اسی لئے وہ روحین کو دیکھنے سے لے کر خریدنے اور پھر اس کی جان لینے تک کی ساری داستان لفظ بالفظ سناتا گیا جسے سن کر رامق کی چہرے کی رنگت بدلنے کے ساتھ ساتھ اس کے اعصاب بھی تن گئے۔

"دل تو چاہتا ہے کہ تمہیں میں اپنے ہاتھوں سے یہاں زندہ گاڑھ کے چلا جاؤں پھر سوچتا ہوں کہ یہ انصاف کا تقاضہ نہیں...

انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ پوری دنیا کے سامنے تمہیں سزا ملے جو تم جیسے تمام رئیس زادوں کے لئے عبرت کا نشان بن جائے۔

گلابو میرے کہنے پر اسے چھوڑ دو میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اسے خود پھانسی کے پھندے تک لے کر جاؤں گا۔" اسد کو لعن طعن کرنے کے بعد رامق نے روحین سے درخواست کی۔

"نہیں نہیں کبھی نہیں...

میں اپنے گناہ گار کو اپنے ہاتھ سے سزا دوں گی اور تمہارا کیا پتا ہو تو آخر اسے کے کزن اگر اپنے قول سے مکر گئے تو...؟

اور میں کیسے اس انسان کی جان بخش دوں جس کی وجہ سے آج میری روح کو بھی چین نہیں

میری تدفین نہ ہونے کے باعث اب تک میری روح اسی جنگل میں بھٹکتی پھر رہی ہے

اور تم کہتے ہو کہ اس نیچ کمینے کو چھوڑ دوں نہیں ہر گز نہیں

اور کیا تم نے گلابو گلابو لگا رکھی ہے بولا نہ میرا نام روحین ہے۔"روحین نے چلا کر کہا۔

"ہو گا تمہارا نام روحین پر میرے لئے تم گلابو ہو میری گلابو.... 😍😢😢

دیکھو گلابو اگر تم نے کبھی اک پل کے لئے بھی مجھ سے سچی محبت کی ہے جو کہ میں جانتا ہوں تم نے کی ہے تو اسے چھوڑ دو

میں ہماری پاکیزہ اور سچی محبت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تمہارے اس مجرم کو کیفر کردار تک ضرور پہنچاؤں گا اور تمہاری لاش برآمد کر کے اسلامی طریقے سے تمہاری تدفین کر کے تمہیں عالم ارواح میں بھیجنے کے لئے تمہاری مدد بھی کروں گا پلیز گلابو اور کسی پر نہیں صرف اپنی محبت پر اپنے بابو پر اک بار اعتبار کر لو پلیز

میرا وعدہ ہے میں اس انسان سے تمہارا بدلہ ضرور لوں گا پلیز اپنے بابو کی بات مان لو پلیز۔" رامق کے ہاتھ جوڑ کر کہنے پر روحین کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور وہ اسد کو وہیں زمین پہ چھوڑ کے دھیرے دھیرے چلتی ہوئی رامق کے قریب آئی اور بے اختیار اس کے ساتھ لگ کر رونے لگی۔

رامق بھی اسے خود میں چھپا کر اپنی ادھوری محبت کا ماتم کرنا چاہتا تھا پر روحین کے دور ہٹ جانے کے باعث کر ہی نہیں پایا۔

www.novelsclubb.com

"بابو تم نے میری نظر میں محبت کا مقام بہت بلند کر دیا ہاں میں تم سے محبت کرنے لگی ہوں پر چاہ کر بھی تمہاری زندگی میں شامل نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ تمہاری گلابو اس دنیا کی باسی ہی نہیں...

پر میرا ابھی وعدہ ہے اس جہان میں ضرور ملیں گے جہاں سے کوئی ہمیں الگ نہیں کر سکتا۔" روحین اپنی بات مکمل کر کے رامق کے گال کو چھو کر غائب ہو گئی اور وہ وہیں زمین پر بیٹھ کر اپنی ادھوری محبت کا ماتم کرنے لگا۔

---

"کیا کروں؟ میں کس سے مشورہ مانگوں؟ یہاں تو میرا کوئی اپنا بھی نہیں جس سے میں پوچھ سکوں کہ میرے لئے کیا ٹھیک رہے گا۔

کیسے کر لوں میں اس سے شادی جو انسان ہی نہیں...

www.novelsclubb.com

روحین آپی آپ کہا کرتی تھیں کہ آپ ہمیشہ میرے ساتھ ساتھ رہیں گی تو اب کیوں نہیں آپ میرے ساتھ... کیوں چھوڑ کے چلی گئیں آپ مجھے یوں تنہا حالات سے لڑنے کے لئے...

کیوں؟" حالات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے لائبہ کی آنکھوں سے گرم سیال نکل کر گالوں پر آ گیا۔

اپنی حالت پر آنسو بہاتے ہوئے کب لائبہ کی آنکھ لگی اسے خبر ہی نہ ہوئی۔

"لائبہ کیوں اداس ہو میری جان...

میں ہوں نہ ہر پل تمہارے ساتھ...

پہلی بات تو یہ کہ تمہیں یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا اور اب اگر تم سے یہ غلطی سرزد ہو ہی گئی ہے تو اب اپنا لو اس پری زاد کو...

کیونکہ جب تک تم کسی پری زاد یا جن سے شادی نہیں کرو گی تب تک اپنی دنیا میں لوٹ نہیں پاؤ گی۔

یہ اس دنیا سے نکلنے کی واحد شرط ہے اور اب تو تمہارے پاس وقت بھی بہت کم ہے اس لئے بہتر ہے تم اورزخرف شہزادہ زرداب شمیل اور اواب شمیل کو اپنالو۔

وہ دونوں نہ صرف تم دونوں کو نانی جان سے ملائیں گے بلکہ بہت اچھے اور محبت کرنے والے ساتھی بھی ثابت ہوں گے

حقیقت یہ ہے کہ پری زاد بہت اچھے ہوتے ہیں

شہزادہ زرداب بھی بہت اچھا جیون ساتھی بنے گا اور شہزادہ اواب بھی...

سب سے بڑھ کے یہ کہ وہ دونوں بھائی تم دونوں بہنوں سے محبت کرنے لگے ہیں اور سچی محبت بھی اک تحفہ ہے جو ہر کسی کے نصیب میں نہیں ہوتا اور اگر تم دونوں کو یہ تحفہ قدرت دے رہی ہے تو انکار کر کے ناشکری مت کرنا...

میرا مشورہ....

بلکہ میرا حکم ہے کہ تم دونوں سچے دل سے ان دونوں بھائیوں کو اپنالو اور نکاح کر کے اپنی مشکل آسان کرو کیونکہ اب میں اپنی جان سے پیاری نانی جان کی آنکھوں میں مزید آنسو نہیں دیکھ سکتی۔

تمہیں شاید اندازہ نہیں کہ تم دونوں کی دوری نے نانی جان کو بستر سے لگا دیا ہے۔"

"کیا کہہ رہی ہیں آپ آپی؟ زخرف تو گھر ہے دادی کے پاس اور آپ کہہ رہی ہیں کہ زخرف کو بھی اس دنیا سے نکلنے کے لئے شہزادہ اواب شمیل سے شادی کرنی چاہیے۔" متحیر سی لائبہ نے روحین سے سوال کیا۔

"بچوں جیسی باتیں کرتی ہو تم لائبہ, تمہیں کیا لگتا ہے کہ تمہاری گمشدگی کے بعد نانی جان اور زخرف آرام سے بیٹھی رہیں؟ میری بہن نانی جان اپنے پرانے ہمسائے عبدالرحمن بابا کے پاس گئیں تھیں جن کے مریدوں میں انسانوں کے ساتھ ساتھ جن اور پری زاد بھی شامل ہیں

نانی جان نے جب ان سے مدد مانگی تو انہیں تمہاری واپسی کا اک ہی حل نظر آیا اور وہ یہ تھا کہ زخرف بھی اس دنیا میں آئے۔

دراصل رحمن بابا سب جانتے تھے کہ کوئی انسان (لڑکی) تب تک کوہ قاف یا پرستان سے اپنی دنیا میں واپس نہیں جا سکتی جب تک اس کی کسی جن یا پری زاد سے شادی نہ ہو تبھی انہوں نے تمہیں بچانے کے لئے اپنے اک جن کو راضی کیا جس میں جن اور پری زاد دونوں کی خصوصیات شامل تھیں۔

رحمن بابا چاہتے تھے کہ وہ جن زخرف کے ساتھ مل کے پہلے تمہیں ابن ابلیس کی قید سے آزاد کروائے پھر تم دونوں کوہ قاف سے ادھر پرستان آؤ اور تم دونوں کی پرستان کے شہزادوں سے شادی ہو تا کہ تم دونوں واپس اپنی دنیا میں لوٹ سکو۔" روحین نے بتایا۔

"آپی میں آپ کی بات سمجھی نہیں

www.novelsclubb.com

آپ کی ساری بات ہی گول مول ہے پلیز سیدھی طرح بتائیں ایسے مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی... مطلب اگر بابا میری شادی پرستان کے شہزادے زرداب سے کرواکر میری رہائی کا راستہ بنانا چاہتے تھے تو سیدھی طرح بنادیتے یوں زخرف کو میرے ساتھ مصیبت میں ڈالنے کی کیا ضرورت تھی؟ 😒

اب میرے ساتھ ساتھ میری بہن کو بھی اک غیر انسانی مخلوق کے ساتھ شادی کرنی پڑے گی۔

یہ سراسر غلط ہے اور زخرف کے ساتھ زیادتی بھی..." لائبہ کو غصہ آیا تو دل کا غبار نکالنے لگی۔

"میری چھٹکی بابا علم والے ضرور ہیں پر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ زخرف اور اس جن کے پہنچنے سے پہلے ہی تمہیں تمہارے وہ... 😉

ابن ابلیس کی قید سے آزاد کروا کے لے جائیں گے رحمن بابا نے تو تمہارے بھلے کے لئے زخرف کو کوہ قاف بھیجا تھا تاکہ وہ تمہیں چھڑوا لائے اس ظالم جن کی قید سے...

وہ تھوڑی نہ جانتے تھے کہ تمہارے شہزادے کو تم سے پہلی نظر والی محبت ہو جائے گی اور وہ تمہیں ان دونوں کے پہنچنے سے پہلے ہی ابن ابلیس کے قلعے سے نکال کر لے جائے گا۔

خیر جو بھی ہوا اچھا ہوا

اسی بہانے میری پیاری زخرف کی اس کمینے عمران سے جان چھوٹی اور اب تم دونوں کے گھر بسنے کے بعد میری روح کو بھی سکون ملے گا۔" روحین نے لائبہ کو چھیڑتے ہوئے زخرف کی عمران سے جان چھوٹنے پر اطمنان کا اظہار کیا۔

"بس کریں آپی...


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آپ میرے ساتھ چھیڑ چھاڑ تو ایسے کر رہی ہیں جیسے کوئی بہت ہینڈسم دلہا ملنے والا ہو مجھے...پتا بھی ہے آپ کو کتنا خوفناک لگتا ہے وہ چار انسانوں جتنا تو اس اک پر ہی ہے اور بڑی بڑی لال آنکھیں دیکھ کر ویسے ہی بندے کی آدھی جان نکل جاتی ہے۔"لائبہ نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"ہاہاہا اچھا جی وہ تو پھر تم مجھے شادی کے بعد بتانا کیسا ہے وہ 😉

فی الحال اٹھو اور اپنے کمرے سے نکل کر چار کمرے چھوڑ کر پانچویں کمرے میں جاؤ وہیں ہے زخرف,اسے سب کچھ بتاؤ اور فوراً اسے لے کر بادشاہ جہان شمیل کے پاس پہنچو تاکہ جلد سے جلد تم دونوں کا نکاح ہو سکے...

وقت بہت کم ہے لائبہ اٹھو جلدی کرو اور ہاں آج کے بعد کبھی مت کہنا کہ تمہاری آپی تمہیں اکیلا چھوڑ گئی میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ساتھ ہی رہوں گی۔"روحین نے اپنی بات مکمل کر کے ہولے سے لائبہ کا رخسار چھوا اور غائب ہو گئی۔

******

"افف میں کہاں ہوں؟میرا سر اتنا چکرا کیوں رہا ہے؟"زخرف کی آنکھ کھلی تو خود کو اک جہازی سائز کے بیڈ پر لیٹا ہوا پایا

ہمت کر کے وہ اپنی دکھتی ہوئی کنپٹیوں کو مسلتے ہوئے اٹھ بیٹھی۔

کچھ دیر بعد جب اس کے سر کے درد میں کچھ کمی آئی اور وہ مکمل ہوش کی دنیا میں لوٹی تو اپنے ارد گرد دیکھ کر دنگ رہ گئی جہاں پڑی ہر چیز سونے کی بنی تھی

دیواریں, چھت, فرنیچر یہاں تک وہ بیڈ جس پر اس وقت وہ بیٹھی تھی وہ بھی سونے کا بنا تھا۔

"یہ کونسی جگہ ہے اور میں یہاں کیسے پہنچی؟آخری بار تو میں اس کھڑوس کے ساتھ ابن ابلیس کے قلعے سے واپسی کے لئے چلی تھی اس کے بعد میں یہاں کیسے پہنچی اور وہ کھڑوس کدھر گیا کچھ سمجھ نہیں آ رہی افف اوپر سے یہ سر درد..."ایک بار پھر سر میں اٹھنے والے درد سے بے چین ہوتی زخرف بڑبڑا رہی تھی جب کوئی اس کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

******

لائبہ کی آنکھ کھلی تو اسے احساس ہوا کہ روحین اک بار پھر اسے خواب میں مل کر صحیح راستہ دکھا گئی تھی۔

اس نے نظر گھما کے وال کلاک کی جانب دیکھا تو پریشان ہو گئی کیونکہ سورج ڈوبنے میں صرف آدھا گھنٹہ رہ گیا تھا یعنی اب اسے جو بھی کرنا تھا فوری طور پر کرنا تھا اسی لئے وہ بنا اک پل کی تاخیر کئے اٹھی اور اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر روحین کے بتائے کمرے کی جانب چل پڑی۔

چار کمرے چھوڑ کر جب لائبہ پانچویں کمرے میں داخل ہوئی تو سامنے ہی بیڈ پر زخرف کو بیٹھی دیکھ کر تیزی سے اس کی جانب بڑھی اور بنا کچھ بولے اسے گلے سے لگا لیا۔

******

زخرف نے دروازے کی جانب دیکھا تو سامنے سے آتی لائبہ کو دیکھ کر اسے اپنے سر درد سمیت ساری پریشانی بھول گئی اور بنا کچھ کہے وہ بھی لائبہ کے سینے سے لگی خاموش آنسو بہاتی رہی۔

دیکھو زخرف تمہیں اس وقت اپنے سامنے دیکھ کر میں بھی بہت جذباتی ہو رہی ہوں پر ہم اس وقت اس دوسرے کا حال احوال پوچھ کر وقت ضائع نہیں کر سکتے اس لئے تم پہلے تسلی سے میری بات سنو اس کے بعد جو میں کہتی ہوں وہی کرو۔

اس کے بعد لائبہ نے اپنے اغواء ہونے سے لے کر وہاں سے آزاد ہو کر پرستان کے اس محل میں آکر بادشاہ جہان شمیل سے ملنے تک اک اک بات لفظ بالفظ بتادی اور ساتھ ہی ساتھ روحین کا خواب میں آکر ان دونوں کو پرستان کے شہزادوں سے شادی کرنے کے حکم کے بارے میں بھی بتادیا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے لائبہ کچھ بھی ہو ہم کسی غیر انسانی مخلوق سے شادی نہیں کر سکتیں بس...." زخرف لائبہ کی باتیں سن کر ہتھے سے اکھڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

"زخرف بحث کا وقت نہیں ہے میری بہن...اگر ہم نے جلدی نہ کی تو ہم ہمیشہ کے لئے اسی دنیا میں پھنس کر رہ جائیں گے اٹھو جلدی...."لائبہ نے کہا۔

لیکن لائبہ...

"لیکن ویکن کچھ نہیں جلدی چلو اگر تم دادی سے ملنا چاہتی ہو,اور اگر اسی دنیا میں ہمیشہ کے لئے پھنسی رہنا چاہتی ہو تو بیٹھی رہو یہاں... تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں یہ سب اپنی خوشی سے کر رہی ہوں؟میری بہن میں بھی یہ سب مجبوری میں کر رہی ہوں بس اک بار ہم اس دنیا سے نکل جائیں پھر کبھی واپس نہیں آئیں گے تم اس شادی کو سیریس نہ لو بس اب چلو میرے ساتھ۔"لائبہ نے جھنجھلا کر زخرف کی بازو کھینچتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"پر لائبہ شادی کوئی کھیل نہیں کہ ہم کر کے چلیں جائیں اور کبھی واپس نہ آئیں یہ تو دو دلوں کا بندھن ہے جسے دل و جان سے اپنانا پڑتا ہے اور اگر یہاں سے نکلنے کا واحد طریقہ یہی ہے تو میں تیار ہوں اس شادی کے لئے...پر میں تمہاری طرح

صرف اس دنیا سے نکلنے کے لئے یہ شادی نہیں کروں گی بلکہ ہمیشہ نبھانے کے لئے کروں گی کیونکہ میری نظر میں شادی کوئی مذاق نہیں بلکہ عمر بھر کا ساتھ ہوتا ہے۔"زخرف نے کہا۔

"اچھا بابا تمہیں جو ٹھیک لگے وہی کرنا میں نے کب روکا ہے لیکن میں یہ شادی صرف اس دنیا سے نکل کر کبھی نہ واپس آنے کے لئے کر رہی ہوں چلو اب چلیں ہمارے پاس صرف دس منٹ بچے ہیں اسی دس منٹ میں بادشاہ جہان شمیل کے پاس پہنچ کر انہیں اپنا فیصلہ سنانا ہے چلو جلدی..."زخرف کے جواب میں لائبہ سیدھی بات بول کے اسے بازو سے کھینچتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی تاکہ جلد سے جلد بادشاہ جہان شمیل سے مل کر شادی کے لئے ہاں بول سکے۔

www.novelsclubb.com

کمرے سے نکلتے ہی لائبہ کے سامنے وہی تین پریاں ظاہر ہوئیں جو لائبہ کے کمرے میں بھی آئیں تھیں بادشاہ جہان شمیل کے ساتھ...

ان تینوں نے اک ساتھ اپنی خوب صورت چھڑی ہوا میں گھمائی تبھی وہ دونوں بہنیں پلک جھپکتے ہی بادشاہ جہان شمیل کے دربار میں پہنچ گئیں۔

"جی تو بٹیا آپ نے کیا فیصلہ کیا؟" پرکشش سے بادشاہ جہان شمیل نے مسکرا کر پوچھا جن کو دیکھ کر کہیں سے بھی نہیں لگتا تھا کہ وہ دو جوان بیٹوں کے باپ ہیں۔

"ہمارا فیصلہ ہاں میں ہے

ہم دونوں بہنیں آپ کے شہزادوں سے شادی کے لئے تیار ہیں۔" لائبہ کا لہجہ سنجیدگی لئے ہوئے تھا۔

"اچھا ہم نے صرف آپ کو شادی کے لئے بولا تھا اور آپ تو اپنی بہن کو بھی لے آئیں۔" بادشاہ جہان نے میٹھی مسکان چہرے پر سجا کر کہا تو زخرف کو لگا ایسی مسکان وہ پہلے بھی کہیں دیکھ چکی ہے۔

"میری بہن بھی اس دنیا میں پھنسی ہے تو وہ بھی تو کسی جن یا پری زاد کے ساتھ شادی کئے بغیر یہاں سے واپس نہیں جا سکتی اور میں اپنی بہن کو یہاں اکیلی چھوڑ کر کس منہ سے اپنی دادی کا سامنا کروں گی

دادی مجھ سے پوچھیں گی کہ تمہاری بہن جو تمہیں واپس لانے کے لئے اپنے آپ کو خطرے میں ڈال کہ اس خطرناک دنیا میں گئی تھی تم کیسے اسے اکیلی چھوڑ کے آ گئی۔

میں آپ سے امید رکھتی ہوں کہ آپ میرے ساتھ ساتھ میری بہن کی واپسی کا بندوبست بھی کریں گے

اگر آپ مجھے اپنی بہو بنا سکتے ہیں تو میری بہن کو کیوں نہیں؟ آپ اسے میری التجا سمجھیے یا درخواست پر انکار مت کیجئے گا۔"

"ارے پیاری بٹیا میں تو مذاق کر رہا تھا اور آپ گھبرا گئیں میں یہ سب پہلے سے جانتا ہوں اور آپ کی دوسری بہن کو بھی اپنی بہو بنانے کا بہت پہلے سے فیصلہ کر چکا ہوں.

خیر چھوڑیں ان باتوں کو اور چلیے قاضی صاحب انتظار کر رہے ہیں۔" بادشاہ جہان شمیل کے بیرونی دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہی لائبہ اور زخرف ان کے پیچھے پیچھے چلتی ہوئی اک بہت بڑے ہال میں پہنچیں جہاں بہت سی حسین و جمیل پریاں اڑتی پھر رہیں تھیں۔

پورے محل کی طرح وہ ہال بھی سونے سے بنا تھا

ہال کے اک طرف لال رنگ کی ریشمی چادر لگی جس سے دلہا اور دلہن کے درمیان اک پردہ آ گیا تھا۔

اگلے کچھ ہی پل میں وہاں ایجاب و قبول کی صدا بلند ہوئی۔

لائبہ کے نکاح کے بعد جیسے ہی قاضی صاحب زخرف کی جانب آئے اور نکاح پڑھانا شروع کیا تو جانے کیوں اس پل وہی جان لیوا مسکان والا انسان اسے شدت سے یاد آیا۔

"زخرف یہ کیا سوچ رہی ہو, تم اب کسی کی عزت بننے جا رہی ہو اور کسی اور کے بارے میں یوں سوچنا گناہ کے زمرے میں آتا ہے۔" زخرف خود سرزنشی کرتی مکمل طور پر قاضی صاحب کی جانب متوجہ ہو گئی۔

نکاح کے بعد دونوں بہنوں کو پرنسس فراک پہنا کر دونوں شہزادوں کے سجے سجائے کمروں میں بٹھا کر ہنستی مسکراتی اٹھکیلیاں کرتیں پریاں کمروں سے نکل گئیں۔

www.novelsclubb.com

نکاح سے پہلے ہی بادشاہ جہان شمیل نے زخرف اور لائبہ کو بتا دیا تھا اگلی صبح وہ دونوں اپنی دنیا میں بخیر و عافیت پہنچ جائیں گی

اسی لئے مطمئین سی لائبہ بیڈ پر لیٹ کر سوتی بن گئی بنا یہ سوچے کے بعد میں کمرے میں آنے والے اس کے شہزادے کے دل پر کیا گزرے گی۔

*****

زخرف اس وقت اکیلی بیٹھی اس حسین کمرے کا جائزہ لے رہی جس میں ہر طرف دیے جلائے گئے تھے

کمرے میں جابجا بکھرے گلاب کے پھول ماحول کو مزید مسحور کن بنا رہے تھے

تبھی ٹک کی آواز سے کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ عالیشان لباس پہنے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا زخرف کے پاس سیج پر آ بیٹھا۔

زخرف کے چہرے پر جالی سے بنے لال رنگ کے دوپٹے سے گھونگھٹ اوڑھایا گیا تھا جس میں گھبرائی گھبرائی سی زخرف کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی

"افف یہ معصومیت... یقین نہیں آتا یہ وہی پٹر پٹر بولنے والی نخریلی لڑکی ہے۔"
اس نے جھک زخرف کے کان میں سرگوشی کی۔

جانی پہچانی آواز سن کے پہلے تو وہ چونکی پھر خود ہی اپنا گھونگھٹ ہٹاتی سامنے بیٹھے انسان کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگی

سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کر اک پل کے لئے اس کی آنکھوں کی پتلیاں پھیلی تھیں تو دوسرے ہی پل اس کی نگاہوں کی تپش کی تاب نہ لاتے ہوئے اس کی نظریں خود با خود جھک بھی گئی تھیں۔

"آااپ یہاں میرے کمرے میں کیا کر رہے ہیں

مانا کہ آپ نے میری بہن تک پہنچنے میں میری بہت مدد کی ہے پر اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ میں آپ کی یہ بد تمیزی برداشت کروں گی اگر میرے شوہر کو پتا چل گیا کہ آپ ان کی بیوی کے ساتھ اس کے کمرے میں یوں بیٹھے ہیں تو آپ کی

خیر نہیں سمجھے, اور سب سے بڑھ کے وہ پرستان کے شہزادے ہیں وہ آپ کو اتنی بھیانک سزا دیں گے آپ جیسا بد تمیز شخص ہمیشہ یاد رکھے گا

اب اٹھیں اور نکلیں میرے کمرے سے اس سے پہلے کے میرے شوہر شہزادہ اواب شمیل کمرے میں آئیں۔" زخرف کے لہجے سے لگ رہا تھا کہ وہ کالاہیرا کو اپنے کمرے میں اپنے اتنی قریب بیٹھا دیکھ کر بری طرح خائف ہے۔

"اچھا جی بلائیں پھر اپنے اس شہزادہ اواب شمیل کو, میں بھی تو دیکھوں کہ کیسے وہ دور کرتا ہے مجھے میری بیوی سے۔"

"دیکھیں آپ یہاں سے چلے جائیں ورنہ...." زخرف بنا سوچے سمجھے بولنے لگی تھی کہ لفظ بیوی سن کر مزید گھبرا گئی۔

"آاپ تو کاالاہیرا ہیں نہ؟" تحیر میں مبتلا زخرف کے منہ سے بمشکل یہ الفاظ ادا ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"جی ہاں میں ہی ہوں شہزادہ اواب شمیل عرف کالا ہیرا۔" شہزادہ اواب شمیل کے لہجے میں شرارت تھی۔

"میری لڑاکا میزائل بیگم صاحبہ میں ہی ہوں آپ کی مدد کرنے والا کالا ہیرا اور میں ہی ہوں آپ کا شوہر شہزادہ اواب شمیل....

آپ پریشان نہ ہوں میں سمجھاتا ہوں آپ کو ساری بات...دراصل مجھے اپنے بھائی کو ابن ابلیس کی قید سے آزادی دلوانے کے لئے کسی علم والے انسان کی ضرورت تھی تبھی میں انسانوں کی دنیا میں عبدالرحمن بابا کے پاس گیا جنہوں نے مجھے بتایا کہ اک لڑکی بھی اپنی بہن کو ابن ابلیس سے بچانے کے لئے کوہ قاف جانا چاہتی ہے تم اسے لے جاؤ اور اس کی مدد سے تم اپنے بھائی کو ابن ابلیس کی قید سے آزاد کروالینا اور وہ اپنی بہن کو آزاد کروالے گی۔

www.novelsclubb.com

پہلے جب میں آپ کو اپنے ساتھ لے کر چلا تھا تو مجھے صرف اور صرف شہزادہ زرداب شمیل کی فکر تھی لیکن جیسے جیسے آپ کے ساتھ وقت گزارتا گیا مجھے احساس ہوا کہ میرا دل آپ کے تابع ہونے لگا ہے

تبھی مجھے میرے شاہی نجومی نے بتایا کہ جب کوئی لڑکی کوہ قاف میں آتی ہے تو وہ تب تک واپس اپنی دنیا میں لوٹ نہیں سکتی جب تک وہ کسی جن یا پری زاد سے شادی نہیں کرتی, پھر کیا تھا میرے مچلتے دل کو اسی پل سکون مل گیا کیونکہ میں جانتا تھا آپ کو مجھ سے اچھا جن پلس پری زاد نہ تو کوہ قاف میں ملے گا نہ ہی پرستان میں 😉

خیر تب بھی میں نے آپ سے اپنی شناخت اس لئے چھپائے رکھی کہ کہیں آپ مجھ سے ڈر کے بے ہوش ہی نہ ہو جائیں مجھے پتا تھا کہ بہت جلد آپ صرف اور صرف میری ہونے والی ہیں اس لئے اس وقت مجھے خاموش رہنا ہی مناسب لگا۔" شہزادہ اواب شمیل نے تفصیل سے زخرف کو ساری بات بتائی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا جی باقی تو سب ٹھیک ہے پر مجھے ڈانٹا کیوں تھا ابن ابلیس کے قلعے کے باہر؟ پتا ہے مجھے کتنا رونا آیا تھا اور میں کتنی مشکل سے موچ کے ساتھ چلتی رہی تھی۔"

زخرف کو ابھی بھی اس کی ڈانٹ نہیں بھولی تھی تبھی دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کے لڑاکو عورتوں کی طرح لڑنے لگی۔

"محترمہ کو میری ڈانٹ تو یاد رہ گئی اور وہ جو بوری طرح اپنی پیٹھ پر لاد کر سفر کرتا رہا وہ یاد ہی نہیں۔" شہزادہ اواب نے بھی حساب بے باک کیا۔

"مطلب آپ جو مجھے اٹھا کر سفر کرتے رہے اس کا رعب دکھا رہے تھے ڈانٹ کر؟" زخرف روہانسی ہوئی۔

"نہیں میری جان ❤ میں نے تو آپ کو صرف اس لئے ڈانٹا تھا کہ اگر آپ کی اس بے وقوفی پر آپ کو ابن ابلیس کی کنکھجور فوج دیکھ کر کوئی نقصان پہنچا دیتی تو میں کیا کرتا؟ آپ کے بغیر کیسے جیتا ہاں بتائیں؟" شہزادہ اواب شمیل نے محبت پاش نظروں سے زخرف کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ محبت جتانے کا کونسا انداز ہے جس میں آپ ابھی بھی مجھے بے وقوف بول رہے ہیں؟"زخرف کی سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی تھی۔

"ہاں ہیں آپ بیوقوف جو ابھی تک میری محبت کو سمجھ نہیں پائیں اور اپنی شادی کی پہلی رات محبت جتانے کی بجائے جھگڑا کرنے بیٹھی ہیں۔"شہزادہ اواب شمیل نے محبت بھرے انداز میں مصنوعی خفگی کا اظہار کیا تو زخرف جھینپ گئی۔

"دل چاہتا ان جھیل سی آنکھوں میں ہر بار, بار بار, لگاتار ڈبکیاں لگاتا رہوں اور کوئی مجھے روکنے والا نہ ہو۔"زخرف کے چہرے کو ٹھوڑی سے پکڑ اس کے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شہزادہ اواب گھمبیر لہجے میں گویا ہوئے۔

"اا اچھا چلیں باتیں مت بنائیں مجھے میری منہ دکھائی دیں جلدی سے۔"اس سے پہلے کہ شہزادہ اواب شمیل مزید کوئی گستاخی کرتے زخرف نے بات بدلی۔

"ہمم جی تو محترمہ یہ رہی آپ کی منہ دکھائی جو ہماری نشانی کے ساتھ ساتھ ہم سے رابطے کا بھی بہترین ذریعہ ہو گی۔"شہزادہ اواب نے ہاتھ بڑھا کر زخرف کے گلے

سے رحمن بابا کا دیا ہوا تعویذ نکال کر اس کی جگہ اپنے گلے سے سونے کی چین اتار کر پہنا دی جس میں ننھا سا باز نما لاکٹ جگمگا رہا تھا۔

"ارے ارے یہ کیا منہ دکھائی میں نئی چیز تحفے میں دیتے ہیں نہ؟ اور آپ مجھے یہ پرانی چین پہنا رہے ہیں۔" زخرف نے منہ بسور کے کہا۔

"ہم ہیں نہ سارے کے سارے نئے آپ کے لئے۔" شہزادہ اواب شمیل نے جھک کر زخرف کے ماتھے پر اپنی محبت کی پہلی مہر ثبت کی تو اس کی نان سٹاپ چلتی ہوئی زبان کو بریک لگی اور وہ بھی اپنے مجازی خدا کی جان لیوا مسکان کو جی بھر کے دیکھتی رہی کیونکہ اب اس میٹھی مسکان کو جی بھر کہ دیکھنے کا اس کے پاس پورا پورا حق تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ رات ان دونوں کے لئے اک حسین رات تھی جس میں انہوں نے اپنے آنے والے کل کے بہت سے حسین خواب دیکھے۔

******

اگلی صبح زخرف کی آنکھ کھلی تو اسے محسوس ہوا کہ وہ ابھی بھی اس پرستان کے شہزادے کے مضبوط حصار میں ہے مگر اپنے ارد گرد نظر دوڑانے پر اسے پتا چلا کہ وہ پرستان میں نہیں بلکہ اپنے گھر, اپنے کمرے میں ہے۔

اپنے شہزادے کو کھو دینے کے ڈر سے وہ جیسے ہی اپنے دل پر ہاتھ کرا ٹھی تو اسے اپنے سینے پر کچھ چبھتا ہوا محسوس ہوا جیسے ہی زخرف نے اس کو ہاتھ میں لے کر دیکھا تو وہ وہی چین تھی جو اسے اس کے شہزادے نے دی تھی۔

اس چین کو دیکھتے ہی زخرف کے اندر اطمنان سا بھر گیا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس چین کی مدد سے وہ جب چاہے اپنے شہزادے کے پاس جا سکتی ہے اور جب چاہے اپنی دادی کے پاس آسکتی ہے۔

www.novelsclubb.com

دادی کا نام ذہن میں آتے ہی وہ تیزی سے بیڈ سے اٹھ کر دادی کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

اس نے دادی کے کمرے میں پہنچ کے دیکھا کہ لائبہ پہلے سے ان کے سینے سے لگی آنسو بہا رہی ہے۔

"دادی مجھے معاف کر دیں میں وعدہ کرتی ہوں کہ آج کے بعد کبھی بھی آپ کی اجازت کے بغیر گھر سے قدم نہیں نکالوں گی۔" لائبہ نے رو رو کر اپنا حال خراب کر رکھا تھا جسے چپ کرواتے ہوئے اس کی بوڑھی دادی بھی ہلکان ہو رہی تھیں۔

"میری بچی تم لوٹ آئی یہی میرے لئے بہت ہے معافی مت مانگو بس وعدہ کرو کہ دوبارہ کبھی ایسی کوئی حرکت نہیں کرو گی جس سے تمہاری بوڑھی دادی اور بہن کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے۔"

"میں وعدہ کرتی ہوں کہ آج کے بعد آپ کو مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہو گی۔" لائبہ نے اک بار پھر زہرہ بیگم کے گلے لگتے ہوئے کہا۔

"زخرف میری بچی تم بھی لوٹ آئی۔" زخرف کو دیکھتے ہی زہرہ بیگم کی آنکھیں اک بار پھر بھر آئیں۔

"میں نے کہا تھا نہ کہ تمہارے لئے انا الیاس کے ناولز کے ہیرو جیسا شوہر ڈھونڈ کے لاؤں گی تو دیکھو مجھے ڈھونڈنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی قدرت نے خود ہی تمہیں ویسا شوہر دے دیا ارے حیران کیوں ہو رہی ہو مجھے لائبہ نے سب کچھ بتا دیا ہے اور میں قسمت کے اس فیصلے پر خوش ہوں

اب تو میری دعاء ہے کہ میری زندگی میں ہی میری لائبہ کو بھی اچھا بر مل جائے تو میں بھی سکون سے آنکھیں بند کر سکوں۔"

"کیا دادی آپ بھی نہ کچھ بھی بولتی رہتی ہیں چلیے اٹھیے سب ساتھ مل کر ناشتہ کرتے ہیں۔" لائبہ نے دادی کی بات کاٹتے ہوئے انہیں سہارا دے کر کھڑا کیا اور ناشتے کی میز کی جانب بڑھ گئی اپنے پیچھے زخرف کو حیران کھڑا چھوڑ کے...

www.novelsclubb.com

"لائبہ یہ کیا بدتمیزی ہے تم نے دادی کو صرف میری شادی کا کیوں بتایا؟ اپنی شادی کا کیوں نہیں بتایا؟" زخرف کا لہجہ سخت تھا۔

"کیونکہ میرے لئے وہ رشتہ عارضی تھا

مطلب میں نے وہ رشتہ صرف اور صرف اس دنیا سے نکلنے کے لئے جوڑا تھا اب جب میں وہاں سے نکل آئی ہوں تو مجھے اس رشتے کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور بہتر ہو گا کہ تم بھی اپنی زبان بند رکھو۔"لائبہ کا لہجہ زخرف سے بھی زیادہ سخت تھا۔

"مگر یہ غلط ہے لائبہ تم ایسے کبھی گھر نہیں بسا سکتی کیونکہ تم پہلے سے شادی شدہ ہو۔"زخرف کو اپنی بہن کی بے وقوفی پر غصہ آنے لگا تھا۔

"ہاں تو مجھے کبھی شادی کرنی بھی نہیں میں اکیلی ہی خوش ہوں اور تم بھی فضول بحث چھوڑو اور دادی کے پاس چلتے ہیں گپ شپ کرنے..."لائبہ زخرف کی باتوں کو ہوا میں اڑا کر اسے کھینچتی ہوئی زہرہ بیگم کے کمرے کی جانب بڑھ گئی بنا یہ سوچے کہ شادی کا بندھن کوئی کھیل ہوتا ہے نہ ہی مذاق...

******

www.novelsclubb.com

رامق نے روحین سے کیا وعدہ کچھ اس طرح نبھایا کہ پہلی فرصت میں اسد کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے بھیجا

پھر اسد کی بتائی ہوئی جگہ سے روحین کی لاش برآمد کی اور اسے پورے مذہبی انداز میں سپرد خاک کیا۔

کہتے ہیں عمران کی دادی اپنی پوتی کی ہولناک موت کا صدمہ برداشت نہ کر سکیں اور دل کا دورہ پڑنے سے خالق حقیقی سے جا ملیں جبکہ عمران پاگل ہو کر گاؤں کی ہر گلی میں کہتا پھرتا ہے کہ زندگی مکافات عمل ہے جیسے اس نے کسی کی بیٹی کے ساتھ ظلم کیا ویسے ہی اس کی بہن کے ساتھ ہوا

سنا ہے لوگ اس کی حالت پر ترس کھانے کی بجائے لعنت ملامت کرتے ہیں۔

رامق کے تینوں ماموں بھی آج کل اپنے گناہوں کی سزا جیل کی سلاخوں پیچھے کاٹ رہے ہیں جبکہ رامق دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اکثر روحین کی قبر پر بیٹھا آنسو بہاتا ہے۔ 😢

ختم شد

www.novelsclubb.com